

عبادت کی راتوں کے متعلق مدل کتاب

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي
لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ

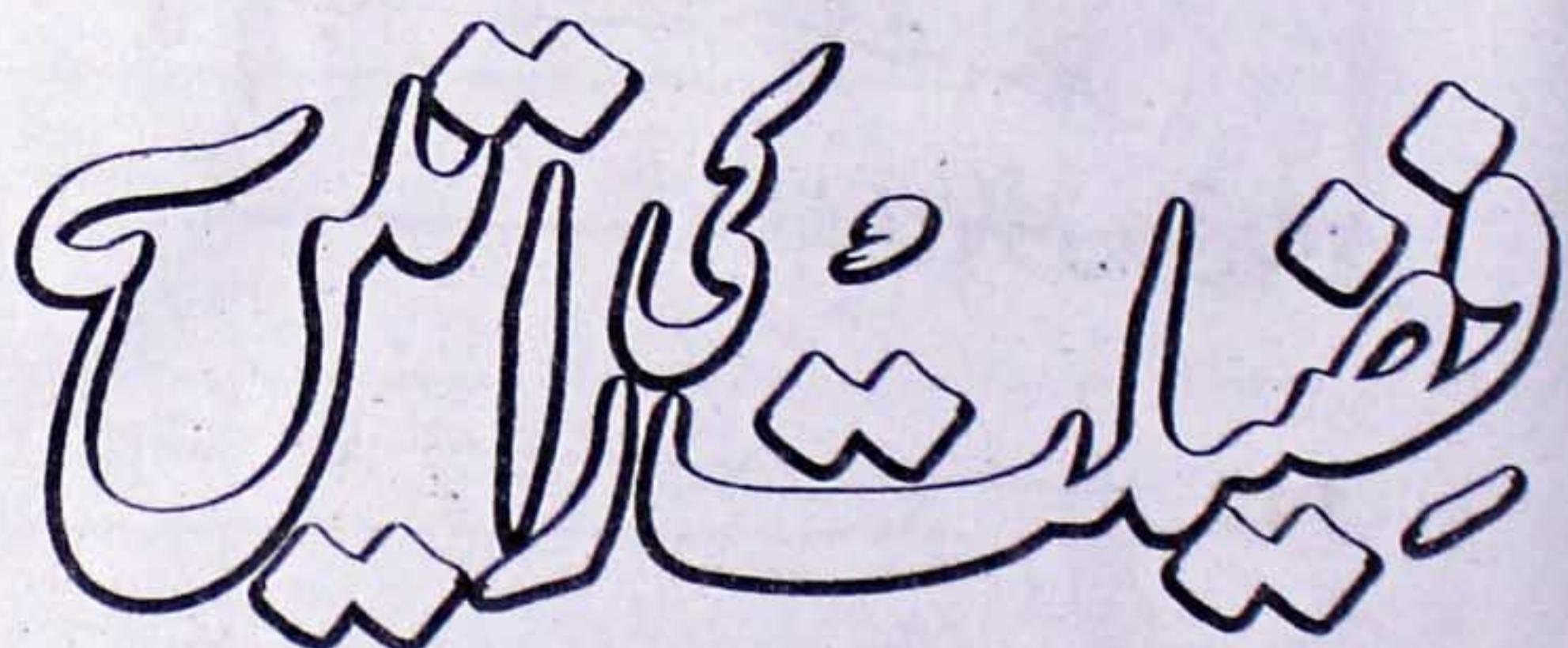
رَضِيلَةُ الْمُبَارَكَةِ



ناشران: مکتبہ اکیشنت، نظامیہ کتاب گھر

عبدات کی راتوں کے متعلق مدلل کتاب

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ



از ترجمان احسنت

مولانا غلام مرتضی ساقی مجددی

نگاروں کی کتاب کوئی

مکتبہ احسنت

ناشران:

جملہ حقوق محفوظ ہیں
نام کتاب — فضیلت کی آئیں
مصنف — مولانا علام مرضیٰ ساقی حمدی
قیمت —
140



مکتبہ قادر یہ دربار مارکیٹ لاہور
مسلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور
مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور
احمد پبلشرز ہادیہ چلیمہ سنٹرلاہور

(فہرست)

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
8	پیش لفظ	1
11	برہد بیان رات کی فضیلت	2
14	رات کی کیا بات ہے	3
16	چالیس راتیں	4
16	رات کی سخاوت	5
17	رات ہزار ماہ سے بہتر	6
17	رات کا خشوع و خضوع	7
18	رات کی تلاوت	8
18	رات سکون ہے	9
18	رات کی تسبیح	10
19	رات کی قسم	11
20	رات کی قسم کی وجہ	12
21	اہل علم کی توجیہ	13
22	رات لباس ہے	14
24	رات توحید خداوندی کی دلیل	15

25	خدا کا نزول اجلال	16
27	نزول خداوندی کا مفہوم	17
27	رات کی ایک مقبول گھڑی	18
28	ہر شب، شب قدر	19
30	حکایت	20
30	محبوبان خدا کی راتیں	21
32	تجدد کا نور بھر الحج	22
33	تبیع کا حسین موقع	23
33	معراج النبی ﷺ کی پر نور ساعت	24
33	نزول قرآن کی پر کیف گھڑی	25
34	قرب خداوندی کا موقع	26
34	قبولیت دعا کی گھڑی	27
37	دوسرابیان قیام اللیل کی فضیلت	28
40	شب بیداری	29
41	عبدالرحمٰن کی راتیں	30
42	پہلو بستر دل سے جدا ہوتے ہیں	31
43	بغیر حساب جنت میں دخول	32

44	چہرے کا نور	33
45	نجات کی صفات	34
50	خوشنودیِ الٰہی کا حصول	35
50	قیام اللیل کے فوائد	36
52	رسول اللہ ﷺ کا قیام	37
53	دوسری روایت	38
54	حضرت داؤد علیہ السلام کا قیام	39
55	اہل خانہ کو بیدار کرنا	40
58	اہل قیام کے لیے خصوصی جنتی کرے	41
59	قیام اللیل ترک نہ کرنا	42
60	فضل نماز	43
61	گناہ چھوٹ جائیں گے	44
62	اہل شرافت	45
63	شب برأت کی فضیلت	46
68	شب برأت کی عظمت	47
68	نزول قرآن	48
69	ایک اشکال اور اس کا حل	49

70	شب برأت کے چار نام	50
71	شب برأت میں کیا ہے ہوتا	51
71	دوسری روایت	52
72	تیسرا روایت چوتھی روایت	53
73	حضرت امام ربانی علیہ الرحمہ کا مرکاشفہ	54
75	شب برأت میں خصوصی نداء	55
76	اتمام شفاعت	56
76	قیام و صائم کا اہتمام	57
78	نزول خداوندی	58
80	شب بیداری	59
81	زيارة قبور	60
83	دعوت فکر	61
85	فضیلت لیلة القدر جو سہابیان	62
87	لیلة القدر صرف امت محمدی کو عطا ہوئی	63
88	شان نزول	64
90	لیلة القدر رمضان المبارک میں	65
96	ستائیسویں رات کے لیلة القدر ہونے پر قرآن	66

101	شب قدر کو مخفی رکھنے کی حکمت	67
102	شب قدر کے فضائل	68
102	احادیث مبارکہ	69
104	نزول ملائکہ	70
108	شب قدر کی خصوصی دعا	71
108	شب قدر کی علامت	72
109	شب قدر سے محروم لوگ	73
111	چند مخصوص راتیں بانجراں بیان	74
113	ذوالحجہ کی ابتدائی دس راتیں	75
114	عیدین کی راتیں	76
115	رجب کی پہلی رات	78
116	جمعہ کی رات	79
116	شب معراج	80
117	شب میلاد النبی ﷺ	81
118	ہر رات کی فضیلت	82
119	روئیداد مناظرہ اذان بر قبر	

پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللّٰہ تعالیٰ نے انسان پر بہت سی نعمتوں اور احسان فرمائے ہیں، ارشاد فرمایا:

وَإِن تَعْدُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تَحْصُوهَا۔ (ابراهیم، ۳۲)

یعنی اگر تم میری نعمتوں کو گناہ کرو تو شمارہ کر سکو گے۔

انہی نعمتوں میں سے ایک نعمت رات بھی ہے۔ انسان سارا دن کام کا ج کر کے جب تھک جاتا ہے تو رات کے پر سکون دامن میں اسے چین کی نیند آتی ہے، گویا رات اس کے آرام کا اک خاص ذریعہ بن جاتی ہے۔

اس ماں کا نکات جل جلالہ نے رات کی شان بھی بتا دی کہ اس نے رات میں کیا کچھ رکھا ہے اور اپنے خاص بندوں کو رات کے وقت کس طرح نوازتا ہے، یہی وجہ ہے کہ رات کی برکات کے حصول کے لیے اس کے خاص بندے راتوں کو اٹھاؤٹھ کر اپنے خالق و مالک کو راضی کرتے ہیں، ذکر و فکر کرتے ہیں، عبادت الٰہی بجالاتے ہیں، اور آخرت کی ابدی نعمتوں سے سرفراز ہوتے ہیں۔

ضرورت اس بات کی تھی کہ رات کی فضیلت کو عوام کے سامنے اجاگر کیا جائے مناظر اسلام، محقق دوراں، ترجمان اہلسنت، پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت علامہ ابوالحقائق پیر غلام مرتضی ساقی مجددی، خلیفہ مجاز حضرت ابوالبیان علیہ الرحمہ و امیر اعلیٰ مرکزی ادارہ عاشقان مصطفیٰ ﷺ گوجرانوالہ نے اپنے چند خطابات میں رات کی عظمت و فضیلت واضح کیا، افادہ عالم کے لیے ان کو جمع کر کے پیش کیا جا رہا ہے تاکہ عوام الناس

اور اہل علم بھی ان سے استفادہ کر سکیں۔

قارئین کرام سے التماس ہے کہ اگر اس مجموعہ میں کوئی خوبی پائیں تو دعائے خیر سے نوازیں اور اگر کوئی سقم دیکھیں تو دامن عفو میں جگہ دیں اور مطلع کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں رات کی عظمت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور قبلہ حضرت صاحب کو عمری خضری عطا فرمائے تاکہ یہ سلسلہ رشد و ہدایت تادیر جاری رہے اور ہم سب ان کے فیض سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہو سکیں۔ آمین

نیازمند

/

قاری محمد امیاز ساقی مجددی

03466049748



نعت رسول مقبول

وچھوڑے دے میں صدمے روز جھلائیار رسول اللہ
 کراں میں تیریاں دن رات گلاں یار رسول اللہ
 جدوں ویکھاں کوئی جاندا مسافر شہر تیرے نوں
 کیوں وگدے ہوئے ہنجواں نوں ٹھلائیار رسول اللہ
 ہوائے وگدی اے لے جا مدینے اتھرو میرے
 تے آکھیں ہور کی میں نذر گھلائیار رسول اللہ
 جناں نوں عشق تیرے دا کدے پانی نجیں ملیا
 دلاں دیاں او سدا سُک جان ولاء یار رسول اللہ
 ظہوری نوں ملے قطرہ تیرے وگدے سمندر چوں
 تیزی رحمت دیاں ہر پاسے چھلائیار رسول اللہ
 از! الحاج محمد علی ظہوری

برہلہ بیان

رات کی فضیلت

سخن طلبہ

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و علی الہ واصحابہ
 اجمعین اما بعد! فاعو ذب باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن
 الرحیم ((وایة لہم اللیل نسلخ منه النهار فاذا هم مظلمون.))
 صدق اللہ العظیم و صدق رسولہ النبی الکریم و نحن علی
 ذلک لمن الشاهدین.

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله
 وعلى الک واصحابک يا حبیب الله
 محترم حاضرین و معزز سامعین!، برادران اسلام!
 آج جس عنوان پر لب کشائی کا ارادہ ہے وہ ہے ”رات کی فضیلت“
 یعنی میں اس وقت آپ کے سامنے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اسلام میں رات کا کیا مقام
 ہے؟۔۔۔ اللہ رب العالمین ﷺ نے رات کو کیا درجہ عطا کیا ہے، قرآن میں رات کو کس
 شان سے نواز گیا ہے۔ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے نزدیک رات کی قدر و
 منزلت کیا۔۔۔ اور اولیاء کرام کے ہاں رات کی کیا اہمیت ہے؟
 رات میں کیا ہوتا ہے؟۔۔۔ رات میں کیا رکھا ہے؟۔۔۔ رات کو کیا لگ گیا
 ہے؟۔۔۔ اور رات کی ذات اتنی بلند کیوں ہے؟۔۔۔ آخر رات میں کوئی ایسی بات
 ہے کہ۔۔۔ قرآن و حدیث میں اس کی دھومیں پھی ہیں۔۔۔ بندگان خدارات کو اٹھ

اٹھ کر عبادتیں کرتے ہیں۔۔۔ اہل ذوق اس میں ریاضتیں بجالاتے ہیں۔۔۔

بس آج یہی گرسنگھانا چاہتا ہوں۔۔۔ اسی راز کو بے نقاب کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

اور آپ کو حقیقت آشنا بنانا چاہتا ہوں۔۔۔ تاکہ آپ جان سکیں کہ
ہم راتوں کو کیوں جاگتے ہیں۔۔۔ شب قدر اور شب برأت وغیرہ میں مساجد
میں کیوں جاتے ہیں۔۔۔ شب بیداری کی لذت کیا ہے؟۔۔۔ تجد گذاری کا ذوق کیا
ہے؟ شب خیزی سے کس قدر تیمتی موتی۔۔۔ جواہر۔۔۔ لعل اور لازوال دولت ملتی ہے
ایمان کی کھیتی کتنی شادابی و سربراہی سے کھل اٹھتی ہے۔۔۔ اور انسان کو سکون قلب اور
معرفت خداوندی کی منزل ملتی ہے۔۔۔

رات کی کیا بات ہے؟

حضرات گرامی۔۔۔ رات کی بات سننے کے لیے آپ کی توجہ کی ضرورت ہے،
پورے ذوق سے تشریف رکھیئے! اور پھر سننے! کہ
اسلام نے رات کو بڑی اہمیت دی ہے قرآن و حدیث نے رات کا بڑا بلند
بیان کیا ہے، دیکھیئے!

شب قدر ہے۔۔۔ تورات شب برأت ہے۔۔۔ تورات
شب مرانج ہے۔۔۔ تورات لیلة الباڑہ ہے۔۔۔ تورات
نور کی برکھابرستی ہے۔۔۔ تورات میں
نزول برکات ہے۔۔۔ تورات میں
سحری کے حسین لمحات ہیں۔۔۔ تورات میں

تجھد کا پنور موقع ہے۔۔۔ تورات میں اللہ والوں کو قرب خاص ملتا ہے۔۔۔ تورات میں خدا ہر روز تمنؤں اجلال فرماتا ہے۔۔۔ تورات میں ماہ رمضان میں روزہ داروں کو پروانہ نجات ملتا ہے۔۔۔ تورات میں بندوں پر عبیدیت کا راز کھلتا ہے۔۔۔ تورات میں رحمت خداوندی کے دروازے چوپٹ کھلتے ہیں۔۔۔ تورات میں دعا وَوَّل کی قبولیت کا اک خاص وقت آتا ہے۔۔۔ تورات میں اللہ اللہ کرنے کا مزہ آتا ہے۔۔۔ تورات میں انبیاء و اولیاء پر خصوصی احسان ہوتے ہیں۔۔۔ تورات میں قیام کا انعام ملتا ہے۔۔۔ تورات میں حلاوت قرآن کی لذت ملتی ہے۔۔۔ تورات میں عبادت کی حلاوت ہے۔۔۔ تورات میں اور خدا کی جنت ملتی ہے۔۔۔ تورات میں حاضرین ذی وقار! دنیاداروں کا اصول یہ ہے کہ وہ دن کے وقت کا رو بار کرتے ہیں شام کو تجارت کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔۔۔ جس نے سودا لینا ہو تو وہ صرف دن کے وقت لے سکتا ہے۔۔۔ رات کو دکانیں بند ہو جاتی ہیں، کیونکہ

ع تاجر دنیادے پھائک مارا سوندے رات نوں

دنیا کے تاجر، کاروباری، مالدار، دکاندار، اپنی دکانیں، فیکٹریاں، کارخانے سر شام بند کر

دیتے ہیں، یہ دنیا کا اصول ہے۔۔۔ جبکہ خدا کے فضل و کرم کے دروازے۔۔۔ رحم و سخاوت کے پھائک۔۔۔ سر شام کھل جاتے ہیں، اور سودا ساری رات ملتا رہتا ہے، بقول شاعر ہے نور کی تحلی گہری اندر ہیریوں میں بکتا ہے رات، ہی کو سودا تیری گلی میں کس چیز کی کی ہے مولیٰ تیری گلی میں دنیا تیری گلی میں عقبیٰ تیری گلی میں

چالیس راتیں:

اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو جب تورات عطا فرمانے کا ارادہ کیا، تو انہیں کوہ طور پہ بلا یا، اور ان کو چالیس راتیں وہاں ٹھہرایا۔۔۔ فرمانِ خداوندی ہے:

وَوَعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَّ اتَّمَّنَهَا بِعْشَرَ فَتْمَ مِيقَاتٍ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً۔۔۔ الآلیۃ (الاعراف، ۱۳۲)

ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ فرمایا اور ان میں دس اور بڑھا کر پوری کیں، تو اس کے رب کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا۔

چالیس راتوں کے اعتکاف کے بعد انہیں تورات عطا فرمائی۔

رات کی سخاوت:

یہ رات کا ہی وقت ہوتا ہے کہ اس وقت نمود و نمائش اور دکھاوے سے فَ کر

محض اللہ کی رضا جوئی کے لیے صدقہ و خیرات کیا جاسکتا ہے، دن کو دکھلاؤے کا ڈر زیادہ ہوتا ہے۔ رات کے اندر ہیرے میں سخاوت کرنے والوں کی شان اللہ تعالیٰ یوں بیان کرتا ہے: **الذین ینفقون اموالهم بالليل۔۔۔ الآية (البقرہ، ۲۷۳)**

وہ لوگ شان والے ہیں جو رات کے وقت اپنے مال خرچ کرتے رہتے ہیں۔

رات ہزار ماہ سے بہتر:

عام طور پر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دن، رات سے افضل اور بہتر ہے کہ وہ روشن ہوتا ہے، اس میں کام کا ج کیا جاتا ہے، آپس میں ملاقاتیں ہوتی ہیں، حال، احوال پوچھے جاتے ہیں۔۔۔ یہ ساری باتیں اپنی جگہ۔۔۔ لیکن رات۔۔۔ رات ہی ہے۔۔۔ دن، رات کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا۔۔۔ کیونکہ یہ رات ہی کی شان ہے کہ ایک رات ہزار ماہ سے افضل ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

لیلة القدر خير من الف شهر۔۔۔ (القدر، ۳)

لیلة القدر وہ ایک رات ایسی شان و رفعت والی ہے کہ ہزار ماہ سے بہتر ہے۔

رات کا خشوع و خضوع:

رات کی عبادت اور رات کا خشوع و خضوع اپنا ہی ذوق رکھتا ہے۔ اہل محبت کے لیے اس کا کوئی بدل نہیں۔۔۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے:

امن هو قانت آناء الليل۔۔۔ (ازمر، ۹)

اور وہ شخص جو رات کے لمحات میں بارگاہ الہی میں خشوع و خضوع کے مزے لوٹتا ہے۔۔۔ اسے یہ مزے اسی وقت ہی ملے ہیں۔

رات کی تلاوت:

کتاب اللہ کے تلاوت جب بھی کی جائے ثواب و برکت اور سعادت کا ذریعہ ہے۔ لیکن تلاوت کا جو لطف رات میں ہے وہ اسی کا حصہ ہے۔ قرآن بیان کرتا ہے:

يَتَلَوُنَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ الْلَّيلِ۔۔۔ الْآيَةُ (آل عمران، ۱۱۳)

وہ لوگ رات کی پر سعادت گھڑیوں میں اللہ کی آیتوں کی تلاوت سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

رات سکون ہے:

سامعین محترم!۔۔۔ آپ ساری رات کام، کاج، سفر وغیرہ کی وجہ سے رات کو بیدار رہیں اور جب دن آئے تو سوچائیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ دن کے وقت جتنا مرضی سولیں وہ آرام اور سکون نہیں ملتا جو رات کی چند گھڑیوں میں آرام کرنے میں مل جاتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ قرآن خود بیان کرتا ہے:

وَجَعَلَ اللَّيلَ سَكناً۔۔۔ (الانعام، ۹۶)

اللہ تعالیٰ نے رات کو سکون کا سبب بنایا ہے۔۔۔

انسان کے دل، دماغ، روح اور بدن کو جو سکون ملتا ہے وہ رات ہی کو ملتا ہے۔

رات کی تسبیح:

محترم سامعین!۔۔۔ چونکہ رات کی عبادت و ریاضت، ذکر و فکر اور یادِ الہی کا اپنا ہی لطف۔۔۔ اپنا ہی ذوق۔۔۔ اور اپنا ہی مزہ ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے خصوصی حکم دیا کہ:

وَمِنَ الظُّلْمَاءِ - - الآية (الطور، ٣٩)

اور اے میرے بندے رات کے وقت اپنے رب کی تسبیح کر۔
تاکہ تیری آہ و زاری اور نیاز مندی پر اور کوئی مطلع نہ ہو
یا تو جانے - - - یا تیرا مالک نا تھا ہو۔

رات کی قسم:

حضرات گرامی! - - - رات کی عظمتوں اور رفعتوں کے کیا کہنے۔ - - قرآن مجید میں اللہ رب العالمین ﷺ نے متعدد بار رات کی قسمیں ارشاد فرمائی ہیں، بھلاکی چیز کی قسم و یہی ہی اٹھائی جاتی ہے، جب عام لوگ کسی عام اور گھٹیا چیز کی قسم نہیں اٹھاتے تو وہ رب ہو کر جب رات کی قسمیں بار بار ارشاد فرماتا ہے، آخر اس کے نزدیک رات کی کوئی قدر و منزلت اور عزت و کرامت ہے جبھی تو وہ اس رات کی قسمیں بیان فرماتا ہے۔
آئیے! - - قرآن کریم کے چند مقامات آپ کے سامنے پیش کرتا چلوں، جہاں پر رب کریم نے رات کی قسم ارشاد فرمائی ہے، ذرا توجہ فرمائیں! - -

۱..... ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشِي - (اللَّيْلُ، ۱۰)

قسم ہے رات کی! جب وہ (ہر چیز پر) چھا جائے۔

۲..... دوسرے مقام پر فرمایا: وَاللَّيْلُ إِذَا يَغْشِي - (الشمس، ۲)

رات کی قسم! جب وہ آفتاب پر چھا جائے

۳..... مزید ارشاد فرمایا: وَاللَّيْلُ إِذَا يَسِرَ (الفجر، ۳)

رات کی قسم! جب وہ گزرنے لگے

۳.....مزید فرمایا: واللیل اذا عسوس (التكویر، ۱۷)

قسم ہے رات کی! جب وہ رخصت ہونے لگے

۵.....ایک مقام پر فرمایا: واللیل اذا سجى (الضحى، ۲)

اور رات کی قسم! جب وہ سکون کے ساتھ چھا جائے

۶.....ایک بار یوں فرمایا: واللیل اذا ادبر (المدثر، ۳۳)

رات کی قسم! جب وہ پیٹھ پھیرنے لگے

۷.....ایک اور مقام پر فرمایا: ولیال عشر (الفجر، ۲)

اور دس راتوں کی قسم!

رات کی قسم کی وجہ:

حضرات گرامی! آپ سوچ رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے رات کی قسم کیوں ارشاد فرمائی؟ کیونکہ کہاں رات اور کہاں خدا کی بلند ذات۔

تو آئیے! میں عرض کر دوں کہ وہ خدا ہے، جو چاہے کرے، اس پر کوئی پابندی نہیں، ہمیں کسی کام کی حکمت سمجھ میں آئے یانہ آئے، ہم کسی حقیقت کو پالیں یا نہ پاسکیں، ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کے ہر کام پر ایمان رکھیں، ہم اس کے ہر فرمان پر لبیک کہیں، اور اس کے ہر حکم پر آمین کہیں، کیونکہ وہ خدا ہے، حکیم و مدرس ہے، اور قانون یہ

ہے کہ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة
حکیم کا فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

وہ اپنے فعل، قول، حکم، فرمان اور اعلان کی حکمتوں، حقیقتوں، داتائیوں اور رازوں کو جانتا

ہے۔۔۔ اور بندہ مومن کی یہ شان ہے کہ وہ اس کے ہر ارشاد کو مانتا ہے۔ جب اس کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے تو یہاں بھی کوئی حکمت ضرور کا رفرما ہوگی۔
کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک رات کی کوئی قدر و قیمت نہ ہوتی تو وہ اس کی قسمیں نہ اٹھاتا۔

اہل علم کی توجیہ:

علماء بیان کرتے ہیں کہ رات کی قسم فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ رات میں ہر جاندار اپنے ٹھکانے کی طرف پہنچ جاتا ہے۔
خلق اضطراب، بے چینی اور بے قراری سے سکون پاتی ہے
لوگوں کو آرام و راحت مل جاتا ہے
رات کے وقت انہیں نیند ڈھانپ لیتی ہے
جس کی وجہ سے ان کے ابدان کو راحت اور ان کی ارواح کو قوت و بالیدگی ملتی ہے۔ اور اگر سارا زمانہ دن ہی رہے تو
انسانوں کو اس انداز میں آرام و راحت نہ ملتا
مریضوں کو سکھ اور چین نہ ملتا
دردمندوں کو تکلیف سے چھکارا نہ ملتا
تھکے ماندوں کو ستانے کا موقع نہ ملتا
بے قراروں کو قرار و ثبات نہ ملتا
الغرض یوں.....

عابدوں کو عبادت کا مزہ نہ ملتا
 زاہدوں کو زہد کا درجہ نہ ملتا
 نمازوں کو مسراج کا رتبہ نہ ملتا
 شب بیداروں کو یہ عظیم موقع نہ ملتا
 تہجد گزاروں کو تہجد کا ذائقہ نہ ملتا
 غرضیکہ..... اگر رات نہ ہوتی تو اس وسیع پیانے پر
 گناہگاروں کے لیے..... اعلان رحمت نہ ہوتا
 سیاہ کاروں کے لیے..... نوید مغفرت نہ ہوتا
 خطاکاروں کے لیے..... مژده جنت نہ ہوتا
 یہ ساری رفتیں، منزلیں اور عظمتیں رات ہی میں ملتی ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ رات کی
 قسم ارشاد فرمائے ہے۔

رات لباس ہے: حضرات گرامی!

اللہ تعالیٰ نے رات کو ہمارے لیے بطور لباس بنایا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا (النَّبَاءُ، ۱۰)

اور ہم نے رات کو لباس بنایا ہے۔

لباس..... کا معنی ہے، وہ چیز جو کسی دوسری شے کو چھپائے
 ہم اپنے جسم پر جو کٹڑا پہننے ہیں، اسے بھی لباس اسی لیے کہا جاتا ہے کہ یہ
 ہمارے جسم اور بدن کو چھپائیتا ہے۔ قرآن مجید میں رات کو ”لباس“ اس لیے کہا گیا ہے

کہ رات بھی چھپانے والی ہے، رات بھی پرده پوش ہے، جب رات آتی ہے تو
 ساری کائنات پراندھیرے کا پرده ڈال دیا جاتا ہے
 کائنات کی ہر چھوٹی، بڑی چیز اس کی لپیٹ میں آ جاتی ہے
 رات کی سیاہی ہر جگہ پر چھا جاتی ہے
 جو اشیاء دن کو نظر آتی ہیں وہ رات کو دکھائی نہیں دیتیں
 جو کام دن کے اجائے میں نہیں ہو سکتے وہ رات کی تاریکی میں ہو جاتے ہیں
 نفس کے بندے یادِ خدا سے غافل ہوتے ہیں اور
 خدا کے بندے اس کے ذکر میں شاغل ہوتے ہیں وہ غفلت کی نیند سوتے ہیں۔۔۔ اور۔۔۔
 یہ رات کو اٹھا اٹھ کر روتے ہیں
 لیکن رات ایسا باس اور پرده ہوتی ہے کہ کسی کو کانوں کا نخبر نہیں ہوتی کہ
 کس نے کس حالت میں رات گزاری ہے۔
 اور پھر رات ایسا پرده ہے کہ اگر ہم رات کو اٹھ کر روئیں، بارگاہِ خداوندی میں
 گزر گڑائیں، اپنے گناہوں پر نادم ہو جائیں، درمندی کے ساتھ یادِ خدا میں مست ہو
 جائیں، اور پورے اخلاص سے توبہ و استغفار، خوفِ خدا اور عشقِ رسالت کے آب طہور
 سے اپنے اعمالِ سعیہ کے داغوں کو دھوڈا لیں تو یہ رات کے پنور لمحات ہماری خطاؤں کو
 ڈھانپ لیتے ہیں۔ ہمارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور اللہ رب العزت ہماری
 غلطیاں رد کر کے ہمیں اپنی بارگاہ میں باریاب فرمایتا ہے۔

رات تو حید خداوندی کی دلیل:

محترم حضرات..... رات کی عظمت اور فضیلت کے کیا کہنے..... اس کی رفتہ کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ اللہ تعالیٰ نے رات کو اپنی توحید کے لیے بطور دلیل پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

واية لهم الليل۔۔۔ الآية (یس، ۳۷)

اور (اللہ تعالیٰ کی توحید پر) ان کے لیے ایک نشانی رات ہے۔

رات کو نشانی کیوں قرار دیا گیا ہے؟

حضرات گرامی!۔۔۔ رات کو خاص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے رات کو سکون کے لیے بنایا ہے، اور لوگ آرام و راحت کے لیے رات کو سوتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ عموماً رات میں شور و شغب نہیں ہوتا انسان رات کو پر سکون ہو جاتا ہے۔ جبکہ نیند موت کی مثل ہے۔

تو گویا آدمی جب سوتا ہے تو وہ موت کی آغوش میں چلا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے بیدار کر کے دوبارہ زندگی کا موقع مرحمت فرماتا ہے۔

اللہذا یوں سمجھئے!..... کہ جب رات کے بعد سورج طلوع ہوتا ہے اور لوگ بیدار ہو کر نئی زندگی پاتے ہیں اور دوڑ دھوپ میں لگ جاتے ہیں۔

گویا سورج کا طلوع اور لوگوں کا نیند سے اٹھ کھڑا ہوتا ایسے ہی ہے جیسے قیامت کے دن صور پھونکا جائے گا تو سارے لوگ زندہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوں گے۔

تو اللہ تعالیٰ بتاتا چاہتا ہے کہ اے لوگو!.....

جب اللہ تمہیں نیند سے بیدار کر سکتا ہے تو وہ تمہیں قیامت کے دن بھی اٹھا سکتا ہے۔ اور جیسے تم رات کو سوکر موت کی آغوش میں چلے جاتے ہو تو وہ تمہیں دوبارہ زندگی عطا فرماتا ہے تو اسی طرح قیامت کے روز تمہیں قبروں سے اٹھا کر دوبارہ زندگی عطا فرماتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر چاہت پر قادر ہے۔

خدا کا نزول اجلال: محترم حضرات!

یہ رات ہی کو اعزاز حاصل ہے کہ اس کے پچھلے پہر، آخری لمحات اور سحری کے قریب اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول اجلال فرماتا ہے۔۔۔ حضور اکرم، محبوب دو عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

ينزل ربنا تبارك وتعالى كل ليلة الى السماء الدنيا حين يبقى ثلث الليل لا خر.....

ہمارا پروردگار، اللہ تبارک و تعالیٰ ہرارت آسمان دنیا کی طرف نزول (رحمت) فرماتا ہے، جبکہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے۔

يقول من يدعوني فاستجب له
فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے تو میں اس کی دعا والتجاء کو قبول فرماؤں،

من يستغفرني فاغفرله۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۹)

کون ہے جو مجھ سے بخشش مانگے، تو میں اس کو بخش دوں۔

جبکہ مسلم شریف کی روایت میں یہ الفاظ ملتے ہیں:

اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے:

ثم یسبط یدیہ ویقول

پھر اپنے رحمت کے ہاتھوں کو پھیل کر فرماتا ہے :

من یقرض غیر عدوم ولا ظلوم

کون ہے جو مجھے ایسا قرض دے کہ جس میں محرومی اور ظلم نہیں ہے۔

حتیٰ ینفجر الفجر۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۹)

یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے اور آگے بڑھتا رہتا ہے، حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔
یعنی طلوع فجر تک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو، اور اپنے نبی کے گناہگار
امتیوں کو پکارتا ہے۔ اور ارشاد فرماتا ہے:
میرے بندو!۔۔۔ آؤ! میں تمہیں دینے آیا ہوں۔

میرے نبی کے امتیو!۔۔۔ آؤ! میں تمہیں سخنشے آیا ہوں
گناہگارو!۔۔۔ آؤ! میں تمہیں معاف کرنا چاہتا ہوں
سیاہ کارو!۔۔۔ آؤ! میں تمہاری مرادیں عطا فرمانا چاہتا ہوں
آؤ دن کے وقت مجھ سے مانگنے والو!۔۔۔ اٹھو!۔۔۔

اب میں تمہیں گوہ مراد عنایت کرنا چاہتا ہوں اور میری بارگاہ میں یہ التجاء
کرنے والو! کہ مولی!۔۔۔ ہمیں یہ دے دے، یہ دے دے، آؤ! اب میں دینے پر
آمادہ ہوں، اور میں کہہ رہا ہوں۔۔۔ میرے بندو!۔۔۔ یہ لے لو، یہ لے لو، یہ لے
لو!۔۔۔ اب مانگنا تمہارا کام ہے۔۔۔ اور دینا ہمارا کام ہے۔

نزول خداوندی کا مفہوم: مختصہ سامعین حضرات!

یہاں یہ بات بھی ملحوظ خاطر رکھیں، کہ حدیث مذکور میں جو یہ جملہ گذرائے ہے
ینزل ربنا تبارک و تعالیٰ یعنی ہمارا پروردگار نزول فرماتا ہے، تو اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ
نزول، ہبوط اور صعود (اترنا، نیچے آنا اور اوپر چڑھنا) چونکہ یہ جسم کی صفات ہیں، تو اللہ
تعالیٰ کا جسم ثابت ہو گیا۔ ہرگز نہیں۔۔۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جسم۔۔۔ جسمانیت۔۔۔
کم۔۔۔ کیت۔۔۔ جہت۔۔۔ سمت اور اس طرح کی دیگر حرکات و سکنات جن کا تعلق
جسم سے ہے، ان سب سے پاک ہے۔ لہذا حدیث مذکور میں اور اس کے علاوہ قرآن
و حدیث میں جہاں کہیں بھی اللہ تعالیٰ کے لیے یہ الفاظ استعمال کیئے گئے ہیں کہ اس نے
بندوں کی طرف نزول فرمایا، تو اس کا دوٹوک یہی معنی ہو گا کہ نزول سے مراد۔۔۔

نزول الرحمة یعنی اللہ کی رحمت کا نازل ہونا

اور قرب خداوندی سے مراد ہے:

انزال الرحمة و افاضة انوار و اجابة الدعوات و اعطاء المسائل

ومغفرة الذنوب۔ (معات برخاشیہ مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۹)

یعنی اللہ کے قریب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ خدا کا اپنی رحمتوں کا اتا رہا، انوار
کو بہتنا، دعاوؤں کو قبول فرمانا، مراد یہ عطا فرمانا، اور گناہوں کو معاف فرمانا۔

رات کی ایک مقبول گھری: حضرات گرامی!

یہ رات کو ہی اعزاز حاصل ہے کہ اس میں ایک ایسی گھری بھی آتی ہے کہ اس
وقت بندہ جو بھی مانگے اسے مل جاتا ہے۔ حدیث نبوی سماعت فرمائیں! حضرت جابر

بیان کرتے ہیں:

سمعت النبی ﷺ يقول

میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے نا ہے:

ان فی اللیل الساعۃ لا یوفقہار جل مسلم یسال اللہ فیہا خیر امن
امر الدنیا والآخرۃ الا اعطاه ایاہ

یعنی بے شک رات میں ایک گھری آتی ہے، جس مسلمان کو وہ مل جائے
وہ دنیا اور آخرت کی جو بھی بھلائی اچھائی، خیر اور بہتری بارگاہ الوہیت سے مانگتا ہے اللہ
تعالیٰ اسے وہی عطا فرمادیتا ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا تھا کہ آیا یہ گھری کسی مخصوص رات میں آتی ہے، تو میرے آقا
نے اپنی امت پر شفقت کرتے ہوئے، ان کی یہ مشکل بھی حل فرمادی، آپ نے فرمایا:
وذلك کل ليلة۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۰۹)

اور یہ گھری ہر رات آتی ہے۔

ہر شب، شب قدر:

گناہ گارو!، سیاہ کارو!، خطا کارو!...— محل جاؤ!

دیکھو تمہارے لیئے کس قدر عظیم انعام تیار کر دیا گیا ہے

تمہیں کسی بلند نعمت سے نواز دیا گیا ہے۔ ملاحظہ کرو!

اگر کسی شخص کو شب قدر، شب برآۃ اور دوسری نور بھری راتیں نصیب نہ
ہو سکیں۔۔۔ تو کیا وہ اپنادا من خالی ہی رکھے گا؟۔۔۔ کیا اسے گھر مراد سے محروم کر دیا

جائے گا، کیا وہ مایوسی کامنہ تکتار ہے گا، نہیں۔۔۔ کیونکہ اس کے لیے یہ اعلانِ رحمت موجود ہے۔ خدا نے بچپانی اور بندہ نوازی نرماتے ہوئے، اسے ہر رات میں ایسے حسین لمحات۔۔۔ پر نور اوقات اور نور بھری ساعات عطا فرمادی ہیں کہ وہ ندامت و پشیمانی کے چند آنسو بہا کر اپنے مولیٰ کی رحمتوں کو لوٹ سکتا ہے۔

محترم حضرات!۔۔۔ ہمارے لیے ہر رات ہی اہمیت کی حامل ہے یہی وجہ ہے کہ جن خوش نصیبوں اور بلند بختوں نے ہر رات کو اہم سمجھا۔۔۔ ہر شب کو معظم جانا۔۔۔ وہ ہر رات کو عبادت، ریاضت اور آہ و بکا سے معمور رکھا۔۔۔ ہر رات معیود حقیقی کو پکارتا ہا۔۔۔ یعنی ہر رات ذکر و فکر میں بسر کی۔۔۔ اور ہر رات کی قدر کی۔۔۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی قدر کرتے ہوئے اسے اپنی رضا سے نواز دیتا ہے۔ اور اگر وہ رات کی قدر نہ کرے تو اسے ”لیلة القدر“ سے بھی کچھ نہیں ملتا۔۔۔ کسی نے کیا خوب کہا:

من لم یعرف قدر ليلة

لم یعرف ليلة القدر

جنی جس نے رات کی قدر نہ پہچانی وہ لیلة القدر کو بھی نہیں پہچان سکتا۔

ورفاری کے شاعر نے بھی خوب ترجمانی کی کہ:

لے خواجہ چہ پرسی از شب قدر نشانی

هر شب، شب قدر است گر قدر بدانی

جنی اے بزرگ!..... تو شب قدر کی کیا نشانی پوچھتا ہے، اگر قدر کرے گا تو ہر رات ہی نہ رے لیے شب قدر بن جائے گی۔

حکایت:

بات کی تہہ تک پہنچنے کے لیے یہاں حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کی نقل کردہ ایک حکایت بھی سنتے چلیں!۔۔۔ آپ نے بوستان میں لکھا ہے کہ کسی شہزادے کا ایک "لعل" رات کے وقت کسی جگہ گر گیا اس نے حکم دیا کہ اس مقام کی ساری کنکریاں اٹھا کر جمع کی جائیں، جب اس کا سبب پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ اگر کنکریاں چھانٹ کر جمع کی جاتیں تو ممکن تھا کہ "لعل" ان میں نہ آتا اور جب ساری کنکریاں اٹھائی گئی ہیں، تو ان میں لعل ضرور آگیا ہے۔

حضرات!۔۔۔ بالکل ایسے ہی جب تمام راتوں کی قدر کی جائے گی تو ان میں شب قدر ضرور آجائے گی۔

محبوبان خدا کی راتیں:

چونکہ اللہ رب العزت ﷺ کے محبوب بندے رات کی حقیقت سے آشنا ہوتے ہیں، اس لیے وہ رات کی قدر کرتے ہیں تو دونوں جہاں میں ان کی بات بن جاتی ہے، اور رحمت خداوندی کی چادر تن جاتی ہے۔ قرآن مجید اپنی لافاری زبان سے ان کے راتوں کے حالات کی منظر کشی یوں کرتا ہے:

وَالَّذِينَ يَبْيَطُونَ لِرَبِّهِمْ سَجْدًا وَقِيَامًا۔ (الفرقان، ۶۳)

اور اللہ کے بندے وہ ہیں جو رات بسرا کرتے ہیں اپنے رب کے لیے سجدہ اور قیام کرتے ہوئے۔

یعنی اللہ والوں کی شان یہ ہے کہ جب رات پڑتی ہے تو عام لوگ غفلت کی

نیند سو جاتے ہیں، انہیں محض آرام کی فکر ہوتی ہے، وہ خواب کے مزے لوٹتے ہیں، جبکہ اللہ والوں کا یہ حال ہوتا ہے۔ بقول عاف کھڑی شریف علیہ الرحمۃ

رات پوئے تے بے در داں نوں نیند پیاری آوے
در د منداں نوں یاد سجن دی ستیاں آن جگاوے
انہیں محبوب کی یاد آتڑپاتی ہے، ان کی نیند ختم ہو جاتی ہے، وہ نرم و گداز بستروں کو ترک
کر دیتے ہیں، خوف خداوندی سے ان کی آنکھیں نمناک ہو جاتی ہیں:

اور بقول شاعر

ساون کی کالی راتوں میں جب بوندا باندی ہوتی ہے
یہ رات کو اٹھ کے روئے ہیں جب ساری دنیا سوتی ہے
راتوں کو ان کی حالت یوں ہوتی ہے کہ یہ کبھی سجدہ ریز ہوتے ہیں، کبھی اپنے خالق
و مالک کی پا کی بولتے ہیں، کبھی عاجزی و اعساری کے پیکر بن کر اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان
کرتے ہیں، کبھی ادب و نیاز کے ساتھ اس کی عظمت کے گیت گنگنا تے ہیں، اور کبھی
خوف و امید کے چراغ جلا کر اپنے ربِ کریم، روف و رحیم ﷺ سے اس کے فضل و کرم
اور عفو و درگذر کی بھیک مانگتے ہیں..... قرآن اعلان کر رہا ہے:

تَسْجَافُى جَنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَ طَمَعاً وَمَا

رَزْقُنَا هُمْ يَنْفَقُونَ۔ (السجدہ، ۱۶)

ان کے پہلو بستروں سے دور رہتے ہیں، وہ اپنے رب کو ڈرتے ہوئے اور
امید رکھتے ہوئے پکارتے ہیں اور جو ہم نے ان کو رزق دیا ہے، وہ اس سے خرچ کرتے

ہیں۔

معزز حاضرین!۔۔۔ یہ اللہ والوں ہی کی شان ہے کہ وہ راتوں کو اپنے قدموں
کے بل اپنے معبد برحق کی بارگاہ میں کھڑے رہتے ہیں، بصد عجز و انگساری اپنے چہروں
کو زمین پر رکھ دیتے ہیں، اور خوف خداوندی کی وجہ سے ان کی پیشانیاں آنسوؤں سے
تر ہو جاتی ہیں۔ اور جب صبح ہوتی ہے تو مخلوق کے سامنے ادب اور تواضع کا اظہار کرتے
ہیں، عاجزی و انگساری ان کے رُگ و پے سے پھوٹتی ہے اور چہروں سے سحر خیزی، شب
بیداری اور آہ و زاری کا نور جھلک رہا ہوتا ہے، اور دیکھنے والا پکارا ٹھتا ہے:

۔۔۔ یہ پیاری، پیاری رنگت، یہ کھلے کھلے سے گیو

تیری صبح کہہ رہی ہے تیری رات کا فانہ

عارف کھڑی حضرت میاں محمد بخش علیہ الرحمۃ نے کیا خوب ترجمانی فرمائی ہے
۔۔۔ راتیں زاری کر کر روندے نے نیندا کھاں تھیں ہوندے

فجریں اوگن ہار سداون تے سب تھیں نیویں ہوندے

تہجد کا نور بھرالجھ: محترم حضرات!

اللہ والوں کے لیے نماز تہجد بھی قرب کا ایک وسیلہ بنادیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ
نے تہجد کا نور بھرالجھ رات ہی میں رکھا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن اللیل فتهجد بہ۔ (الاسراء، ۷۹)

اور رات کے وقت اٹھ کر نماز تہجد ادا کرو۔

یعنی جب لوگ سو رہے ہوں، ہر طرف ہو کا عالم ہو، سناثا طاری ہو اور جب رات کی

آغوش میں ہر چیز محو خواب ہو تو اس وقت اٹھو، اور اپنی جسمی نیاز کو بارگاہ ناز میں جھکا دو۔ اور خلوت گاہ ناز میں شرف باریابی حاصل کر لے۔ کیونکہ تیرے خدا نے بھی اس وقت تیرے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں۔

تبیح کا حسین موقع:

اللہ تعالیٰ نے رات کو سجدہ اور تبیح کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

ومن اللیل فاسجده وسبحه لیلا طویلا۔ (الدھر، ۲۵)

اور رات کی تنہائیوں میں اپنے رب کو سجدہ کر اور کافی وقت تک اس کی تبیح بیان کر۔

یعنی رات کے وقت تمام مشاغل سے فراغت پا کر خلوت کی تنہائیوں میں اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا کرو اور اس کی پاکی بیان کیا کرو۔

معراج النبی ﷺ کی پر نور ساعت:

خداوند قدوس نے اپنے محبوب کو لامکان کی خلوتوں میں رات ہی کو بلایا

فرمان خداوندی ہے:

سبحان الذی اسری بعده لیلا۔۔۔ الآیة (الاسراء، ۱)

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے (خاص) بندے کو سیر کرائی، رات کے تھوڑے سے حصے میں۔

نزول قرآن کی پر کیف گھڑی:

نسل انسانی کو قرآن مجید جیسا دستور زندگی اور منشور حیات بھی رات کی پر کیف

گھریوں میں ہی ملا۔ آیت قرآنی ہے:

انا انزلناه فی ليلة القدر (القدر، ۱)

ہم نے قرآن کو قدر والی رات میں اتنا را ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا: انا انزلناه فی ليلة مبارکة (الدخان، ۳)

ہم نے قرآن کو برکت والی رات میں اتنا را ہے۔

قرب خداوندی کا موقع: سمعین محترم!

رات کے آخری درمیانی حصہ خصوصی اہمیت کا حامل ہے، اس حصے میں سب سے زیادہ قرب خداوندی نصیب ہوتا ہے۔

..... حضرت عمر و بن عبّاس رض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اقرب ما يكون رب من العبد في جوف الليل الآخر فان استطعت ان تكون ممن يذكر الله في تلك الساعة فكن۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۹۸)

وہ لمحہ کہ جس میں اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ بندے کو اپنا قرب عطا فرماتا ہے، رات کا آخری درمیانی حصہ ہے، پس اگر تم سے ہو سکے کہ ان مقرب بندوں میں سے ہو سکو۔۔۔ جو اس خاص وقت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو تم بھی ان میں سے ہو جاؤ۔ تاکہ تم بھی اپنے ماں کا خصوصی قرب حاصل کر سکو اور تمہارا شمار بھی اللہ تعالیٰ کے مقرب اور عبادت گزار بندوں میں ہو جائے۔

قبولیت دعا کی گھری: سمعین کرام!

حضرت ابو امامہ رض سے بیان کرتے ہیں:

قیل یا رسول اللہ اے الدعا، اسمع
یار رسول اللہ! یہ وضاحت فرمادیں کہ کوئی دعا زیادہ سنی جاتی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ
کی بارگاہ میں کس دعا کو جلدی قبولیت کا مقام ملتا ہے؟

قال۔۔۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا:

جوف اللیل و دبر الصلوات المکتوبات۔ (مخکلوۃ ص ۱۰۹)
رات کی درمیانی گھریوں میں اور فرض نمازوں کے بعد مائی گی جانے والی دعا
بارگاہ الوہیت میں بہت جلد قبول ہوتی ہے۔
معالم ہو!۔۔۔ اس وقت قبولیت کے خصوصی دروازے کھولے جاتے ہیں۔

سمعین کرام!۔۔۔ رات کی بابت کیا عرض جائے۔۔۔

بس آخر میں صرف اتنا کہوں گا۔۔۔ کہ

رات اصل ہے۔۔۔ بذردن فرع

رات بنیاد ہے۔۔۔ اور دن عمارت

رات پہلے ہے۔۔۔ اور دن بعد میں

چاند کی تاریخ کی ابتداء رات سے ہوتی ہے

قرآن مجید میں متعدد آیات میں رات کا ذکر دن سے پہلے کیا گیا ہے
میرے آقا۔۔۔ اکثر رات میں سفر فرمایا کرتے تھے۔ کیونکہ رات کو زمین کی طباہیں کھینچ لی
جاتی ہیں۔۔۔ اور اسے سمیٹ لیا جاتا ہے۔

رات خلوت کے لیے بہترین موقع ہے

رات کے وقت بادشاہوں سے ملا قاتمیں اور ان سے حاجات طلب کی جاتی

ہیں۔۔۔ اور

یہی وقت ہے اپنے مالک سے خاص مناجات کا۔۔۔ اور اپنی مرادیں پانے کا۔
 حاضرین کرام!۔۔۔ رات کی برکات ہمارے بیان اور گمان سے باہر ہیں۔۔۔
 دعا فرمائیں خدا تعالیٰ ہمیں رات کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ
 ہماری نجات ہو جائے اور دنیا و آخرت میں بات بن جائے۔

آمین!

وَمَا عَلِيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ



دوسرا بیان

قیام اللہ کی فضیلت

حمدہ حمایہ

نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ
 انفُسَنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مِنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضَلَّ لَهُ وَمَنْ يَضْلِلَهُ فَلَا
 هَادِي لَهُ وَنَشَهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاشْهَدُ أَنَّ
 مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. يَا أَيُّهَا الْمُزَمِّلُ ۝ قُمِ الْلَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ نِصْفَهُ أَوِ النُّقْصُ مِنْهُ
 قَلِيلًا ۝ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۝ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَمَلِجَانَا وَمَأْوَانَا وَمَلِيكَنَا وَشَفِيقَنَا
 وَشَفِيعَنَا وَحَبِيبَنَا وَحَبِيبَ رَبِّنَا مُحَمَّدِ رَسُولِ اللَّهِ أَعْبُدُهُ وَرَسُولَهُ
 مَعْزُزًا حاضرِينَ وَسَاعِينَ وَبِرَادِرَانَ ابْلَثْتَ!

سورہ مزمل کی جو آیہ کریمہ تلاوت کی گئی ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے
 محبوب طالب و مطلوب دانے کل غیوب، منج برکات و فیوض، سرور کائنات ﷺ کو رات
 میں قیام کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ سمجھے!
 فرمان خداوندی ہے:

يَا أَيُّهَا الْمُزَمِّلُ ۝ اَقِمِ الْلَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ رات کا تھوڑا سا حصہ قیام کیا کرو
 نِصْفَهُ أَوِ النُّقْصُ مِنْهُ قَلِيلًا ۝ آدمی رات یا اس سے کچھ کم کرو

اوْرَدْ عَلَيْهِ وَرَتَلَ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا يَا اس سے زیادہ اور قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔
ان آیات میں ”رات کے قیام“ کا حکم اور بھر پور ترغیب دی گئی ہے، بظاہر یہ
خطاب سرور کائنات، فخر موجودات، نبی پاک ﷺ سے کیا گیا ہے لیکن در پرده یہ خطاب
اور یہ فرمان آقا یے دو جہاں ﷺ کی پوری امت کے لیے بھی ہے۔
گویا محبوب کو قیام اللیل کا حکم دے کر امت کے لیے اس قیام کا طریقہ معین
کیا جا رہا ہے۔۔۔ امت کے لیے رات کے قیام کی ایک سنت مقرر کی جا رہی
ہے۔۔۔ اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرنے والوں اور اپنے پانہار کا ذوق و شوق
رکھنے والوں کے لیے اک محبوبانہ طریق اور مطلوبانہ راہ نکال دی گئی ہے اور محبت الہی
، معرفت خداوندی اور سیر الہی کے مسافروں کے لیے نشان منزل دے دیا گیا ہے۔
اب دیوانوں کے لیے محبوب کے ”نقش قدم“ پر چل کر مراد و مدعای حاصل کرنا
آسان ہو گیا ہے۔

شب بیداری:

سامعین محترم! --- رات کا قیام اور شب بیداری یعنی آدھی رات کو اٹھ کر
مالک کی بارگاہ میں عجز و نیاز مندی کا اظہار انسان کے تمام نفسانی و سواں اور خواہشات کا
پختہ علاج ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان ناشئة الليل هي اشد وطأً اقوم قيلاً - (المزمول، ٦٠)

بے شک رات کا چاگنا (نفس اور نفسانی خواہشات کو) سختی سے روئند دیتا

ہے، اور سیدھی بات کے لیے بہت مضبوط ہے۔

چونکہ نفس کے لیے ہر وہ کام دشوار ہے جو اس کے مخالف ہے، یہ کوئی نہیں جانتا کہ جب انسان ایک بار زم و گداز بستر پر مست، دراز ہو جائے تو نفس کی تمنا یہی ہوتی ہے کہ اب وہ مزے سے سوتا رہے۔۔۔ بستر لگا ہے۔۔۔ سرور آرہا ہے۔۔۔ اب اٹھنے کا نام نہ لینا۔۔۔ وہ انسان کو تھپکیاں دے دے کے سلاتا ہے۔۔۔ لیکن عین رات کے آخری پھر۔۔۔ جب نیند کا خوب غلبہ اور تسلط ہوتا ہے، انسان کا دل نہیں چاہتا کہ وہ لمحہ بھر کے لیے بھی اپنی نیند خراب کرے، اپنے آرام میں خلل ڈالے، اپنا پہلو بستر سے جدا کرے۔

لیکن اچانک جب اسے اپنے مالک کی یاد آ جاتی ہے، تو وہ اپنے گناہوں کو یاد کرتا ہے، قیامت کی جواب طلبی کا تصور کرتا ہے، اپنے مالک کی ان گنت نعمتوں اور مہربانیوں کو دیکھتا ہے تو خوف خداوندی سے اس کی آنکھیں پر نم ہو جاتی ہیں، وہ عجز واکسار کرتا ہوا، لجاتا اور لرزتا ہوا، ندامت و پشماني کی تصویر بن کر اپنے بستر کو خیر باد کہہ دیتا ہے اور باوضو ہو کر اپنے مالک کے حضور دست بستہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ پروردگار خوش ہو جاتا ہے، اور شیطان خائب و خاسر اور پیٹھا اٹھتا ہے، نفس کف افسوس ملتارہ جاتا ہے اور نفسانی خواہشات کچلتی چلی جاتی ہیں، نفس مردہ ہو جاتا ہے جبکہ روح انوار بانی اور تجلیات الہیہ میں محفل رہی ہوتی ہے۔ سبحان اللہ

عبد الرحمن کی راتیں: حاضرین کرام!

رحمٰن کے مقرب بندوں کی راتیں اسی انداز میں بسر ہوتی ہیں۔

جیسا کہ قرآن بیان کرتا ہے:

وَالَّذِينَ يَبْيَطُونَ لِرَبِّهِمْ سَجْدًا وَقِيَامًا۔ (الفرقان، ۶۳)

یعنی بندگان خدا کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ ان کی راتیں ان کے پروردگار کے حضور سجدہ و قیام میں بس رہتی ہیں۔

عام لوگوں کا طریقہ یہ ہے کہ جب رات آتی ہے تو وہ خواب خرگوش کے مزے لوٹتے ہیں، غفلت کی نیند سو جاتے ہیں، انہیں کوئی فکر اور خیال نہیں ہوتا، لیکن اللہ والوں کی حالت جدا ہوتی ہے، انہیں محبوب کی یاد تڑپا دیتی ہے، وہ آرام و راحت اور بستر و نیند کو بھول جاتے ہیں، وہ کبھی سجدہ ریز ہو کر اپنے خالق و مالک کی پا کی عظمت بیان کرتے ہیں اور کبھی پوری عاجزی و انکساری کے ساتھ حالت قیام میں اپنے معبد و مسجد کی بڑائی اور کبریائی کا اعلان کرتے ہیں۔

عارف کھڑی حضرت میاں محمد بخش علیہ الرحمہ نے خوب منظر کشی کی ہے
رات پوئے تے بے در داں نوں نیند پیاری آوے
در دمنداں نوں یاد بھن دی ستیاں آن جگاوے

پہلو بستر وں سے جدا ہوتے ہیں:

قرآن مجید نے اللہ والوں کی شب بیداری اور رات کی آہ و زاری کو مزید تفصیل سے بیان کرتے ہوئے یہاں تک بیان کر دیا:

..... تتجافى جنوبهم عن المضاجع یدعون ربهم خوفاً و طمعاً

الآیہ۔ (السجدہ، ۱۶)

بندگان خدا کی نشانی یہ ہے کہ ان کے پہلو بستروں سے دور رہتے ہیں، وہ اپنے رب کو ڈرتے ہوئے اور امید کرتے ہوئے پکارتے ہیں۔

حاضرین کرام! یاد رکھیں کہ خوف اور امید کی درمیانی کیفیت ہی ایمانی کیفیت ہے، اللہ والوں کی یہی شان ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نار اخسگی سے ڈرتے بھی ہیں اور اس کی رحمت اور کرم کی امید بھی رکھتے ہیں۔ وہ اسی خوف و امید کے چراغ جلا کر، اپنے پہلوؤں کو نرم و گداز بستروں سے دور رکھتے ہوئے، اپنے رحمن و رحیم، عفو و کریم اور غفور و جلیل رب کی بارگاہ میں دست تمنا دراز کر کے، اس کے عفو و کرم، فضل و عنایت اور احسان و انعام کی بھیک مانگتے ہیں۔۔۔ تو مالک اپنے کرم کی برکھابر سادیتا ہے۔

معلوم ہوا کہ ”شب بیداری“ اور ”رات کا قیام“ یہ اللہ والوں کا طریقہ ہے۔

بغیر حساب جنت میں دخول:

اللہ والے راتوں کو اٹھا اٹھ کے مالک کے حضور گڑ گڑاتے اور گریہ وزاری کرتے ہیں، ان کی یہ آہ و بکا اور شب خیزی بارگاہ خداوندی میں کس قدر مقبول و منظور ہوتی ہے؟

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَحْشُرُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي نَادِيٍّ مَنَادِيٍّ فَيَقُولُ
قيامت کے دن جب ساری انسانیت کو ایک ہی چیل میدان میں جمع کیا جائے گا تو پھر میدان میں ایک متادی یوں نذاکر رہا ہو گا

إِنَّ الَّذِينَ كَانُوا تَتَجَافُّ لِجَنَوْبِهِمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ

کہاں ہیں وہ خوش نصیب، بخت آور لوگ، جو راتوں کو اپنے پہلو اپنی خواب
گا ہوں اور بستروں سے جدار کھتے تھے، اور بارگاہ الہی میں گریہ وزاری کرتے ہوئے
راتیں برکرتے تھے۔

فِي قُولُونَ وَهُمْ قَلِيلٌ

يَا آواز سنتے ہی کچھ لوگ اٹھ کھڑے ہوں گے لیکن باقی اہل محشر کے مقابلہ میں
ان کی تعداد کم ہوگی

فِي دُخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ

وَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَكِتَابٍ جَنَّتَ مِنْ دَاخِلٍ هُوَنَّ گے۔

ثُمَّ يُؤْمِرُ بِسَائِرِ النَّاسِ إِلَى الْحِسَابِ۔

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۲۲۵)

پھر تمام لوگوں کے حساب کا حکم دیا جائے گا۔

راتوں کو جا گنا معمولی چیز نہیں، مبارک ہوان لوگوں کو، چورات کے کچھ لمحات اپنے مالک
کے حضور سجدہ و قیام میں برکرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو بغیر حساب کے جنت
میں داخل فرمائے گا۔

چہرے کا نور:

سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رض روایت کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من كثرت صلوٰة باللیل حسن وجهه بالنهار۔ (ابن ماجہ ص ۹۵)

جو شخص رات کو کثرت سے نماز ادا کرتا ہے، عبادت بجالاتا ہے اور نوافل پڑھتا ہے تو دن کو اس کا چہرہ نکھر جاتا ہے۔

حسن و خوبصورتی کے چاہنے والو! چہرے کی رونق کے طلبگارو! آؤ در محبوب پر، انہوں نے تمہیں اس مقصد کے حصول کے لیے ایک لطیف گر سمجھا دیا ہے، آؤ! راتوں کو انٹھا انٹھ کر نماز پڑھتے جاؤ اور اپنے معبود سے چہرے کا نکھار حاصل کرتے جاؤ!

سامعین کرام! --- رات کی عبادت سے چہرے کا نکھار ہوتا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ --- یہی سوال جب حضرت امام حسن بصری علیہ الرحمۃ کی خدمت میں پیش کیا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ تہجد گذاروں اور شب زندہ داروں کے چہروں پر نور برستا ہے؟ تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا:

لَأَنَّهُمْ خَلُوا بِالرَّحْمَنِ فَالْبَسْهُمْ مِنْ نُورٍ نُورًا۔ (قیام اللیل ص)

کیونکہ انہوں نے اپنی راتوں کی خلوتیں اور تنہائیاں اپنے مہربان معبود کے لیے وقف کر دیں تو اس نے اپنے نور سے ان کو ڈھانپ لیا۔

سبحان اللہ! رات کا قیام کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نور کی چادر عطا فرمادیتا ہے۔

نجات کی ضمانت: معزز حاضرین!

اب یہ بھی سن لجئیے! کہ سردیوں کی خبستہ راتوں میں مخفی اپنے مالک کے لیے گرم اور نرم بستر کو خیر باد کہنے والے پر اللہ تعالیٰ اپنی رضا مندی اور خوشنودی کا اظہار کس طرح فرماتا ہے؟

ہمارے آقا و مولیٰ تاجدار مدینہ ﷺ نے اپنی زبان مقدس سے ایسے شخص کی

دکایت بیان فرمائی ہے، اور حضور ﷺ کے اس بیان منزل نشان کو امت کے دوسروں لوگوں تک پہنچانے والے ہیں، حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔۔۔ دل کے کانوں سے سینیں اور خلوص و نیاز مندی کے ساتھ دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ مقام و مرتبہ نصیب فرمائے۔ آمین، بحرمة سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

سینے! رسول اللہ ﷺ نے دو قسم کے لوگوں کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ انہیں دیکھ کر مسکراتا ہے اور ان پر بہت خوش ہوتا ہے۔ ان میں ایک آدمی کی وضاحت کرتے ہوئے مدینے والے آقاؤں گویا ہوتے ہیں:

رجل قام فی ليلة باردة من فراشه ولحافه ودثاره من بین اهله و جبه۔
جس شخص پر خالق ارض و سما خوشی کا اظہار فرماتا ہے یہ وہی خوش بخت ہے، جو سردیوں کی ایک ناخنختہ۔۔۔ ٹھہر تی۔۔۔ سرد، رات میں اپنے نرم بچھونے۔۔۔ گرم بستر۔۔۔ اور آرام دہ لحاف سے اٹھ بیٹھتا ہے، اس وقت اس کے افراد خانہ اور آس پاس کے لوگ غفلت کی نیند میں مست ہوتے ہیں۔

انہیں کوئی فکر نہیں، لیکن یہ بندہ خدا یاد محبوب سے تڑپ جاتا ہے اور اپنی روح کو ذکر محبوب سے تسکین دینے کے لیے اٹھ بیٹھتا ہے۔ وہ اور وہ کوئی نہیں دیکھتا کہ وہ آرام و راحت اور غفلت کی نیند میں مست، دراز ہیں بلکہ اپنا حق بندگی ادا کرنا چاہتا ہے

فتوضاً ثم قام الى الصلوة

پس وہ اس سر درات میں اٹھ کر ٹھنڈے پانی سے وضو کرتا ہے۔۔۔
اس کا نفس اس کے لیے رکاوٹ نہیں بن سکتا۔۔۔ دنیا کی کوئی چیز اسے روک نہیں سکتی۔

وہ نفسانی خواہشات کی شرک پہ پاؤں رکھ کر ان کا گلا گھونٹ دیتا ہے، اور نفس و شیطان سے ہر طرح آزاد ہو کر پوری نیازمندی کے ساتھ سر جھکائے اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں نماز کے لیے دیوانہ وار کھڑا ہو جاتا ہے۔ ابلیس دنگ رہ جاتا ہے۔۔۔ اور اس کا خالق و مالک خوش ہو جاتا ہے۔ پھر جب اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہتی تو وہ ملائکہ کو بلا لیتا ہے

فیقول الله عزوجل لملائکته ما حمل عبدی هذا على ماصنع
تو پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ فرشتو! ذرا بتا و تو سہی! میرے
بندے نے میٹھی نیند چھوڑی زم و نازک بستر ترک کیا، آرام دہ لحاف اتار پھینکا اور اب
ٹھنڈے پانی سے وضو کر کے میرے ساتھ راز و نیاز کے لیے کھڑا ہو گیا ہے، جانتے ہو
اس نے ایسا کیوں کیا؟

فیقولون ربنا انت اعلم۔۔۔

فرشتے گردن جھکادیتے ہیں اور عرض گزار ہوتے ہیں، پروردگار! ہم تجھے کیا
 بتائیں؟ تو سینوں کے رازوں کو جانتا ہے، زمین کی تہہ میں موجود ہر چیز بھی تیرے علم
 میں ہے۔ تولدوں میں پیدا ہونے والے خطرات و ساویں سے بھی آگاہ ہے۔۔۔ زمین
 و آسمان کا کوئی معمولی سے معمولی ذرہ بھی تجھ سے مخفی و پوشیدہ نہیں تیری بارگاہ میں
 ہمیں مجال دم زدن نہیں، ہمیں لب کشائی کی ہمت نہیں۔۔۔ ہم کیا بتا سکتے ہیں، تو خود ہم
 سے زیادہ اور سب سے بہتر جانتا ہے۔

فیقول انی اعلم ولكن اخبروني

فرشتو! یہ بات ٹھیک ہے کہ میں علیم بذات الصدور ہوں، ہر چیز میرے علم میں ہے اور مجھے یہ بھی خبر ہے کہ میرا یہ بندہ یہ سب کچھ کیوں کر رہا ہے۔ لیکن پھر بھی میں چاہتا ہوں کہ تم اس کی خبر بیان کرو، میں اپنے اس بندے کی شان تم سے سننا چاہتا ہوں۔ اللہ اکبر!۔۔۔ سبحان اللہ!۔۔۔ کیا شان و مقام ہے بندگان خدا اور رات کو قیام کرنے والوں کا۔۔۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی شان فرشتوں سے سن کر کائنات والوں کو بتانا چاہتا ہے کہ کوئی ان چیزوں پر فتوے نہ لگاتا پھرے، میں بتانا چاہتا ہوں کہ ولیوں کی شان سن کر پریشان نہ ہوا کرو، ان کی شان سننا خدا کی سنت ہے۔

حاضرین کرام!۔۔۔ یہاں یہ قانون بھی ثابت ہو گیا کہ پوچھنا لاعلمی کی دلیل نہیں ہوتا بعض مرتبہ علم اور خبر ہونے کے باوجود سوال کیا جاسکتا ہے۔ اور اس میں کئی حکمتیں اور اسرار پوشیدہ ہوتے ہیں، لیکن جاہل لوگ اس کو نہیں جانتے۔

سامعین حضرات!۔۔۔ چلیئے! اپنی سماعت کا تعلق پھرای واقعہ کے ساتھ قائم کر لجیئے!۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے، میں جانتا تو ہوں لیکن چاہتا ہوں کہ اپنے بندے کی شان تمہاری زبان سے سنوں

فیقولون ربنا

اب فرشتوں کو بولنا پڑتا ہے، وہ عرض کرتے ہیں مولا:

رجاء ماعنده و شفقة معا عنده

تیرے اس بندے نے صرف تیری جنت، رحمت اور رضا کی امید سے اور تیرے خوف، جہنم کے ڈر اور تیری نارا نسگی سے بچنے کے لیے یوں کیا ہے۔۔۔ اب خدا

کی رحمت پھل جاتی ہے، اس کا کرم جھوم اٹھتا ہے اور وہ فرماتا ہے:

فقال انی اشہد کم انی اعطیتہ مار جاو امتنہ مما یخاف۔

(قیام اللیل والترغیب والترحیب نج اص ۲۳۶، مشکوٰۃ ص ۱۱۰)

فرشتو! میں نے تمہیں اس بات پر گواہ بنادیا ہے کہ میرا بندہ جس امید سے
مجھے یاد کر رہا تھا میں نے اس کی آرزو پوری کر دی اور جس کے خوف سے لرز رہا تھا میں
نے اسے اس چیز سے محفوظ کر دیا ہے۔

اے رات کی خلوتوں میں یادِ الہی میں مگن ہونے والا!

رات کی تاریکیوں میں امید و خوف کے چہ اغ جلانے والا!

اپنے مالک کے لیے آرام و راحت کو فراموش کر دینے والا!

سردیوں کی شہرتی --- تخت بستہ --- راتوں میں شنڈے شنڈے پانچوں سے وضو
کر کے اپنے باطن کی طہارت کا سامان کرنے والا! --- مبارک ہو!

تمہارے مالک نے فرشتوں کو گواہ بنا کر تمہیں تمہاری مرادیں عطا کرنے اور
امنگیں پوری کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ تمہیں اپنی رضا۔۔۔ رحمت۔۔۔ فضل۔۔۔

کرم اور جنت ضرور عطا فرمائے گا، تم اپنا کام کرتے جاؤ وہ اپنا وعدہ ضرور پورا کرے
گا۔ تمہارا نعمت یہی ہونا چاہیے کہ

مالی دا کم پانی دینا۔ بھر بھر مشکاب پاؤے

مالک دا کم پھل مُھل لانا لاوے یانہ لاوے

خوشنودیِ الٰہی کا حصول:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثُلَّةٌ يَضْحَكُ اللَّهَ إِلَيْهِمُ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ بِاللَّيلِ يَصْلِي وَالْقَوْمُ إِذَا صَفَوَافِي الصَّلَاةِ وَالْقَوْمُ إِذَا صَفَوَافِي قَتْلِ الْعَدُوِّ۔ (مشکوٰۃ ص ۱۰۹)

تین طرح کے لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ دیکھ کر مسکراتا ہے، یعنی ان سے راضی ہوتا ہے، ان میں پہلا وہ شخص ہے جو کہ جب بھی رات کو اٹھتا ہے تو نماز ادا کرتا ہے، دوسرے وہ قوم ہے جب کہ وہ نماز میں صافیں ہناتی ہے اور تیسرا وہ قوم ہے جب کہ وہ کفار کے مقابلے جنگ کے دوران صفر درہ ف کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اس حدیث میں پہلا وہ فرد جسے اپنے خالق و مالک کی رضا و خوشنودی نصیب ہوتی ہے وہ آدمی ہے کہ رات کے وقت اسے جب بھی بیداری کا موقع ملتا ہے تو اسے خدا کی یاد آگھیرتی ہے، وہ یادِ الٰہی میں مگن ہو جاتا ہے اور سارے کام کا ج چھوڑ کر اپنے مالک کی بارگاہ میں نیاز مندانہ سر جھکا کر کھڑا ہو جاتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے۔

واقعی ایسا شخص رضاِ الٰہی کا حقدار ہے کہ اگر اسے رات کے وقت کسی اور کام کے لیے بیدار ہونا پڑا لیکن وہ عبادت کے لیے ضرور کھڑا ہو جاتا ہے، گویا وہ اپنے تمام کاموں سے زیادہ خدا کی عبادت کو اہمیت دیتا ہے اور اسی وجہ سے اس کا مالک اسے اپنی رضا کا پروانہ عطا فرمادیتا ہے۔

قیام اللیل کے فوائد:

حضرت ابو امامہ باہلی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

قال رسول اللہ ﷺ ---

رسول خدا علیہ التحیۃ وبلٹاء نے رات کے قیام کے فوائد کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: علیکم بقیام اللیل فانہ داب الصالحین قبلکم۔

لوگورات کے قیام کو اپنے اوپر لازم کرو
اگر سوال کرو کہ اس کے کیا فوائد ہیں، تو سنو!
پہلا فائدہ یہ ہے کہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے
وہ وقارہ لكم الی ربکم۔
اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ یہ کام تمہارے رب کی بارگاہ میں قرب کا ذریعہ ہے۔

ومکفرة للسیّاٹ۔

اس کا تیرسا فائدہ یہ ہے کہ یہ تمہارے پوشیدہ گناہوں کو چیکے سے مٹا دے گا
ومنهاۃ عن الاثم۔ (مشکلۃ ص ۱۰۹)

اور چوتھا فائدہ یہ ہے کہ آئندہ تمہیں گناہوں سے روک رکھے گا۔

اس روایت میں یہ چار فوائد ہی بیان ہوئے ہیں، جبکہ امام روزی نے سیدنا بلاں بن ابی رباح جبشی رضی اللہ عنہ سے جو روایت درج کی ہے اس میں ان چاروں کے علاوہ ایک پانچواں فائدہ بھی بیان کیا گیا ہے اور وہ ہے:

ومطردة للداء عن الجسد۔ (الترغیب والترحیب ج ۱ ص ۳۲۸)

اور رات کو قیام کرتا بدن سے بیماریوں کو دور کر دیتا ہے۔

اللہ، اللہ! ”رات کا قیام“ بظاہر ایک عمل ہے لیکن اتنا مبارک اور رحمت و کرم کا حامل ہے

کہ ظاہر و باطن کی درخشنگی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ یعنی قیام اللیل:
 صالحین کا طریقہ ہے۔۔۔ قلبی امراض کے لیے شفا ہے
 اس سے جسم کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔۔۔ نفسانی خواہشات کا فور ہو جاتی ہیں
 ظاہر بھی نکر جاتا ہے اور باطن بھی سنور جاتا ہے
 یہ قرب الہی کا ذریعہ ہے اور گناہوں کا کفارہ
 اس سے قلب کو بھی جلا ملتی ہے اور چہرے کو روشنی بھی
 انسان کے دل میں گناہوں کی نفرت پیدا ہوتی ہے
 اور نیکیوں کی چاہت ابھرتی ہے۔
 گویا ظاہر و باطن کو سنوارنے کا اگر نہیں ”قیام اللیل“ ہے
 اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ سعادت نصیب فرمائے۔ آمين۔۔۔

رسول اللہ ﷺ کا قیام:

حضرت مغیرہ صدیقہ حضور اکرم ﷺ کے قیام اللیل کو یوں بیان فرماتے ہیں:
 قام النبی ﷺ حتی تور مت قدماه
 نبی کریم، رَوْفِ رَحِیْم علیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے رات کو قیام فرمایا۔۔۔
 لمحات بیت رہے ہیں۔۔۔ لیکن آپ کھڑے ہیں۔۔۔ گھریاں گذر رہی ہیں، لیکن آپ
 حالت قیام میں ہیں۔۔۔ طویل وقت گذر گیا، لیکن آپ اسی حالت میں ہیں۔۔۔
 اتنا بالبا قیام کیا، اتنی دیر تک کھڑے رہے کہ آپ کے مبارک قدم سونج گئے، پاؤں متورم
 ہو گئے لیکن آپ بدستور کھڑے ہیں،

فَقِيلَ لَهُ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا وَقَدْ غَفَرْلَكَ مَا تَقْدَمْ مِنْ ذَنْبٍ كَوْمَا تَأْخِرُ
 اس منظر کو دیکھ، غلام تڑپ جاتے ہیں اور بارگاہ رسالت مآب میں عرض کرتے ہیں:
 یا رسول اللہ! آپ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں؟ کیا آپ کے رب کی
 رحمتیں آپ پر ہر لمحہ سایہ فلکن نہیں رہتیں؟ کیا آپ کے سبب اس نے آپ کے اگلوں اور
 پچھلوں کے گناہوں کو بخش نہیں دیا؟

قال افلا اکون عبدا شکورا۔ (مشکوٰۃ ص ۱۰۸)

جب میرے آقانے اپنے غلاموں کی عرض ساعت فرمائی ۔۔۔ توجہ ارباب
 دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! ۔۔۔ مجھے کب اس سے انکار ہے کہ میرے مالک کی نعمتیں غیر تنہائی
 ہیں، اگر اس نے مجھ پر کثرت سے انعامات فرمائے ہیں ۔۔۔ تو کیا ان نعمتوں کے
 حصول پر میں اس کا شکر گز اربندہ نہ بنوں؟ میں اتنی مشقتیں اٹھا کو ان نعمتوں کا شکر ادا
 کر رہا ہوں۔

معلوم ہوارات کا قیام نعمتوں کا شکرانہ بھی ہے۔

دوسری روایت: سامعین محترم!

رسول اللہ ﷺ کے قیام کے سلسلہ میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان
 کرتی ہیں:

فَقَدَتْ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ الْفِرَاشِ ۔۔۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ بستر پر نہیں ہیں ۔۔۔

آپ کا بستر خالی ہے

فالتمستہ

میں آپ کی ٹلاش کرنے لگی۔۔۔ اور بستر کو شو لئے لگی

فوقعت یدی علی بطن قدمیہ وهو فی المسجد وہما منصوبتان -

اچانک میربے ہا تھا آپ کے مبارک قدموں کے اندر وہی اطراف پر پڑے، آپ اس وقت مسجد میں تھے اور قدم مبارک کھڑے تھے۔

بعض روایات میں ہے کہ آپ اتنا طویل اور دراز سجدہ فرماتے کہ سید عائشہ رضی اللہ عنہا کو خیال گزرتا کہ کہیں روح مبارک پرواہ تو نہیں کر گئی۔

اللہ اکبر! مخصوص عن الخطا ہو کر آپ کس قدر طویل قیام اور عبادت و ریاضت میں کتنی مشقت اٹھاتے ہیں۔

ایک روایت میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پہلے حصے میں سوتے اور دوسرے حصے میں بیدار ہوتے ہے۔ (مخلوٰۃ ص ۱۰۹)

حضرت داؤد ﷺ کا قیام:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کو داؤد ﷺ نوں ای نماز بہت پیاری ہے اور روزوں میں داؤد ﷺ والے روزے زیادہ محبوب ہیں، وہ آدمی رات آرام فرماتے اور اس کا تیرا حصہ قیام کرتے اور چھٹے حصے میں پہر سو جاتے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن چھوڑتے تھے۔ (مخلوٰۃ ص ۱۰۹)

اہل خانہ کو بیدار کرنا:

قیام اللیل کی بے بہا اور بے انتہا برکتوں کو صرف اپنی ذات تک ہی محدود نہیں کر لینا چاہیے بلکہ اہل خانہ اور گھر کے دیگر افراد بالخصوص اپنی رفیقہ حیات کو بھی اس میں شامل و شریک کر لینا چاہیے۔ ہمارے آقا و مولیٰ، رحمت کائنات ﷺ نے بار بار اس کی ترغیب دی ہے۔

رحم اللہ رجل اقام من اللیل فصلی۔

اس خوش نصیب مرد پر اللہ کی رحمتیں نچھا ور ہوں جورات کو اٹھا اور نماز میں مشغول ہو گیا۔

وایقظ امرأۃ فصلت
اور اس نے از راہ شفقت و خیر خوانی اپنی زوجہ کو بھی بیدار کیا، تاکہ وہ بھی اپنے رب کی رحمتوں کو لوٹ سکے تو اس نے بھی نماز ادا کی۔

فَإِنْ أَبْتَ نَضْحَنْ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ -

سو اگر وہ گھری نیند میں ہونے کی وجہ سے، انجانے میں اٹھنے سے سستی کا مظاہرہ کرے، بیداری کی طرف مائل نہ ہو اور محو خواب ہی رہے تو اس کا شوہر خیر خوانی کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اس کے چہرے پر پانی چھڑک دیتا ہے، تاکہ اٹھنا آسان ہو جائے۔۔۔ ایسے ہی اگر کوئی بھتا ور بیوی رات کو قیام کے لیے اٹھتی ہے تو چونکہ وہ آفرین و مبارکباد کی حقدار۔۔۔ بھی وجہ ہے آپ ﷺ نے اس کا الگ سے ذکر کیا

ارشاد فرمایا:

رحم اللہ امرأۃ قامت من اللیل فصلت وايقظت زوجها فصلی فان
ابی نصحت فی وجهه الماء۔ (مشکوٰۃ ص ۱۰۹)

اس خاتون پر بھی اللہ کی رحمتیں نازل ہوں جورات کو اٹھی اور اس نے نماز
پڑھی، اپنے خاوند کو جگایا، تو اس نے بھی نماز ادا کی، پس اگر اس نے اٹھنے سے انکار کیا تو
بیوی نے اس کے منہ پر پانی چھڑک دیا۔۔۔ تو طبیعت ہشاش ہو گئی اور بآسانی اٹھ کے
نماز پڑھنے لگا۔

معزز سامعین!۔۔۔ قیام اللیل کے لیے اپنے اہل خانہ کو بیدار کرنے کے
سلسلے میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیدنا داؤد علیہ السلام کا ذکر کیا آپ نے
ارشاد فرمایا:

کان لداوٰد علیہ السلام من اللیل ساعۃ۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے رات میں ایک گھری مقرر کر رکھی تھی، جس میں وہ
قیام فرمایا کرتے تھے

یوقظ فیها اہلہ یقول بال داؤد قوموا فصلوا
اس وقت وہ اپنے اہل خانہ کو بھی اٹھاتے تاکہ وہ بھی قیام اللیل کی برکات
سمیٹ سکیں۔۔۔ آپ فرماتے تھے: اے آل داؤد! اٹھو اور نماز ادا کرو

فان هذه ساعۃ يستجيب اللہ عزوجل فیها الدعاء الالساحر

او عشار۔ (مشکوٰۃ ص ۱۱۰، ۱۰۹)

کیونکہ یہ وہ گھری ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ کا در قبولیت کھل جاتا ہے اور وہ
سوائے جادوگر اور تیکس لینے والے کے ہر ایک کی دعا کو قبول فرماتا ہے

..... حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

قال رسول اللہ ﷺ

اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے فرمایا:

اذا يقظ الرجل اهل من الليل فصليا او صلی ركعتين جمیعا
جب آدمی اپنی زوجہ کو رات کے وقت بیدار کرتا ہے پھر وہ دونوں نماز ادا
کرتے ہیں۔ یا اکٹھے دور کعت پڑھتے ہیں

كتبا في الذاكرين والذاكرات۔ (مشکوٰۃ ص ۱۱۰)

تو ان کا شمار بہت زیادہ ذکر کرنے والے اور داعی ذکر کرنے والے مددوں اور
عورتوں میں کیا جاتا ہے۔

..... سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں:

استيقظ رسول الله ليلة فزعها

ایک رات رسول اللہ ﷺ پر بیانی کی حالت میں بیدار ہوئے:

يقول سبحان الله ماذا نزل الليلة من الخزائن

آپ فرمائے ہے تھے، اللہ پاک ہے! ۔۔۔ آج رات رحمت کے کتنے خزانے
اتارے گئے

وماذا نزل من الفتنة۔

اور بہت سارے فتنے اور عذاب اتارے گئے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا
بے سخن قیام اللیل کی طرف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

من يوقظ صواحب الحجرات يريدوا وجهة لکی يصلیں۔

کون ہے جوان مجرموں میں آرام کرنی والی مستورات یعنی آپ کی ازواج مطہرات کو بیدار کرے، انہیں جگادے تاکہ وہ اٹھ کر نماز ادا کریں۔ اور اس رات میں نازل ہونے والے رحمت اور کرم کے خزانوں کو اپنے دامن میں سمیٹ سکیں۔

پھر ارشاد فرمایا:

رب کاسیة فی الدنیا عاریة فی الآخرة۔ (محلوۃ ۱۰۹)

دنیا میں بہت ساری چھپنے والی آخرت میں برہنہ ہو جائیں گی۔

اہل قیام کے لیے خصوصی جنتی کر رے: معزز سامعین!

ہمارے آقا و مولیٰ رحمت دو عالم بَلَّا ذوق وَ مُسْتِی میں آکر رات کا قیام کرنے والوں کے لیے جنتی اعزاز واکرام کو بیان فرمانے کے لیے ایک باریوں گویا ہوتے ہیں:

ان فی الجنة غرفایری ظاهرہا من باطنہا و باطنہا من ظاهرہا۔

بے شک جنت میں کچھ ایسے صاف، شفاف اور بلند و بالا کمرے، محلات اور حجرے ہوں گے، جن کے اندر سے باہر نظر آئے گا اور باہر سے اندر دکھائی دے گا۔

اس عبارت کو ارشاد فرمانے کا مقصد یہی تھا کہ سامعین کے دلوں میں ان محلات کا اشتیاق پیدا ہو اور وہ جھوم کر ان کو حاصل کرنے کی جستجو کریں۔ اور یعنی کہ پوچھیں کہ یہ اعزاز واکرام کن لوگوں کے لیے ہو گا۔ اور پھر یونہی ہوا،

روایت میں ہے کہ ذوق و مسٹی میں آکر ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھی لیا وہ صحابی کون تھے؟

فقال ابو مالک الاشعري

یعنی وہ سوال کرنے والے حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے

بازگاہ رسالت میں عرض گزار ہوتے ہیں:

لمن هی یار رسول اللہ۔ (الترغیب والترحیب ج ۱ ص ۳۲۲)

یار رسول اللہ! وہ کمرے کن خوش قسمت لوگوں کے نصیب میں ہوں گے؟

آپ نے جب دیکھا کہ غلام چاہتے ہیں کہ انہیں بتا دیا جائے کہ وہ اجلے اور آئینہ دار کمرے کن لوگوں کے مقدر بنے گے اور کون لوگ ان میں آرام و راحت پذیر ہوں گے۔ تو غلاموں کی تسلیمیں جان کے لیے ارشاد فرمایا:

اعدها اللہ لمن الآن الكلام وأطعم الطعام وتابع الصيام وصلی

بالليل والناس نیام۔ (مشکوٰۃ ص ۱۰۹)

وہ کمرے اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کے لیے تیار کر رکھے ہیں جو نری سے گٹھکو کرے، کھانا کھلائے، کثرت سے روزے رکھے، اور جب لوگ نیند کے مرے لے رہے ہوں تو وہ اٹھ کے اپنی جبین نیاز بارگاہ بندہ نواز میں جھکا دے۔

قیام اللیل ترک نہ کرنا:

رات کا قیام اس قدر محبوب و مطلوب اور رضا و خوشنودی کی حامل ہے کہ سرور

کائنات ﷺ نے گوارا ہی نہیں کیا کہ اسے ترک کر دیا جائے۔

..... سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ

قال لی رسول اللہ ﷺ

میرے محبوب رسول کریم ﷺ نے مجھے خود ارشاد فرمایا:

یا عبد الله لاتکن مثل فلاں کان یقوم من اللیل فترك قیام المیل۔

(مشکوٰۃ ص ۱۰۹)

اے عبد اللہ! --- فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا، وہ رات کو قیام کیا کرتا تھا پھر اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا۔

الہذا تم رات کو قیام ضرور کرو۔۔۔ لیکن اتنا کرو جتنا تم ہمیشہ، پابندی اور عمدگی کے ساتھ بھا سکو، ایسا نہ ہو کہ تم اس سلسلہ میں حد سے گذر جاؤ، پھر تم اکتا ہٹ اور طالت کا شکار ہو جاؤ اور بالآخر رات کا قیام بالکل ہی ترک ہو جائے۔

میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ رات کو قیام کرو۔۔۔ اگر چہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔۔۔ زیادہ کے لائق میں تھوڑا بھی ہاتھ سے نہ چلا جائے۔۔۔ فلاں شخص نے اسی طرح کیا تھا۔ الہذا تم تجربات میں نہ پڑ جانا بلکہ اس سے سبق سیکھو اور ایک بار قیام شروع کر کے کوشش کرنا کہ وہ پھر چھوٹنے نہ پائے کیونکہ یہ عمل مسلسل ہوتا چاہیے، اس سے رضا خداوندی نقیب ہوتی ہے

فضل نماز: سامعین محترم!

عبادت کوئی بھی ہو وہ اپنی جگہ فضیلت و اہمیت کی حامل ضرور ہے۔ نفل نماز کسی بھی وقت ادا کی جائے اس سے برکت و رضامندی ضرور ملتی ہے۔ لیکن رات کی نماز کا کیا کہنا، اس نماز کی فضیلت ان نمازوں سے جدا گانہ ہے جو دن کے وقت ادا کی جاتی ہے اور ان میں نمود و نمائش کا بھی کوئی پہلو نکل سکتا ہے۔۔۔ جبکہ رات کی نماز ان چیزوں سے پاک ہے، یہی وجہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے رات کی نماز کی عظمت و فضیلت کو یوں

بیان فرمایا ہے:

افضل الصلوٰۃ بعد الفریضة صلوٰۃ فی جوف اللیل۔ (مکلوٰۃ ص ۱۱۰)

فرض نماز کے بعد رات کے درمیانی حصہ میں نماز ادا کرتا بہت زیادہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ اس میں نمود و نمائش نہیں ہوتی اور وہ دیے بھی نفس پر بھاری اور مشکل ہوتی ہے۔

گناہ چھوٹ جائیں گے: سمعین حضرات! توجہ فرمائیں!

رات کے قیام کی جہاں اور کئی بے شمار برکتیں ہیں، وہاں یہ برکت بھی واضح طور پر نصیب ہوتی ہے کہ اس کی وجہ سے انسان کے دل میں گناہوں کی نفرت پیدا ہوتی ہے اور بالآخر وہ بری عادات اور برے افعال کو چھوڑ دیتا ہے۔

..... حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ:

جاء رجل الى النبی ﷺ

ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا

فقال ان فلانا يصلی باللیل فاذا صبح سرق

یا رسول اللہ! اس فلاں شخص کا حال دیکھئے! وہ رات کو قیام کرتا ہے اور ن کے وقت چوری، چکاری میں پڑ جاتا ہے،

فقال

رحمت مجسم ﷺ نے اس کی اس تعبیر انگیز بات کو سن کر فرمایا:

انہ سنتہاہ ماتقول۔ (مکلوٰۃ ص ۱۱۰)

ات کو قیام کرنے والے کی بعملی کا گھر کرنے والے! سن لے! ایک دن ایسا

ضرور آئے گا کہ اس کارات کا قیام اس کو اس کام سے روک دے گا جو تو بیان کر رہا ہے
اس قیام کی برکت سے اسے توبہ کی توفیق مل جائے گی۔ اور گناہ چھوٹ جائیں گے۔

امل شرافت: معزز حاضرین!

رسول کریم ﷺ نے اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ آپ کی امت میں
شریف لوگ کون ہیں، ارشاد فرمایا:

اشراف امتی حملة القرآن واصحاب اللیل۔ (مشکوٰۃ ص ۱۱۰)

میری امت کے اشراف قرآن پر عمل کرنے والے اور رات کو قیام کرنے
والے لوگ ہیں،

اندازہ لگائیں! ہمارے نزدیک شرافت کا کیا معیار ہے اور اسلام
ہمارے لیے کس چیز کو معیار شرافت قرار دیا ہے۔ قرآن پر عمل اور رات کا قیام۔
اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وما علینا الا البلاغ المبين



تيسرا بيان

شب برأت کی فضیلت

حُجَّ طَبِيعٍ

الحمد لله وكفى والصلوة والسلام على من لاذ بي بعده وعلى
آلہ واصحابہ وازواجہ وذریتہ جمیعاً حمّ. اما بعد فاعود بالله من
الشیطون الرجیم. بسم الله الرحمن الرحيم. والكتاب المبين. انا
انزلناه في ليلة مباركة انا كنا منذرین . صدق الله العظيم وصدق رسوله
النبي الكريم .

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله
وعلى آلک واصحابک يا حبیب الله
معزز حاضرین، محترم سامعین، برادران اہلست!

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم ﷺ کے صدقہ میں ہم گنہگاروں کو بے شمار
نعمتیں عطا فرمائی ہیں، اس نے ہم خطاکاروں کو نواز نے اور اپنا عفو و کرم عطا کرنے کے
لیے ہمیں بہت سارے مواقع فراہم کئے ہیں، کئی دن اور کئی راتیں مخصوص فرمادی ہیں۔
جن میں اس کے جود و کرم کے بادل موسلا دھار برستے ہیں اور امت مسلمہ کی بخشش
ونجات کا سامان ہوتا ہے۔

ان مواقع میں ایک پر نور اور عظیم موقع "شب برأت" کا ہے۔

یوں تو سارا ماہ شعبان، ہی برکتوں کا حامل ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے
جب ماہ رجب شروع ہوتا تو رسول اللہ ﷺ یوں دست بدعا ہوجاتے:

اللهم بارک لنا فی رجب و شعبان و بلغنا رمضان
 اے اللہ! ہمارے لیے رجب و شعبان میں برکت پیدا فرما اور ہمیں
 (خیر و برکت کے ساتھ) ماہ رمضان تک پہنچادے!۔

میرے آقا ﷺ جو بھی اپنے خالق و مالک سے مانگتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں عطا
 فرماتا ہے، اس دعا سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے شعبان کو برکتوں سے مالا مال کر دیا
 ہے۔ کیونکہ میرے حضور ﷺ نے اس میں برکتوں کی دعا مانگی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے
 بُوب کی دعا کو قبول فرمایا ہے۔

نبی پاک ﷺ نے شعبان المعظم کی شان و عظمت کو ظاہر کرنے کے لیے ارشاد فرمایا:
 شعبان شہری۔ (کنز العمال ج ۱۲ ص ۱۳۰)

شعبان میرا مہینہ ہے۔

غلاموں اور دیوانوں کے لیے اس سے بڑی اور نسبت کیا ہو سکتی ہے کہ سر کار دو عالم ﷺ
 نے اس ماہ کو اپنا مہینہ قرار دیا ہے اور اصول یہ ہے
 کل منسوب الی محبوب محبوب
 محبوب کی ہر چیز ہی محبوب ہوتی ہے۔

لہذا یہ مہینہ خدا کا بھی پیارا، مصطفیٰ کا بھی پیارا اور اس وجہ سے ہم غلاموں کو بھی اس سے
 پیار ہو گیا ہے۔۔۔ کیونکہ

ہم ہیں امتی اپنے رسول کریم ﷺ کے

جو ہے انہیں پسند وہ ہے ہمیں پسند

ایک اور مقام پر حضور ﷺ نے شعبان کی فضیلت کو یوں ظاہر فرمایا:

چونکہ آپ اس ماہ میں کثرت سے روزے رکھتے تھے۔ جب وجہ پوچھی گئی تو

فرمایا:

ذائق شهر یغفل الناس عنہ بین رجب و رمضان۔۔۔

شعبان کا مہینہ بڑی شان و فضیلت والا مہینہ ہے، یہ ماہ رجب اور ماہ رمضان کے درمیان ہے، لوگ اس کی عظمتوں سے غافل ہیں، انہیں پتہ نہیں کہ یہ کتنی شان و برکت والا مہینہ ہے

وهو شهر ترفع فيه الاعمال الى رب العالمين فاحب ان يرفع
عملی وانا صائم۔ (نسائی ج اص ۳۲۲)

یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ میر اعلیٰ روزے کی حالت میں اٹھایا جائے۔

مزید سنئے!۔۔۔ حدیث پاک میں ہے:

کان احب الشهور الى رسول الله ﷺ ان یصومه شعبان بل کان
یصله برمضان۔ (نسائی ج اص ۳۲۱)

رسول اللہ ﷺ کے نزدیک ماہ شعبان کا مہینہ بہت ہی محبوب اور پیارا تھا۔۔۔ آپ ماہ شعبان میں روزے رکھتے ۔۔۔ بلکہ شعبان کے روزے اتنی کثرت سے رکھتے کہ اس کے روزے رمضان سے ملا دیا کرتے تھے۔

معلوم ہوا کہ محبوب رب کائنات ﷺ کو یہ ماہ مبارک اس قدر محبوب تھا کہ آپ کبھی تو اسے اپنا مہینہ کہہ کے پکارتے ہیں۔۔۔

کبھی اس کی برکتوں کے لیے خصوصی دعا فرماتے ہیں۔۔۔

کبھی اس ماہ معظم کے مسلسل روزے رکھ کر۔۔۔ امت کو اس کی عظمتوں اور برکتوں سے آشنا کرتے ہیں۔۔۔ تاکہ آپ کی امت اس میں زیادہ سے زیادہ ذکر و فکر، عبادت و ریاضت اور صوم و صلوٰۃ کا اہتمام کر سکے۔

شب برأت کی عظمت: سامعین محترم!

ماہ شعبان میں ایک رات ایسی بھی آتی ہے جو بڑی عظمت اور بزرگی کی حامل ہے۔۔۔ قرآن و حدیث اور اکابرین امت نے اس کی فضیلت کو بڑے اہتمام کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔۔۔ امت مسلمہ آج تک اس رات میں شب بیداری، ذکر و فکر اور عبادت و ریاضت کا التزام کرتی رہی ہے۔۔۔ اکابرین اہلسنت کا اس رات میں قیام، استغفار، تلاوت قرآن اور زیارت قبور کا ہمیشہ سے معمول رہا ہے۔

حضرت عطاء بن یسار تابعیؓ فرماتے ہیں:

مامن ليلة بعد ليلة القدر افضل من ليلة نصف شعبان.

(لائف المعرف ص ۱۳۵)

لیلة القدر کے بعد شعبان کی پندرہویں رات سب سے زیادہ فضیلت والی ہے۔ آئیے! قرآن و حدیث کی روشنی میں اس رات کی شان و فضیلت کو ملاحظہ کریں۔ تاکہ اس کی سعادتوں اور برکتوں سے بہر و رہو سکیں۔

نزول قرآن:

الله تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ان انزلناه فی لیلۃ مبارکة انا کنا منذرین فیها یفرق کل امر حکیم۔ (الدخان آیت ۳، ۲، ۵)

بے شک ہم نے قرآن کو برکت والی رات میں اتارا ہے، بے شک ہم ڈرانے والے ہیں، اس رات میں ہر حکمت والا کام تقسیم کیا جاتا ہے۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے امام بغوی بیان کرتے ہیں:

قال الجمهور هی لیلۃ من النصف من شعبان۔

(معالم التزیل ج ۳ ص ۹۰)

جنہوں علاماء و مفسرین کا قول ہے کہ ”لیلۃ مبارکہ“ سے مراد شب برأت ہے۔

غور فرمائیں!۔۔۔ قرآن مجید نے شب برأت کو ”مبارک رات“ کہہ کر یاد کیا ہے جسے قرآن ”مبارک“ کہہ دے اس کی برکتوں کا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟
ایک اشکال اور اس کا حل: سامعین مکرم!

اگر ذہن میں یہ فہر پیدا ہو کہ قرآن تو ”لیلۃ القدر“ میں نازل ہوا تھا اور ہم کہہ رہے ہیں وہ شب برأت میں نازل ہوا۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

تو یاد رکھیئے! قرآن کا نزول ایک بار نہیں ہوا بلکہ تین بار ہوا ہے۔

۱..... پہلی بار اللہ تعالیٰ نے قرآن کو نقوش کی صورت میں لوح محفوظ پر ظاہر فرمایا۔

۲..... دوسری بار لوح محفوظ سے آسمان اول میں ”بیت العزة“ پر نازل ہوا۔

۳..... تیسرا بار بیت العزة سے تیس سال کے عرصہ میں محبوب کریم ﷺ کے قلب مقدس پر نازل ہوا۔ (الاتقان جلد اصفہ ۳۶، ۳۰، ۲۱)

کن لیا آپ نے؟۔۔۔ لوگ صرف یہی سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید صرف ایک بار نازل ہوا تھا، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن تمباں بار نازل ہوا تھا۔۔۔ اور اب یہ بھی سماعت فرمائیں! کہ جب اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف نازل کرنے کا ارادہ کیا تو اسی ”شب برأت“ میں نازل فرمایا۔

سبحان الله

چونکہ اس رات میں سب سے بڑی خیر و برکت کا نزول ہوا، تو یہ رات قیامت تک کے لیے لیلة مبارکہ یعنی ”برکت والی“ رات ہو گئی۔
کسی شاعر نے کیا خوب کہا:

مبارک ہو مومنو! آئی شب برأت
رحمت خدا کی بن کر چھائی شب برأت

شب برأت کے چار نام:

اس رات کی برکتوں کی وجہ سے اس کے مشہور نام چار ہیں۔

(۱)۔۔۔ لیلة مبارکہ۔۔۔ برکت والی رات

(۲)۔۔۔ لیلة الرحمة۔۔۔ رحمت خدا و دنیا والی رات

(۳)۔۔۔ لیلة الصک۔۔۔ دستاویز والی رات

(۴)۔۔۔ لیلة البراءة۔۔۔ دوزخ سے نجات والی رات۔

آخری جملہ یعنی ”لیلة البراءة“ کا معنی بتائی ہے ”شب برأت“۔

اور اس رات کا یہی نام عام طور پر مشہور و معروف ہے۔

شب برأت میں کیا ہے ہوتا: سامعین مکرم!

ساعات فرمائیں کہ اس رات میں کیا کیا فیصلے ہوتے ہیں نبی کریم ﷺ نے اپنی محبوبہ، زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما سے کو فرمایا:

هل تدرین ما فی هذه الليلة۔

عائشہ!۔۔۔ جانتی ہواں شعبان کی پندرہویں رات میں کیا ہوتا ہے؟

انہوں نے عرض کیا،

ما فیها یا رسول الله!.....

یا رسول اللہ! آپ ہی بتادیں کہ اس رات میں کیا ہوتا ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا:

فیها ان یکتب کل مولود بنی آدم فی هذه السنة۔

سال میں جتنے لوگ پیدا ہونے والے ہیں ان سب کا نام اس رات میں لکھ لیا جاتا ہے۔

وفیها ترفع اعمالہم وفیها تنزل ارزاقہم۔ (مشکوٰۃ ص ۱۱۵)

تمام نسل انسانی کے سارے (سال کے) اعمال ایک اسی رات میں اٹھا لیئے جاتے ہیں اور ان کی (سال بھر کی) روزی بھی ایک اسی رات میں اتار دی جاتی ہے۔

دوسری روایت:

سیدنا ابو موسیٰ اشعریؑ سے مردی ہے:

ان الله تعالى ليطلع في ليلة النصف من شعبان فيغفر لجميع خلقه

الالمشرك او مساحن۔ (ایضاً)

بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات کو خصوصی تجلیات کا نزول فرماتا ہے، تو سوائے مشرق و کینہ پرور کے اپنے محبوب ﷺ کی ساری امت کی بخشش فرمادیتا ہے۔

تیسرا روایت:

ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک اہل زمین کی عمریں طے کی جاتی ہے۔۔۔ انسان نکاح کرتا ہے۔۔۔ اس کے ہاں بچوں کا تولد بھی ہوتا ہے حالانکہ اس کا نام مردوں کی لست میں لکھا جا چکا ہوتا ہے۔ (شعب الایمان ج ۲ ص ۳۸۶)

چوتھی روایت:

حضرت عطاء بن یسار علیہ الرحمۃ تابعی بیان کرتے ہیں۔

شعبان کی پندرہویں رات کو ایک صحیفہ ملک الموت کے پروردیدیا جاتا ہے۔ اور اسے حکم دیا جاتا ہے کہ جن لوگوں کا نام اس فہرست میں درج ہے ان کی روٹیں قبض کرو!۔۔۔ سو کوئی بندہ باغوں میں درخت لگا رہا ہوتا ہے۔۔۔ کوئی شادی بیاہ کر رہا ہوتا ہے۔۔۔ کوئی یہ مکانات کی تعمیر میں مصروف ہوتا ہے۔۔۔ جبکہ اس کا نام مرنے والوں کی فہرست میں درج کیا جا چکا ہوتا ہے۔

(اطائف المعارف ص ۱۳۸، مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۳۱)

سامعین ذی وقار!..... ان روایات سے نتیجہ لکلاکہ شب برأت میں:

پورے سال کی فہرستیں تیار کر دی جاتی ہیں اور فیصلے ہو جاتے ہیں کہ:
اس سال میں کون مرنے گا۔۔۔ کون پیدا ہو گا

کون بیمار ہو گا۔۔۔ کس کو صحت و شفا ملے گی
 دولت کے انبار کس کو ملیں گے۔۔۔ غربت و افلاس کس کا مقدر ہو گا
 عزت و آبرو کون حاصل کرے گا۔۔۔ ذلت و پستی کے عمیق گڑھے میں کون جا گر گا
 کس کو کتنا رزق ملے گا۔۔۔ اور کس کی روزی میں کی آئے گی
 کون سفر سے بخیریت واپس لوٹے گا۔۔۔ اور۔۔۔
 کون راستے میں ہی اگلے جہاں پہنچ جائے گا
 حکومتوں کے تختے کیے اٹھیں گے۔۔۔ اور۔۔۔
 مسلمانوں کو کن کن گھبیر مسائل سے دوچار ہونا پڑے گا۔
 اس طرح کے تمام اہم کام طے کیے جاتے ہیں
 ان کی فہرستیں بنا کر صاحب ذیوٹی فرشتوں کو تھما دی جاتی ہیں
 وہ ان کے مطابق جہاں کا کاروبار چلاتے ہیں

حضرت امام ربانی علیہ الرحمہ کا مکاشفہ: محترم حضرات!

ہم لوگ تو مادیت زدہ ہیں۔۔۔ اس لیئے ہماری نظروں پہ پردے پڑ چکے
 ہیں۔۔۔ اور ہمیں کچھ دکھائی نہیں دیتا۔۔۔ لیکن اللہ والے کشف کی نگاہ سے ان امور کا
 مشاہدہ فرمائیتے ہیں۔

جیسا کہ امام ربانی، مجدد و منور الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی نقشبندی
 سرہندی علیہ الرحمۃ کے متعلق منقول ہے کہ:

شعبان المعظم ۱۰۳۲ھ کی پندرہویں شب کو جب آپ حرم سرا میں تشریف

لے گئے۔۔۔ تو آپ کی اہلیہ صاحبہ کی زبان سے یہ جملہ نکل گیا کہ ”اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آج کس کا نام صفحہ ہستی سے منایا گیا ہے اور کس کا باقی رکھا گیا۔۔۔“

یہ سن کر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

”تم تو شک و شبہ میں یہ بات کہہ رہی ہو لیکن اس شخص کی کیا حالت ہو گی جو پچشم خود دیکھتا ہو کہ اس کا نام صفحہ ہستی سے منایا گیا ہے۔۔۔“ (زبدۃ القمّات ص ۲۸۵)

اس جملے سے حضرت امام ربانی نے اپنی طرف اشارہ کیا ہے۔۔۔ یعنی آپ نے کشف سے اپنے متعلق ہونے والے فیصلے کو دیکھ لیا تھا۔۔۔ سبحان اللہ۔۔۔

محترم سامعین!۔۔۔

آج رات فیصلے ہو رہے ہیں۔۔۔ قسمیں بدل رہی ہیں

کام تقسیم ہو رہے ہیں۔۔۔ فہرستیں تیار کی جارہی ہیں

ذمہ داریاں سوپنی بارہتی ہیں

ہمیں کیا خبر کہ ہمارا نام کس قسم کے لوگوں میں درج کیا جائے گا۔

لوگو!، لرز جاؤ!، ہمت باندھو!، اپنے مالک کی بارگاہ میں دست بدعا ہو جاؤ! ندامت و پشیمانی کے چند آنسو بھالو!، آج رحمت الہی جگہ جگہ ڈیرے جمائے کھڑی تمہاری منتظر ہے۔ خدا کے کرم کی بھیک مانگ لو!

سعادت و عزت والی زندگی اور ایمان پر خاتمہ مانگ لو!

عمل صالح اور خشوع و خضوع کی دولت مانگ لو!

اللہ تعالیٰ اپنی خصوصی تجلیات کا نزول فرمارہا ہے

اور وہ تمہاری عرض پر ضرور کرم فرمائے گا۔

لوگو! غور سے سنو!... آج کیسا سما بندھا ہوا ہے:

نوری محفل پہ چادر تنی نور کی

نور پھیلا ہوا آج کی رات ہے

چاندنی میں ہیں ڈوبے ہوئے دو جہاں

کون جلوہ نما آج کی رات ہے

اور پھر اس رات کی برکتیں حاصل کرنے کی خاطر، اپنے ہاتھ اٹھا کر

ماں گ لوا! ماں گ لوا! چشم تر ماں گ لوا!

دردِ دل اور خین نظر ماں گ لوا!

بزر گنبد کے سائے میں گھر ماں گ لوا!

ماں گنے کا مزہ آج کی رات ہے

شب برأت میں خصوصی نداء:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اذا كانت ليلة النصف من شعبان نادى مناد هل من مستغفر

فاغفرله هل من سائل فاعطية فلا يسأل احد شيئا الا أعطى الا زانية

بفر جها او مشرک۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۸۲)

جب شعبان کی پندرہویں رات ہوتی ہے تو ایک پکارنے والا پکارتا ہے:

کیا ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ میں اس کی بخشش کر دوں
 کیا ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اس کو عطا کر دوں
 (یاد رکھو!) اس رات میں بارگاہ خداوندی سے جو بھی مانگا جائے، سوائے بدکار
 عورت اور مشرک کے ہر ایک کو اس کی مراد و مقصود عطا کیا جاتا ہے۔

کیونکہ یہ بخشش و عطا کی رات ہے اس لیئے جو مانگا جائے وہی ملتا ہے۔

رب قدیر بندوں سے کہتا ہے مانگ لو!

ہم نے اس لیئے ہے بنائی شب برأت

امام شفاعت:

شب برأت کی ایک انفرادیت یہ بھی ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے اس رات میں رسول اکرم ﷺ کو مکمل شفاعت کا اعزاز بخشنا

ہوا یوں کہ آپ ﷺ نے تیرہویں شب کو شفاعت کا سوال کیا۔۔۔ تو اللہ

تبارک و تعالیٰ نے تیرا حصہ عطا فرمایا۔۔۔ پھر سوال کیا۔۔۔ تو چودھویں رات کو دو تھائی

شفاعت مکمل کر دی۔ اور پندرہویں رات کو مزید سوال کیا۔۔۔ تو مکمل شفاعت عطا

فرمادی۔ (تفیریک بیر جزء ۲۷ ص ۲۳۸)

قیام و صیام کا اہتمام: سامعین، توجہ فرمائیں!۔۔۔ مزید سنئے!

سیدنا علی الرضا <عليه السلام> روایت بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا اليها وصوموا نهارها۔

لوگو! جب شعبان کی پندرہویں رات آجائے تو اسے غیمت جانتے ہوئے

رات کو قیام کرو اور دن کے وقت روزہ رکھو!۔

فَإِنَّ اللَّهَ يَنْزُلُ فِيهَا الْغَرْوُبَ السَّمْسَ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا۔

پس بے شک اللہ تعالیٰ سورج غروب ہوتے ہی آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے۔ اپنی رحمتوں کو گنہگاروں کے قریب تر کر دیتا ہے۔ جگہ جگہ اپنے فضل اور کرم کے ذریہ لگادیتا ہے۔

فَيَقُولُ إِلَّا مَنْ مُسْتَغْفِرَلِي فَاغْفِرْلَهُ إِلَّا مُسْتَرْزَقَ فَارْزَقْهُ إِلَّا مُتَبْلِي

فَاعَفِيهِ إِلَّا كَذَا إِلَّا كَذَا حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ۔ (ابن ماجہ ص ۱۰۰)

پس وہ اپنے محبوب کی گنہگارامت سے فرماتا ہے: لوگو!

کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے بخشنا چاہتا ہوں

کوئی مجھ سے رزق مانگنے والا ہے، میں اسے رزق عطا فرمانا چاہتا ہوں

ہے کوئی مصیبت میں جلا، میں اسے نجات دینا چاہتا ہوں

خدا یہ اعلان بخش فرماتا رہتا ہے حتیٰ کہ صحیح ہو جاتی ہے

لوگ مانگتے ہوئے تحکم جاتے ہیں، وہ دیتا ہوا نہیں تحکم۔

مسلمانو!۔۔۔ خوش ہو جاؤ!۔۔۔ اپنے مالک کے حضور دست سوال دراز کرنے والو!۔۔۔

اور سارا سال مانگ کر اپنی عجز و نیاز مندی کا اظہار کرنے والو!

آؤ!۔۔۔ سنو!۔۔۔ پورا سال تم راتوں کو اٹھا اٹھ کر اس کے سامنے ہاتھ پھیلا

پھیلا کر کہتے رہے ہو کہ مولی!۔۔۔ یہ دے دے، وہ دے دے، آج اپنی سعادت

مندی۔۔۔ خوش بختی۔۔۔ اور بختاوی پر جھوم جاؤ۔۔۔ کیونکہ آج وہ خود اعلان فرمارہا

ہے کہ میرے بندو!۔۔۔ مانگو کیا مانگتے ہو!۔۔۔ کیا لینا چاہتے ہو؟۔۔۔ تمہیں کس چیز کی

ضرورت ہے؟ لو! میں تمہیں دینے آیا ہوں، لو! آؤ، میرے بندو! یہ لے لو، وہ لے لو!
گنہگارو!۔۔۔ اٹھو!۔۔۔ مانگو!۔۔۔ اتنا مانگو! کہ تمہارا مالک خوش ہو جائے!

مومنو! آج گنج سخالوٹ لو!

لوٹ لو! اے مریضو! شفا لوٹ لو!

عاصو! رحمت مصطفیٰ لوٹ لو!

باب رحمت کھلا آج کی رات ہے

اور پھر:

ماںگ لو! ماںگ لو! چشم تر ماںگ لو!

درد دل اور حسن نظر ماںگ لو!

سیز گنبد کے سائے میں گھر ماںگ لو!

ماںگنے کا مزہ آج کی رات ہے

نزول خداوندی: حضرات گرامی قدر!

یہاں ایک نکتہ بھی سمجھ لجھئے!۔۔۔

حدیث پاک کے الفاظ میں یہ جملہ بھی گذرا ہے کہ

”اللہ تعالیٰ پہلے آسمان پر نزول فرماتا ہے“

مجھے بتائیے!۔۔۔ کیا اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر پہلے نہیں ہوتا؟۔۔۔ ہوتا ہے۔ اور ضرور ہوتا ہے۔ تو پھر آسمان اول پر آنے کا کیا مطلب ہے؟۔

اس جملے کا مفہوم یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ جسم، بدن، قلب وغیرہ سے پاک

ہے، اس لیے اس کے نزول سے مراد اس کی رحمت، تجلی، فضل، عنایت اور کرم بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ بدن کے ساتھ آنے جانے سے پاک ہے۔

لیکن چونکہ میرے نبی کریم ﷺ جسم و بدن اور قامت و قالب رکھتے بھی ہیں۔

اس لیے آپ آتے جاتے ہیں۔۔۔ اور باوجود اس کے آپ حاضر و ناظر ہیں۔۔۔

کیونکہ آپ کا جسم مقدس ایک جگہ ہوتا ہے اور نگاہِ نبوت ہر جگہ ہوتی ہے۔

اس بات کو ایک مثال سے سمجھنے کی کوشش کریں!

جیسے سورج ایک جگہ ہوتا ہے لیکن اس کی کرنیں ہر جگہ ہوتی ہیں، خواہ وہ

طلوع ہو رہا ہو یا چاشت کے وقت پر ہو

نصف النہار پر آجائے یا سپہر پر چلا جائے

وہ ہوتا ایک جگہ ہے، لیکن اس کی روشنی ہر جگہ ہوتی ہے

اسی طرح میرے حضور ﷺ

خواہ مکہ مکرمہ میں رہیں یا مدینہ طیبہ چلے جائیں

غار حرام میں ہوں یا غار ثور میں جاٹھبریں

فرش پر رہیں یا عرش پر جا پہنچیں

لامکاں کی بلند یوں جا گزیں ہوں

یا پھر گندب خضراء میں آرام فرماؤ ہوں

آپ کا بدن مبارک ایک جگہ ہوتا ہے، لیکن نگاہ پاک ہر چیز کو ملاحظہ فرماتی ہے

یہ معنی ہے آپ کے حاضر و ناظر ہونے کا۔

شب بیداری: سامعینِ مکرم!

اس رات کی شب بیداری بھی مطلوب و منون ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ شعبان کی پندرہویں رات آجائے قوم والیلہا۔ (ابن ماجہ ص ۱۰۰)

اس رات کو حالت قیام میں بسر کرو۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول پاک، صاحب لولاک ﷺ نے فرمایا:

”جس نے پانچ راتوں کو زندہ کیا یعنی ان میں قیام اور عبادت و ریاضت کی اور شب بیداری کے مزے لوئے۔ تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ وہ پانچ راتیں کون سی ہیں؟۔۔۔ سنو!۔۔۔

(۱) آٹھویں ذوالحجہ کی رات (۲) نوویں ذوالحجہ کی رات

(۳) عید الاضحیٰ کی رات۔ (۴) عید الفطر کی رات

(۵) پانچویں رات شعبان کی پندرہویں رات ہے۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۵۲)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بیان کی ہوئی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

فقام فسجد لیلاً طویلاً حتی ظننت انه قبض۔

آپ نے قیام فرمایا، پھر اتنا لمبا سجدہ کیا کہ مجھے خیال ہوا کہ کہیں آپ کا وصال تو نہیں ہو گیا۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۸۳)

اللہ اکبر!۔۔۔ کیسی شب بیداری اور قیام اللیل فرمایا رسول پاک ﷺ نے۔۔۔

تاکہ امت کے لیے نمونہ بن جائے اور وہ بھی اس رات کی رفتار کو جان سکیں!
کسی نے کیا خوب کہا ہے:

کرتے رہے عبادت، ریاضت تمام رات
خود مصطفیٰ نے ایسے منائی شب برات

زیارت قبور:

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں:

یہ سانس کیوں پھول رہا ہے، اے عائشہ؟۔۔۔ میں نے عرض کیا: حضور،
میرے والدین آپ پر ثار! آپ میرے پاس تشریف فرماء ہوئے اور پھر جلدی سے
دوبارہ لباس پہن لیا۔ مجھے سخت غیرت ہوئی اور میں نے یہ گمان کیا کہ آپ کسی دوسری

زوجہ کے ہاں چلے گئے ہیں..... میری عرض سن کر آپ نے فرمایا:
 اے عائشہ! --- تو تمہارا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہاری حق تلفی
 کریں گے؟ --- (ہرگز نہیں، اصل بات یہ ہے کہ) جبریل ﷺ میرے پاس آیا اور
 اس نے کہا کہ یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے۔۔۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ قبیلہ
 بنو کلب کی بکریوں سے بھی زیادہ گنہگاروں کو آگ سے آزاد کر دیتا ہے۔۔۔ مگر مشرک،
 کینہ پرور، رشتے توڑنے والے، ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والے، ماں باپ کینا
 فرمان اور عادی شرابی کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرماتا۔

اس کے بعد فرمایا: عائشہ! --- کیا تو مجھے آج رات قیام کرنے کی اجازت
 دیتی ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں، بے شک، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! ---
 پھر آپ نے قیام کیا، پھر سجدہ میں چلے گئے، اس قدر طویل سجدہ کیا کہ مجھے
 گماں ہوا کہ کہیں آپ کی روح مقدس پرواز نہ کر گئی ہو۔۔۔ میں آپ کے جسم مبارک کو
 چھونے لگی۔۔۔ میرے ہاتھ آپ کے تکوں سے مس ہوئے۔۔۔ تو آپ نے کچھ
 حرکت کی، تو میں خوش ہو گئی۔۔۔ اور میں نے سنا کہ آپ سجدہ کے دوران یہ دعا مانگ
 رہے ہیں: أَغُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَغُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَغُوْذُ بِكَ
 مِنْكَ جَلْ وَجْهُكَ لَا أُخُصِّي ثَنَةً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَنْتَ عَلَى نَفْسِكَ۔

(شعب الایمان ج ۳ ص ۳۸۲)

پھر جب صحیح ہو گئی تو میں نے آپ سے ان کلمات کا ذکر کیا۔۔۔ آپ نے
 فرمایا: انہیں سیکھ لو!۔۔۔ اور دوسروں کو سکھا دو!۔۔۔ بے شک یہ کلمات مجھے جبریل نے
 بتائے ہیں اور کہا ہے کہ میں انہیں سجدہ میں بار بار پڑھتا رہوں۔

سامعین محترم! ---

اس حدیث سے شب بیداری بھی ثابت ہو رہی ہے، اور عبادت و ریاضت بھی۔۔۔ ہمیں حضور ﷺ کے عمل مبارک سے شب برأت کی دعا بھی گئی۔۔۔ اس رات میں سیکھنے کا ثبوت بھی مہیا ہو گیا اور شب برأت کے موقع پر قبرستان جا کر اہل قبور کے لیے دعا کرنا بھی ثابت ہو رہا ہے۔ والحمد لله علی ذلك۔

اس بات کو کسی نے شعر میں یوں بیان کیا ہے

سن رسول ﷺ کی ہے زیارت قبور کی
کچھے کچھ ان کے حق میں بھلائی شب برأت

دعوت فکر: محترم سامعین حضرات!

اس بارکت اور رفت و شان والی رات سے ہمیں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔۔۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم دنیاوی دھندوں میں پڑے رہیں اور اس رات کی برکتیں ہم سے چھن جائیں۔

روایات سے ثابت ہے کہ جہاں اس رات میں مغفرت و بخشش کی بھیک سر عام تقسم ہوتی ہے، وہاں کچھ لوگ اس کی برکات سے محروم بھی بہتے ہیں۔ مثلاً:
 (۱) شرک کرنے والا۔ (۲) کینہ پرور۔ (۳) حق کسی کو قتل کرنے والا۔
 (۴) بد کار عورت۔ (۵) رشتے ناطے توڑنے والا۔ (۶) ٹخنوں سے نیچے کپڑا لکانے والا۔ (۷) والدین کے نافرمان۔ (۸) عادی شرابی۔ (۹) لمبی موچھوں والا۔ معاذ اللہ جب تک یہ لوگ توبہ نہ کریں انہیں معافی نہیں ملتی۔

اس لیے ہمیں چاہیئے کہ ہم گناہوں سے پھر توبہ کریں۔۔۔ حقوق معاف کرائیں۔۔۔
فرالفضل ادا کریں۔۔۔ ورنہ ساری رات جانے اور اللہ اللہ کرنے کا بھی کوئی فائدہ نہ ہو
گا۔ کیونکہ:

اس طرف دھوم ہے اس طرف دھوم ہے
بندی ہے اس کی جو آج محروم ہے
پھر ملے گی یہ شب کس کو معلوم ہے
ہم پہ لطف خدا آج کی رات ہے

ہمیں اپنا محاسبہ خود کرنا چاہیئے۔۔۔ رسومات اور فضول خرچی سے توبہ کرنی چاہیے۔۔۔
آج اس رات میں آتش بازی اور دوسری فضول یا تین سراسر شریعت کے خلاف
ہیں۔۔۔ ہمیں یہ چیز ترک کر دینی چاہیں۔۔۔

ہمیں غور و فکر کرنا چاہیے کہ ہمارے آقا ﷺ نے شب برأت کس طرح برکی
ہے اور آج ہماری کیا حالت ہے۔۔۔ ہمارے نوجوان اور بعض عمر سیدہ لوگوں کی بھی یہ
حالت ہے کہ:

چھوڑی ہوایاں، خوب پٹانے چلائے ہیں
یاروں نے اس طرح سے منائی شب برأت

بارگاہ خداوندی میں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس رات کی کما حقہ قدر کرنے کی توفیق
عطافرمائے اور اسے سنت نبوی کے مطابق برکرنے کا جذبہ مرحمت فرمائے۔ آمين!

وَمَا عَلِيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ۔

=====

جو تھا بیان

فضیلت لیلۃ القدر

حَمْدُهُ طَبِيهُ

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و علی الہ واصحابہ
 اجمعین۔ اما بعد فاعو ذبالله من الشیطون الرجیم۔ بسم الله الرحمن الرحيم۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر۔ وما ادرأك مالیلة القدر۔ لیلۃ القدر خیر من الف شهر۔ صدق الله العظیم وبلغنا رسولہ النبی الکریم۔

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله
 وعلى الک واصحابک يا حبیب الله
 حضرات محترم، معزز سامعین، برادران اہلست!

یوں تو پورا رمضان المبارک ہی برکتوں اور سعادتوں کا مہینہ ہے، لیکن اس کی ایک رات جسے لیلۃ القدر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، اس کی عظمت کا اندازہ اس امر سے کر لیا جائے کہ صرف اسی ایک رات کی قدر و منزلت بیان کرنے کیلئے قرآن مجید میں پوری سورت القدر نازل ہوئی اسی رات میں قرآن مجید نازل ہوا، اس رات میں فرشتوں اور جبریل امین کا نزول ہوتا ہے، اس ایک رات کو ہزار مہینوں (تراسی سال اور چار ماہ) سے بہتر قرار دیا گیا ہے اور یہ امت محمدیہ کیلئے خصوصی عطا ہے۔

لیلۃ القدر صرف امت محمدیہ کو عطا ہوئی:

..... حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الله وھب لا متی لیلۃ القدر لم

يعطها من کان قبلهم۔ (تفیر در منشور ج ۲ ص ۳۷۱، کنز العمال ج ۸ ص ۵۳۶)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر میری امت کو عطا فرمائی ہے ان سے پہلے لوگوں کو عطا نہیں فرمائی۔

شان نزول:

لیلۃ القدر کیوں نازل ہوئی، اس کے متعلق اہل علم نے متعدد اور مختلف واقعات ذکر کیے ہیں، چند ایک درج ذیل ہیں:
۱.....امام مالک علیہ الرحمۃ نقیل کرتے ہیں:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُرائی اعمار الناس قبلہ او ما شاء
الله من ذالک فکانه تقاصر اعمار امته ان لا يبلغوا من العمل مثل الذى بلغ
غيرهم في طول العمر فاعطاہ اللہ لیلۃ القدر خیر من الف شهر۔

(موطأ امام مالک ص ۲۶۰، تفسیر کبیر، مظہری وغیرہ)

بے شک رسول اللہ ﷺ کو پہلے لوگوں کی عمریں دکھائی گئیں، جو خدا نے چاہا تو آپ نے
اپنی امت کی عمر کو کم سمجھا، کہ میری امت کے لوگ (اپنی تھوڑی عمر میں) ان لوگوں کے
برابر عمل نہیں کر سکیں گے، جو وہ اپنی طویل عمر میں کریں گے۔ تو اللہ نے آپ کو ہزار مہینوں
سے بہتر لیلۃ القدر عطا فرمائی۔

۲.....حضرت مجاہد علیہ الرحمۃ بیان کرتے ہیں:

کان فی بنی اسرائیل رجل یقوم اللیل حتی یصبع ثم یجاهد العدو
بالنهار حتی یمسی ففعل ذالک الف شهر فانزل اللہ هذه الآیة لیلۃ القدر

خير من ألف شهر قیام تلك اللیة خیر من عمل ذالک الرج۔

(تفیر ابن جریر ج ۳ ص ۱۲۷)

بنی اسرائیل میں ایک ایسا آدمی تھا جو رات کو قیام کرتا تھا کہ صبح ہو جاتی، پھر دن کے وقت دشمن کے ساتھ جہاد کرتا تھا کہ رات ہو جاتی، اس نے یہ عمل ہزار ماہ تک جاری رکھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، لیلۃ القدر ہزار ماہ سے بہتر ہے تو اس ایک رات کا قیام اس آدمی کے عمل (عبادت) سے بہتر ہے۔

۳..... حضرت مجاہد سے مروی ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر رجلاً من بنی اسرائیل لبس السلاح فی سبیل اللہ الف شهر فعجب المسلمون من ذالک فانزل اللہ عزوجل انا انزلناه فی لیلة الی قوله خیر من الن شهر التي لبس ذالک الرجل فی سبیل اللہ الف شهر۔ (سنن کبریٰ ج ۳۲ ص ۳۰۶، تفسیر کبیر)

نبی کریم نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر کیا جس نے ایک ہزار ماہ خدا کے راستے میں ہتھیار پہنے رکھا اور (اور جہاد کرتا رہا) تو مسلمانوں کو اس کے اس عمل پر بڑا تعجب ہوا، پس اللہ تعالیٰ نے انا انزلنا فی لیلۃ القدر کو خیر من ألف شهر تک نازل فرمایا کہ اس میں عبادت کرنا اس آدمی سے بہتر ہے جس نے ہزار ماہ جہاد کیلئے ہتھیار پہننا تھا۔

۴..... یہی روایت حضرت مسیح بن نوح ﷺ سے بھی مروی ہے

(تفسیر قرطبی ص ۱۳۲، ج ۱۰، جز ۲۶، تفسیر عزیزی ۳۰)

لیلۃ القدر رمضان المبارک میں:

لیلۃ القدر رمضان المبارک میں ہے کسی اور ماہ میں نہیں۔

اس پر قرآن و حدیث کی واضح تصریحات موجود ہیں

..... ارشاد باری تعالیٰ ہے:

انا انزلنا فی لیلۃ القدر (القدر، ۱)

ہم نے قرآن کو لیلۃ القدر میں اتارا ہے۔

..... دوسرے مقام پر فرمایا:

شهر رمضان الذي انزل فيه القرآن (البقرہ، ۱۸۵)

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا ہے۔

دونوں آیتوں کو ملانے سے واضح ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک میں ہے، جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا ہے۔

..... حضرت عبادہ بن صامت ﷺ نے رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے متعلق سوال

کیا:

فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی رمضان (مسند احمد ج ۵ ص ۳۱۸)

تو آپ نے فرمایا: وہ رمضان میں ہے۔

..... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مردی ہے:

سئل رسول الله صلی الله علیہ وسلم وانا اسمع عن لیلۃ القدر

فقال هی فی کل رمضان (ابوداؤ و دن اص ۱۹۷، مکلوۃ ص ۱۸۲)

رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے متعلق پوچھا گیا میں سن رہا تھا آپ نے فرمایا وہ ہر رمضان میں ہوتی ہے۔

..... حضرت زر بن حبیش نے حضرت ابی بن کعب سے عرض کیا:

خبر نی عن لیلۃ القدر یا ابا المنذر فان صاحبنا سئل عنها فقال من يقم الحول يصييها فقال رحم الله ابا عبد الرحمن والله لقد علم انهافي رمضان۔ (ابوداؤ وج ۱۹۵ ص ۱۹۵)

اے ابو منذر! مجھے لیلۃ القدر کے متعلق خبر دیجئے! کیونکہ ہمارے دوست (حضرت عبد اللہ بن مسعود) فرماتے ہیں جو پورا سال قیام کرے وہ اسے پالے گا (یعنی ان کے خیال میں لیلۃ القدر پورے سال میں ہے) تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حضرت ابو عبد الرحمن پر رحم فرمائے، خدا کی قسم! وہ جانتے ہیں کہ بے شک وہ رمضان میں ہے۔

..... یہ روایت مسلم ج ۱۳۷۰ اور ترمذی ج ۹۸ پر بھی ہے
لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرے میں لیلۃ القدر رمضان المبارک میں ہی ہے اور حضور اکرم ﷺ نے ہم گنہگاروں پر مزید کرم فرماتے ہوئے اسکا تعین بھی فرمادیا ہے کہ وہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے۔

..... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ان رجالا من اصحاب النبي صلی الله علیه وسلم اروالیلۃ القدر فی المنام فی السبع الاواخر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اروی رویا کم قد تواترات فی السبع الاواخر فمن كان متخر بها فليتحر هافی السبع الاواخر۔ (بخاری ج ۲۷۰، مسلم ج ۳۶۹، مشکوہ ص ۱۸۱)

نبی کریم ﷺ کے کچھ صحابہ کو (رمضان کے) آخری هفتہ میں لیلۃ القدر خواب میں دکھائی گئی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا خواب آخری سات راتوں کے موافق ہے، پس جو شخص لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہے وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

۲..... ایک روایت میں ہے:

رأى رجل ان ليلة القدر ليلة سبع وعشرين فقال النبي صلی الله علیہ وسلم اری رؤیا کم فی العشر الاواخر فاطلبوا هافی الوتر منها۔ (مسلم ج ۱ ص ۳۶۹)

ایک شخص نے رمضان کی ستائی سویں رات میں لیلۃ القدر کو خواب میں دیکھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا خواب آخری دس دنوں میں واقع ہوا ہے: پس لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

۳..... ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں:

سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم يقول ليلة القدر ان ناسا منكم قد اروا انها فی السبع الاول واری ناس منكم انها فی السبع الغواير فالتمسوها فی العشر الغواير۔ (مسلم ج ۱ ص ۳۶۹)

میں نے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لیلۃ القدر کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ تم میں سے بعض لوگوں نے شب قدر کو (رمضان المبارک کے) ابتدائی سات دنوں میں دیکھا اور کچھ لوگوں نے آخری سات دنوں میں دیکھا، تم اس کو آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔

۴..... حضرت ابو ہریرہ رض بیان کرتے ہیں:

ان رسول اللہ ﷺ قال اریت لیلۃ القدر ثم ایقظنی بعض اہلی فانسیتھا فالتمسوها فی العشر الغوابر۔ (مسلم ج ۱ ص ۳۶۹)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے خواب میں شب قدر دکھائی گئی پھر مجھے گھر کے کسی فرد نے جگایا اور میں بھول گیا اب اس کو آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔

۵.....حضرت ابو سعید خدراوی رض بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ ہر مہینہ کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرتے تھے، پھر جب میں راتیں گذر جاتیں اور اکیسویں شب کی آمد ہوتی تو آپ گھر جاتے اور آپ کے ساتھ جو صحابہ اعتکاف کرتے وہ بھی گھر جاتے پھر ایک ماہ آپ نے اسی رات میں اعتکاف کیا جس شب میں آپ پہلے گھر چلے جاتے تھے (یعنی اکیسویں رات میں اعتکاف فرمایا) آپ نے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ نے جو چاہا وہ احکام آپ نے لوگوں کو بیان کیے پھر آپ نے فرمایا پہلے میں اس (درمیانی) عشرے میں اعتکاف کرتا تھا پھر مجھ پر ظاہر ہوا کہ میں اس آخری عشرے میں اعتکاف کروں جو شخص میرے ساتھ بیٹھا ہے وہ اپنے اعتکاف کی جگہ میں رات بر کرے، مجھے شب قدر دکھائی گئی تھی پھر بھلادی گئی فالتمسوها فی العشر الاواخر فی کل وتر۔

(مسلم ج ۱ ص ۳۶۹، ابو داؤد ج ۱ ص ۱۹۶)

تم اسے رمضان المبارک کے آخری عشرے کی ہر طاق رات میں تلاش کرو۔

۶.....ایک روایت میں ہے:

رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا، پھر ایک تر کی خیمه میں رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا، جس کے دروازے پر

چٹائی گئی ہوئی تھی۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے وہ چٹائی ہٹائی اور خیمہ کے ایک کونے میں کر آواز دی، پھر خیمہ سے سر باہر نکالا اور لوگوں سے مخاطب ہوئے لوگ آپ کے قریب گئے، آپ نے ان سے فرمایا: میں اس رات کی تلاش میں پہلے عشرے میں اعتکاف کر تھا، پھر میں درمیانی عشرہ میں بیٹھا، پھر میرے پاس کوئی (فرشتہ) آیا میری طرف وحی کی گئی کہ یہ (لیلۃ القدر) آخری عشرے میں ہے تم میں سے جس شخص کو پسند ہو تو وہ اعتکاف کرے، لوگوں نے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا آپ نے فرمایا میں نے شب قد کو طاق راتوں میں دیکھا ہے۔ (مسلم ج ۱ ص ۳۷۰، مشکوٰۃ ص ۱۸۱)

۷..... ایک روایت میں یوں ہے:

رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا جس میں آپ لیلۃ القدر کا علم دیئے جانے سے پہلے اس کو تلاش کرتے تھے۔ جب درمیانی عشرہ مکمل ہیا تو آپ نے خیمہ کو مکھو لئے کا حکم دیا پھر آپ کو علم دیا گیا کہ لیلۃ القدر آخری عشرہ میں ہے آپ نے خیمہ لگانے کا حکم دیا پھر آپ صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں تمہیر لیلۃ القدر کی خبر دیئے آیا تھا، پھر دو شخص لڑتے ہوئے آئے جن کے ساتھ شیطان تھا پھر میں اس کو بھول گیا، اب یہ رات رمضان کے آخری عشرے کی نویں، ساتویں، اور پانچویں رات میں ڈھونڈو۔ (مسلم ج ۱ ص ۳۷۰، ابو داؤد ج ۱ ص ۱۹۶)

۸..... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

قال رسول اللہ ﷺ تحرُّوا لِلیلۃ القدر فی العَشْرِ الْاُخِرِ مِنْ رَمَضَانَ -

(بخاری ج ۱ ص ۲۷۱، مسلم ج ۱ ص ۳۷۰، ترمذی ج ۱ ص ۹۸، مشکوٰۃ ص ۱۸۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔

٩.....حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التمسوہا فی العشر الاواخر
من رمضان فی تاسعہ تبقى وفی سابعہ تبقى وفی خامسہ تبقى۔

(ابوداؤ وج ۱۹۶، بخاری ج ۲۷۱، مشکوٰۃ ص ۱۸۱)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے کی جب نو (۹) راتیں
باقی رہ جائیں (اکیسویں رات میں) اور سات راتیں باقی رہ جائیں (ستائیسویں رات
میں) اور جب پانچ راتیں باقی رہ جائیں تو (چھیسویں رات میں) تلاش کرو۔

١٠.....حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول التمسوہا یعنی ليلة
القدر فی تسع یقین وفی سبع یقین او فی خمس یقین او ثلث او اخر ليلة۔

(ترمذی ج ۹۸، مشکوٰۃ ص ۱۸۲)

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ لیلۃ القدر کو (رمضان المبارک کے آخری عشرے
کی) نویں رات، ساتویں رات، پانچویں رات، تیری رات یا آخری رات میں تلاش
کرو۔ یعنی ۲۱ ویں ۲۳ ویں ۲۵ ویں ۲۷ ویں ۲۹ ویں رات میں۔

١١.....حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ليخبرنا بليلۃ القدر فتلخی
رجلان من المسلمين فقال خرجت لاخبركم بليلۃ القدر فتلخی فلا ن
وفلان فرفعت وعسى ان يكون خير لكم فالتمسوها فی التاسعہ والسابعہ
والخامسہ۔ (بخاری ج ۲۷۱، مشکوٰۃ ص ۱۸۲)

نبی کریم ﷺ با ہر تشریف لائے تاکہ ہمیں لیلۃ القدر کی خبر دیں تو دو مسلمان لاڑ رہے تھے تو آپ نے فرمایا میں تمہیں لیلۃ القدر کی خبر دینے آیا تھا جبکہ فلاں اور فلاں جگہ رہے تھے اس لیے اس کا تعین اٹھا لیا گیا ہے لہذا تم اسے (آخری عشرے کی) نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

۱۶.....حضرت عبادہ بن صامت ﷺ سے روایت ہے:

انہ سأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَالْتَّمَسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فَإِنَّهَا فِي وَطْرٍ فِي أَحَدٍ وَعِشْرِينَ أَوْ ثَلَاثَةِ وَعِشْرِينَ أَوْ خَمْسَ وَعِشْرِينَ أَوْ سَبْعَ وَعِشْرِينَ أَوْ تَسْعَ وَعِشْرِينَ أَوْ فِي آخر لیلۃ۔

(مسند احمد ج ۵ ص ۳۱۸، طبرانی کبیر، مجمع الزوائد ج ۳ ص ۲۵)

انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا وہ رمضان میں ہے، تم اسے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو، ۲۱ویں، ۲۲ویں، ۲۳ویں، ۲۷ویں، ۲۹ویں یا آخری رات میں ڈھونڈو۔

ان روایات سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک کی ہی آخری دس طاق راتوں میں ہے۔

ستائیسویں رات کے لیلۃ القدر ہونے پر قرآن:

لیلۃ القدر رمضان المبارک کی کوئی رات ہے، اسکے متعلق اصل علم کے اقوال کافی مختلف ہیں تاہم جمہور امت کا رجحان ستائیسویں رات کی طرف ہے۔

..... حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

اکیسوائیں قول یہ ہے کہ یہ رمضان کی ستائیسیویں رات ہے، یہ حضرت ابی بن کعب رض کا قول ہے امام احمد بن حنبل کا بھی یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ اور بعض شافعیہ سے بھی یہی روایت ہے اور جمہور علماء کا بھی یہی نظریہ ہے فتح الباری ج ۲۳ ص ۲۶۶

..... حضرت زر بن حبیش تابعی رض بیان کرتے ہیں:

سُأْلَتْ أَبِيْ إِبْرَاهِيمَ كَعْبَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكَ إِبْرَاهِيمَ مُسْعُودَ يَقُولُ مِنْ يَقْمِنُ
الْحَوْلَ يَصْبِرُ لِيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحْمَةُ اللَّهِ أَرَادَنَا لَا يَتَكَلَّ النَّاسُ إِمَّا أَنَّهُ قَدْ عَلِمَ
إِنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَإِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ وَإِنَّهَا لِيْلَةٌ سَبْعُ وَعِشْرِينَ ثُمَّ حَلَفَ
لَا يَسْتَشْنِي إِنَّهَا لِيْلَةٌ سَبْعُ وَعِشْرِينَ .. الْحَدِيثُ.

(مسلم ج ۱ ص ۳۷۰، ترمذی ج ۱ ص ۹۸، ابو داؤد ج ۱ ص ۱۹۵، مشکوٰۃ ص ۱۸۲)

میں نے حضرت ابی بن کعب سے عرض کیا آپ کے بھائی عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ جو آدمی پورے سال میں رات کو قیام کرے گا وہ لیلۃ القدر کو پالے گا (یعنی لیلۃ القدر پورے سال کی کوئی ایک رات ہے) آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے انکا ارادہ تھا کہ کہیں لوگ (صرف رمضان المبارک کی راتوں پر ہی) اکتفانہ کر لیں (اور قیام چھوڑ دیں) ورنہ وہ جانتے ہیں کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک میں ہے اور اس کے آخری عشرے میں ہے اور وہ ستائیسیویں رات ہے، پھر حضرت ابی بن کعب نے مضبوط قسم اٹھائی کہ وہ یقیناً رمضان المبارک کی ۲۷ دیں رات ہے۔

۲..... حضرت امیر معاویہ رض سے مردی ہے:

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي لِيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ لِيْلَةُ الْقَدْرِ لِيْلَةٌ سَبْعُ وَعِشْرِينَ -

(ابوداؤدن ج ۱۹ ص ۷، صحیح ابن حبان ج ۲۳ ص ۲۳۷، سنن کبریٰ ج ۲ ص ۳۱۲، مجمع بکری ج ۱۹ ص ۲۰۱)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا لیلۃ القدر ستائیس ویں رات ہے۔

۳.....حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عمر ﷺ کے پاس تھا اس وقت دیگر صحابہ کرام بھی انکے ہاں موجود تھے آپ نے ان سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے میں تلاش کرو، تمہارا اس کے متعلق کیا خیال ہے کہ وہ کونی رات ہو سکتی ہے؟ بعض نے کہا کہ وہ اکیسویں رات ہے، بعض نے تیسیویں رات، بعض نے پچیسویں اور بعض نے ستائیس ویں رات کے متعلق اظہار خیال کیا، میں خاموش بیٹھا رہا، حضرت عمر نے فرمایا کیا وجہ ہے آپ کیوں نہیں بولتے؟ میں نے عرض کیا: آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ جب وہ بات مکمل نہ کر لیں، تم نہ بولنا، آپ نے فرمایا: میں نے آپ کو اسی لیے پیغام بھیجا تھا کہ آپ بھی کچھ بولیں، تب حضرت ابن عباس نے کہا:

انی سمعت اللہ یذکر السبع فذکر سبع سموت ومن الارض
مثلهن وخلق الانسان من سبع ونبت الارض سبع فقال عمر هذا الخبر تنی
ما اعلم ارأیت مالا اعلم قولك نبت الارض سبع قال قلت قال الله عزوجل
انا شققنا الارض شقا فانبتنا فيها حبا وعنبا وقضبا وزيتونا ونخلا وحدائق
غلبا وفاكهه وابا۔ قال فالحوائط غالب الحيطان من النخل والشجر
وفاكهه وابا فالاب ما انبت الارض ما يأكل الدواب والانعام ولا يأكله
الناس فقال عمر لا صاحبہ اعجزتم ان تقولوا كما قال هذا الغلام الذى لم
شون رأسه والله انی لاری القول كما قلت۔ (شعب الایمان ج ۲ ص ۳۳۰)

میں نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سات کا ذکر فرمایا ہے (گویا سات کا عدد اس کا پسندیدہ ہے) چنانچہ اس نے سات آسمانوں اور سات زمینوں کا ذکر فرمایا۔ اور انسان کو سات درجات میں پیدا فرمایا۔ اور زمین کی جڑی بوٹیاں سات ہیں (الہذا شب قدر بھی آخری عشرے کے ساتوں عدیعین ستائیں سویں رات کو ہے) حضرت عمرؓ نے فرمایا جو چیزیں آپنے ذکر کی ہیں ان کا تو ہمیں علم ہے، میرے علم میں آپ کی یہ بات نہیں آئی کہ زمین کی جڑی بوٹیاں بھی سات ہیں۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے زمین کو پھاڑا، تو ہم نے اسکیں غله اور انگور اور ترکاری اور زیتون، اور کھجور اور گنجان باغ، اور میوے اور چارہ پیدا کیا، میں نے کہا، حدائق سے مراد کھجوروں، درختوں اور میووں کے گنجان باغات ہیں۔ اور اب سے مراد زمین سے نکلنے والا چارہ ہے، جسے جانور کھاتے ہیں، اور انسان نہیں کھاتے۔ حضرت عمرؓ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: جو بات اس پچھے نے کی ہے، جس کے سر پر بال بھی مکمل نہیں ہو پائے، تم وہ بات کہنے سے عاجز رہے۔ اور بخدا میرا بھی کبھی خیال ہے جوانہوں نے کہا ہے۔

۳.....حضرت ابن عباس کی ایک روایت میں ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے سات زمینیں، سات آسمان (ہفتہ کے) سات دن بنائے۔ زمانہ بھی سات کے عدد میں گھومتا ہے انسان کی تخلیق بھی سات درجات میں فرمائی۔ انسان سات زمینی چیزیں کھاتا ہے سات اعضاء پر سجدہ کرتا ہے طواف میں سات چکر ہیں اور شیاطین کو سات سات کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ (فضائل الاوقات للبہقی ص ۲۲۳)

۵.....اور دوسری روایت میں ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے سبع مثانی (سورہ فاتحہ کی سات آیتیں) عطا فرمائی، جن عورتوں سے

اللہ تعالیٰ نے نکاح حرام کیا وہ بھی سات قسم پر ہیں، قرآن مجید میں سات قسم کے لوگوں کے حصے بیان فرمائے ہیں اور صفا و مروہ کے بھی چکر سات ہی ہیں۔ (در منشور)

۶..... امام رازی علیہ الرحمۃ نے حضرت ابن عباس کا یہ قول بھی نقل فرمایا ہے کہ:
لیلۃ القدر کے حرف نو ہیں اور یہ لفظ قرآن مجید میں تین بار ذکر کیا گیا ہے جن کا حاصل ضرب ستائیں ہے اس لیے یہ رات ستائیں سویں شب ہے۔

(تفیر کبیر ج ۳۲ ص ۳۰)

۷..... حضرت عبدہ بن ابی لبابہ تابعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:
میں نے رمضان المبارک کی ستائیں سویں رات کو سمندر کا پانی چکھا تو وہ نہایت شریں تھا۔ (شعب الایمان ج ۳۲ ص ۳۳۲)

۸..... امام رازی لکھتے ہیں:

حضرت عثمان ابن ابوالعاص کا ایک غلام تھا جو سال ہا سال سے جہازوں کی ملاحی کرتا تھا ایک دن اسے کہنے لگا کہ دریا کے عجائبات میں ایک چیز میرے تجربے میں آئی ہے کہ میری عقل حیران ہے کہ دریائے سور کا پانی سال میں ایک رات میٹھا ہو جاتا ہے، حضرت عثمان نے فرمایا کہ جب وہ رات آئے تو مجھے بتانا، تاکہ میں معلوم کروں کہ وہ کوئی رات ہے اور اسکی نظمت کیا ہے اس نے رمضان المبارک کی ستائیں سویں رات کے متعلق کہا کہ یہ وہی رات ہے (تفیر کبیر)

۹..... یہ واقعہ شاہ عبد العزیز محدث دھلوی نے تفسیر عزیزی میں بھی درج کیا ہے اور کہا ہے کہ صحیح روایات میں آیا ہے کہ مسکنی بن ابی میسرہ بیان کرتے ہیں:

میں نے رمضان المبارک کی ستائیں سویں رات کو بیت اللہ کا طواف کیا مجھے

دکھائی دیا کہ فرشتے فضائل بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں (یعنی یہی لیلۃ القدر ہے) کیونکہ اسی رات فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۳۲)

۱۰..... ابو عثمان الزہبی کہتے ہیں میں نے ابو محمد مصری کو مکہ مکرمہ میں بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ میں مصر کی ایک مسجد میں مختلف تھامیرے پاس ابو علی اللعکی تشریف لائے تھے، مجھے نیند آگئی میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے آسمان کے دروازے کھلے ہیں اور فرشتے عکس وہیل کرتے ہوئے اتر رہے ہوں چنانچہ میں بیدار ہوا اور جی میں کہنے لگا کہ آج کی رات ضرور لیلۃ القدر محسوس ہوتی ہے یہ ستائیسویں رات کی بات ہے۔

(فضائل الاوقات ص ۲۲۹)

۱۱..... امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

قرآن مجید کی سورۃ القدر میں ہی حتی مطلع الفجر میں ہی ضمیر لیلۃ القدر کی طرف لوٹ رہی ہے اور یہ اس سورت کا ستائیسوال کلمہ ہے اس اشارے سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک کی ستائیسویں رات ہے۔

(تفہیم کبیر ج ۳ ص ۳۲)

شب قدر کو مخفی رکھنے کی حکمت:

اگر شب قدر کو مخفی بھی مان لیا جائے تو اس کی متعدد وجوهات میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سی چیزوں کو اپنی حکمتوں کی وجہ سے مخفی رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ بندے پر کس عبادت سے راضی ہوا اسے مخفی رکھا، کس گناہ سے ناراض ہوا اسے مخفی رکھا، تاکہ بندہ ہر عبادت میں کوشش کرے اور ہر گناہ سے بچے۔

ولی کی علامت کو مقرر نہیں کیا گیا اسے مخفی رکھا تاکہ انسان ہر نیکوکار کی تعظیم

کرتے قبولیت توبہ کو پوشیدہ رکھا تاکہ بندہ مسلسل توبہ کرتا رہے۔

موت اور قیامت کے وقت کو چھپائے دکھا تاکہ بندہ ہر گھری گناہوں سے باز رہے اور نیکی کی کوشش کرے اور اسی طرح لیلۃ القدر کو مخفی رکھنے کی یہ حکمت ہے کہ لوگ رمضان المبارک کی ہر رات کو لیلۃ القدر سمجھ کر اس کی تعظیم کریں اور اس کی ہر رات میں جاگ جاگ کر عبادت کریں۔ (تفیریک بیرج ص ۲۳۲)

شب قدر کے فضائل:

شب قدر کی فضیلت و اہمیت کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے پوری سورۃ القدر کو نازل فرمایا ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَنَّا اَنْزَلْنَا هُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ه وَمَا اَدْرَاكُ مَا لِيْلَةُ الْقَدْرِ ه لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ
مِنْ الْفَ شَهْرٍ ه تَنْزَلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اْمْرٍ ه سَلَامٌ
هِىٰ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ه (القدر)

ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں اتا را ہے اور تمہیں کیا معلوم کر لیلۃ القدر کیا
ہے؟ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس میں فرشتے اور روح (جریل) اپنے رب کے
اذن سے ہر حکم لے کر اترتے ہیں، سراسر سلامتی والی ہے، وہ مجر کے طلوع ہونے تک ہے۔

احادیث مبارکہ:

حضور اکرم ﷺ کے چند ارشادات درج ذیل ہیں

..... حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَامِ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

غفرله ماتقدم من ذنبه و من قام لیلة القدر ایمانا و احتسابا غفرله ماتقدم من ذنبه۔ (بخاری ج ۱ ص ۲۷۰، مسلم ج ۱ ص ۲۵۹، مکملہ ص ۱۷۳)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جسے ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان المبارک کے روزے رکھے، اس کے پہلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جس نے لیلة القدر میں ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کیا اسکے گذشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔

۲..... حضرت عبادہ بن صامت ﷺ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فمن فامها ابتغاہ ها ایمانا و احتسابا ثم وقت له غفرله ماتقدم من ذنبه وما تأخیر۔ (مسند احمد ج ۵ ص ۳۱۸، طبرانی کبیر، مجمع الزوائد ج ۳ ص ۷۵)

جسے شب قدر کو تلاش کرتے ہوئے ایمان اور ثواب کی نیت سے اس میں قیام کیا پھر وہ اسے دی بھی گئی تو اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں

۳..... حضرت سلمان فارسی ﷺ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

شهر فيه ليلة خير من ألف شهر الحديث۔

(مکملہ ص ۱۷۲، شعب الایمان ج ۷ ص ۲۱۶)

اس ماہ میں ایک ایسی رات (لیلة القدر) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

۴..... ایک روایت میں ہے:

ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال لیلة القدر فی العشر الباوaci من قامہن ابتغاہ حستبہن فان الله تبارک وتعالیٰ یغفرله ماتقدم من ذنبه وما تأخیر الحديث۔ (مسند احمد ج ۵ ص ۳۲۲، مجمع الزوائد ج ۳ ص ۱۷۵)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیلة القدر آخری عشرے میں ہے جو ان میں ثواب کی

نیت سے قیام کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھے گناہ بخشدے گا۔

نزول ملائکہ:

اس رات میں فرشتے اور حضرت جبرائیل امین کا خصوصی نزول ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

تنزل الملائكة والروح فيها باذن ربهم من كل امر سلام الآية۔ (القدر)

یعنی اس رات میں فرشتے اور جبریل اپنے رب کے اذن سے ہر کام کی
سلامتی لے کرتے ہیں۔

.....حضرت انس بن مالک رض بیان کرتے ہیں:

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان لیلۃ القدر نزل جبریل
علیه السلام فی کبکبة من الملائكة يصلون علی کل عبد قائم او قاعد يذکر
الله عزوجل (الحدیث)۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۲۲۲، مکلوۃ ص ۱۸۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو جبرائیل صلی اللہ علیہ وسالم فرشتوں کے
جھرمٹ میں اترتے ہیں اور ہر اس بندے پر رحمت کی دعا کرتے ہیں جو کھڑے یا بیٹھے خدا کا
ذکر کرتا ہے۔

۲۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی طویل روایت میں ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اذا کانت لیلۃ القدر یا مر الله عزوجل جبرائیل علیه السلام فیهبط
فی کبکبة من الملائكة و معهم لواء اخضر فیر کزروا اللواء علی ظهر الكعبۃ

وله مائة جناح منها جناحان لا ينشرهما الا في تلك الليلة فينشرهما في تلك الليلة فيجاوزان المشرق الى المغرب فيبحث جبراً ئيل عليه السلام الملائكة في هذه الليلة فيسلمون على كل قائم وقاعد ومصل وذاكر ويصافحونهم ويؤدون على دعائهم حتى يطلع الفجر فاذا اطلع الفجر ينادي جبراً ئيل عليه السلام معاشر الملائكة الرحيل فيقولون يا جبراً ئيل فما صنع الله في حوايج المؤمنين من امة احمد صلی الله عليه وسلم فيقول نظر الله اليهم في هذه الليلة فعفا عنهم وغفر لهم الا اربعة فقلنا يا رسول الله من هم قال رجل مدمن خمر و عاق لوالديه و قاطع رحم و مشاحن قلنا يا رسول الله ما المشاحن قال هو المصارم -

(الترغيب والترحيب ج ۲ ص ۱۰، فضائل الاوقات ص ۲۵۱)

جب لیلة القدر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل اللطیفؑ کو حکم فرماتا ہے، تو وہ فرشتوں کے جھر مٹ میں زمین کی طرف نزول فرماتے ہیں، ان کے پاس بزر جہنمڈا ہوتا ہے، جسے وہ کعبہ کی چھت پر نصب کرتے ہیں اور حضرت جبرئیل کے سوپر ہیں، جن میں دو پرایے ہیں، جنہیں وہ صرف اس رات میں کھولتے ہیں تو وہ مشرق سے مغرب تک دراز ہو جاتے ہیں پھر جبرئیل اس رات فرشتوں کو ابھارتے ہیں کہ وہ ہر کھڑے، بیٹھے، نماز پڑھنے والے اور ذکر کرنے والے کیلئے سلامتی کی دعا کریں اور ان سے مصافحہ کریں، تو وہ ان کی دعاوں پر آمین کہتے ہیں مجر طلوع ہونے تک، پس جب مجر طلوع ہو جاتی ہے تو جبرئیل پکارتے ہیں، اے فرشتو! کوچ کرو، کوچ کرو، تو وہ پوچھتے ہیں: اے جبرئیل اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کی حاجات کے بارے میں کیا فیصلہ فرمایا ہے جبرئیل کہتے ہیں اللہ

تعالیٰ نے اس رات میں انہیں نظر رحمت سے دیکھا ہے اور انہیں معاف کر دیا اور بخش دیا ہے، سوائے چار افراد کے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ چار افراد کونے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: شراب کا عادی، والدین کا نافرمان رشتے توڑنے والا اور مشاہن ہم نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! مشاہن کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا مصارم یعنی کینہ پرور۔

۳..... ایک روایت کے مطابق یہ ہے کہ

حضرت جبریل ﷺ اس رات عبادت کرنے والے ایمانداروں سے مصافحہ بھی کرتے ہیں جسکی نشانی یہ ہے کہ دل نرم پڑ جاتے ہیں، آنکھیں بہہ جاتی ہیں اور روگنگے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ (تفیر ابن کثیر ج ۲ ص ۵۳۵)

۴..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک طویل روایت کا ترجمہ درج ذیل ہے:

جب لیلۃ القدر آتی ہے اللہ تعالیٰ حضرت جبریل کو حکم فرماتا ہے کہ سدرۃ المنتہی کے ساکنوں کو اپنے ساتھ لے کر زمین کی طرف چلے جاؤ، چنانچہ وہ سات ہزار فرشتے نور کے نیزے لے کر زمین پر نازل ہوتے ہیں تو حضرت جبریل اپنا جھنڈا زمین پر گاڑ دیتے ہیں اور فرشتے چار مقامات پر اپنے نیزے نصب کرتے ہیں، کعبہ کے قریب، روضہ نبوی کے قریب، مسجد القصی کے قریب اور مسجد طور سینا کے قریب پھر حضرت جبریل فرشتوں سے فرماتے ہیں: بکھر جاؤ، وہ پھیل جاتے ہیں اور کوئی مکان، کوئی جھر، کوئی گھر اور کوئی کشتی ایسی نہیں چھوڑتے جس میں کوئی مومن مرد یا عورت ہو مگر اس تک پہنچ جاتے ہیں، ہاں جس گھر میں کتا، سور، شرابی زانی یا تصویر ہو وہاں نہیں جاتے۔ وہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تقدیس اور بکھیر کرتے رہتے ہے اور امت محمدیہ کیلئے دعائے بخش۔ جب فجر کا وقت ہوتا ہے تمام فرشتے آسمان طرف چلتے ہیں آسمان دنیا (پہلے آسمان) کے

فرشتے ان کا استقبال کرتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ضروریات کے متعلق کیا فیصلہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیل فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بخشن دیا ہے اور ان کی شفاعت سے گناہگاروں کو معاف فرمانے کا وعدہ کیا ہے یہ سن کر آسمان دنیا کے فرشتے اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس اور حمد و شکرانہ آواز سے کرتے ہیں اور اس امت کو جو بخشش اور رضامندی نصیب ہوتی ہے اس پر اسکا شکر ادا کرتے ہیں پھر وہ اگلے آسمان والے فرشتوں کے پاس جاتے ہیں اور وہ ان کا استقبال کرتے ہیں اسی طرح ساتوں آسمانوں پر استقبال ہوتا ہے اور نعمت خداوندی کا شکر ادا کیا جاتا ہے۔ بعد ازاں حضرت جبرئیل فرماتے ہیں تمام فرشتے اپنی اپنی جگہوں پر چلے جاؤ چنانچہ وہ اپنے مقامات پر چلے جاتے ہیں اور سدرۃ المنتهى کے فرشتے بھی اپنی جگہ چلے جاتے ہیں، سدرۃ المنتهى کے فرشتے دریافت کرتے ہیں تم کہاں تھے؟ وہ آسمان والے فرشتوں کی طرح کا جواب دیتے ہیں تو وہ بھی خدا کی تسبیح و تقدیس اور چہلے آسمان والے فرشتوں میں اپنی زبانیں حرکت میں لا تے ہیں اور بلند آواز سے یہ عمل بجالاتے ہیں، ان کی آوازوں کو جنت الملاکی کے فرشتے سن لیتے ہیں، پھر جنت نعیم، جنت عدن، جنت فردوس اور پھر عرش الہی ان کی آوازیں سنتا ہے اور اللہ کی تسبیح و تقدیس اور حمد و شکر میں اپنی آواز بلند کرتا ہے اور نعمت خداوندی پر شکر بجالاتا ہے، اللہ تعالیٰ خوب جاننے کے باوجود فرماتا ہے، اے میرے عرش! تو اپنی آواز کو کسی بلند کرتا ہے؟ وہ عرض کرتا ہے مولا! مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تو نے امت محمدیہ کے عبادت گذاروں کو بخشن دیا ہے، اور ان کی شفاعت کو گناہگاروں کے حق میں قبول فرمالیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اے میرے عرش تو نے حق کہا، امت محمدیہ کیلئے میرے پاس نوازش اور انعام و اکرام کی اس قدر کثیر چیزیں ہیں، جو

نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سئیں اور نہ کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گزرا۔
 (تفیر مجع البیان ج ۱۰ ص ۵۲۰، روح المعانی ج ۱۵ ص ۳۲۲، تفسیر قرطبی ج ۱۰ ص ۷۳۷ جزء ۲۰)

شب قدر کی خصوصی دعا:

لیلۃ اللہ کی اصل عبادت قیام، یعنی نماز ہے اس لیے اس رات زیادہ سے زیادہ
 نوافل پڑھنے اور توبہ و استغفار میں کوشش کرنی چاہیے، بعض صالحین نے اس رات کی
 عبادت کے مخصوص طریقے بتائے ہیں، مختلف نوافل ذکر کیتے ہیں ان پر عمل کرنے کی
 کوشش کرنی چاہیے۔

..... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:
 میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اگر میں لیلۃ القدر کو پالوں، تو کوئی دعاء مانگوں؟
 آپنے فرمایا یہ دعا مانگنا:

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفْوٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاغْفِرْ عَنِّي۔

(مسند احمد ج ۶ ص ۲۰۸، المسند رک ج ۱ ص ۵۳۰، ترمذی ج ۲ ص ۱۹۱، ابن
 ماجہ ص ۲۸۲، شعب الايمان ج ۳ ص ۳۳۹)

اے اللہ! تو معاف فرمانے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے، تو مجھے بھی معاف فرم!

شب قدر کی علامت:

بعض روایات میں شب قدر کی چند علامات بیان کی گئی ہیں۔ چنانچہ:
 ا..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ: یہ ایک نرم، چمکدار رات ہے
 نہ گرم نہ سرد، اسکی صبح کو سورج کمزور اور سرخ طلوع ہوتا ہے۔

(شعب الایمان ج ۳ ص ۲۳۰، ابن خزیمہ ج ۳ ص ۳۲۱)

۲.....حضرت عبادہ بن صامت ﷺ کی روایت میں ہے:

وہ چمکدار کھلی ہوتی ہے، صاف و شفاف اور معتدل، نہ گرم نہ سرد گویا اس میں چاند کھلا ہوا ہے اور اس کے بعد کی صبح کو سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے بالکل برابر، لکیہ کی طرح، جیسا کہ چودھویں رات کا چاند، شیطان اس دن کے سورج کیسا تھا نہیں کل سکتا۔ (مسند احمد ج ۵ ص ۳۲۲، مجمع الزوائد ج ۳ ص ۱۷۵)

۳.....حضرت ابی بن کعب ﷺ کی روایت میں بھی ہے کہ اسکی صبح کو سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے۔ (مسلم ج ۱ ص ۳۷۰، ابو داؤد ج ۱ ص ۱۹۵، ترمذی ج ۱ ص ۹۸، مک浩ۃ ص ۱۸۲) شب قدر سے محروم لوگ:

لیلۃ القدر خدا کا عظیم انعام ہے، اسے پانے کی کوشش کرنی چاہیے، اس سے محرومی بہت بڑی بے برکتی ہے، حضرت انس ﷺ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ماہ میں ایک اسکی رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے

من حرمتها فقد حرم الخير كله ولا يحرم خيرا ها الا كل محروم۔

(ابن ماجہ ص ۱۲۰، مک浩ۃ ص ۱۷۳)

جو اس رات سے محروم ہو گیا وہ ہر طرح کی بحلائی سے محروم ہوا اور اس کی بحلائی سے بالکل بے نصیب ہی محروم ہوتا ہے۔

روایات میں موجود ہے کہ عادی شراب خور، والدین کا نافرمان، رشتہ ناطے توڑنے والا اور کینہ پرور اس سے محروم رہتا ہے۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمين، و ما علینا الا البلاغ المبين۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
 جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں
 جب آگئی ہیں جوش رحمت پہ ان کی آنکھوں
 جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنا دیئے ہیں
 اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
 تم نے تو چلتے پھرتے مردے جلا دیئے ہیں
 ان کے ثثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
 جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں
 ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے؟
 اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں
 میرے کرم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
 دریا بھا دیئے ہیں ڈر بے بھا دیئے ہیں
 اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا
 رو رو کے مصطفیٰ ﷺ نے دریا بھا دیئے ہیں
 ملکِ خن کی شاہی تم کو رضا مسلم
 جس سمت آگئے ہو سکے بیٹھا دیئے ہیں

بانجوان بیان

چند مخصوص راتیں

حُكْمِهِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسوله النبي الكريم وعلى آله واصحابه اجمعين اما بعد! فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم - والفجر ولیال عشر - صدق الله العظيم وصدق رسوله النبي الكريم

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

وعلى الله واصحابك يا حبيب الله

محترم ساميں! اللہ تعالیٰ کی ہر بنائی ہوئی چیز میں بہت ساری حکمتیں کا فرمائیں۔ اس کی ہرنعمت ہی باعث برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے رات بھی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ ہر رات ہی اپنی جگلی با برکت ہے۔ لیکن کچھ راتوں کے مخصوص فضائل بھی بیان کیئے گئے ہیں۔ اختصار کے ساتھ ان کا ذکر پیش خدمت ہے۔

ذوالحجہ کی ابتدائی دس راتیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

والفجر ولیال عشر والشفع والوتر واللیل اذا یسر۔ (الفجر، ۲۳)

ترجمہ: فجر کی قسم۔ دس راتوں کی قسم۔ جفت کی قسم۔ طاق کی قسم۔ رات کی قسم جب وہ گزرنے لگے۔

حافظ ابن کثیر علیہ الرحمۃ نے حضرت علی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مجاهد، علیہ رحمۃ الرحمۃ،

سدی اور محمد بن کعب علیہم الرحمۃ سے بیان کیا ہے:

المراد به فجر یوم النحر خاصة۔

اس آیت میں ”الفجر“ سے دس ذوالحجہ کی فجر مراد ہے۔

(تفیر ابن کثیر ج ۶ ص ۳۲۹ قدری کتب خانہ)

اور دس راتوں کے بارے میں لکھتے ہیں:

واللیالی العشر المراد بها عشر ذى الحجة الخ۔ (ایضاً)

دس راتوں سے ذوالحجہ کا عشرہ مراد ہے۔

حضرت ابن عباس، ابن زبیر، مجاہد اور بہت سارے متقدمین و متأخرین کا یہی قول ہے۔

..... حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: والفجر ولیال عشر قال العشر عشر الاضحی
والوتر يوم عرفة والشفع يوم النحر۔ (فضائل الاوقات للبيهقي ص ۳۲۰)

دس راتوں سے مراد ذوالحجہ کا پہلا عشرہ ہے اور طاق سے مراد نو ذوالحجہ ہے اور جفت سے مراد دس ذوالحجہ یعنی قربانی کا دن مراد ہے۔

گویا مندرجہ بالا آیات قرآنی میں ان دس راتوں کی قسم ارشاد فرمائی کرنے کی عظمت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

عیدین کی راتیں:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

آپ نے ارشاد فرمایا: من قام لیلی العیدین محتسباً لله لم یمت قلبہ

یوم تموت القلوب۔ (سنن ابن ماجہ ص ۱۲۸، الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۵۲)

جس نے عیدِ دین (عید الفطر و عید الاضحی) کی راتوں کو اللہ کی رضا کے لیے قیام کیا اس کا دل اس دن مردہ نہیں ہو گا جس دن (لوگوں کے) دل مردہ ہو جائیں گے۔

* حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: من احیا اللیالی الخمس وجبت له الجنة ليلة الترویة وليلة عرفة وليلة النحر وليلة الفطر وليلة النصف من شعبان (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۵۲)

جس شخص نے پانچ راتوں (میں ذکر و فکر اور عبادت و ریاضت بجالا کر نہیں) زندہ رکھا اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔

(۱) آٹھویں ذی الحجه کی رات (۲) نوویں ذی الحجه کی رات

(۳) عید الاضحی کی رات (۴) عید الفطر کی رات

(۵) پندرہویں شعبان کی رات

رجب کی پہلی رات:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خمس لیال لا يرد فيهن الدعاء ليلة الجمعة و اول ليلة من رجب وليلة النصف من شعبان وليلة العید۔

(شعب الانیمان ج ۳ ص ۳۲۲، فضائل الاوقات ص ۳۱۲، مصنف عبدالرازاق ج ۲ ص ۳۱۷)

پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں کی جانے والی دعا رد نہیں ہوتی

(۱) جمعہ کی رات (۲) رجب کی پہلی رات (۳) شعبان کی پندرھویں رات
 (۴) عید الاضحیٰ کی رات (۵) عید الفطر کی رات

جمعہ کی رات:

حضرت چابر بن عبد اللہ النصاری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: من مات یوم الجمعة اولیلۃ الجمعة اجیر من عذاب القبر وجاء یوم القيمة عليه طابع الشهداء۔ (شرح الصدورص ۲۰۹)

جو مسلمان جمعہ یا شب جمعہ میں فوت ہو جاتا ہے، اسے عذاب قبر سے پناہ دے دی جاتی ہے اور وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس پر شہیدوں کی مہر ہو گی۔

.....حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ما من مسلم يموت يوم الجمعة او ليلة الجمعة الا وقام الله فتنة القبر

(ترندي ج ١ ص ١٠٥، مند احمد ج ٢ ص ١٦٩، مشکوٰۃ ص ١٢١)

جو کوئی مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قبر کے فتنہ سے محفوظ فرمادیتا ہے۔

شہزاد

ارشاد پاری تعالیٰ ہے:

سبحان الذي اسرى بعده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد

الا قصى الذى باركنا حوله لنرىه من آياتنا انه هو السميع البصير - (الإسراء، ١)

یاک ہے وہ جو اپنے بندے کو رات لے گیا مسجد حرام سے مسجدِ اقصیٰ

تک جس کے گرد اگر وہم بنے برکت رکھی تاکہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔

شب میلاد النبی ﷺ:

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

” بلاشبہ شب میلاد لیلۃ القدر سے افضل ہے۔ اس لیے کہ میلاد کی رات خود حضور ﷺ کے ظہور کی رات ہے اور شب قدر حضور کو عطا کی گئی اور ظاہر ہے کہ جس رات کو آپ کی ذات مقدسہ سے شرف ملا وہ اس رات سے ضرور افضل قرار پائے گی، جو حضور کو دیئے جانے کی وجہ سے شرف والی بنتی ہے، لیلۃ القدر نزول قرآن کی وجہ سے مشرف ہوئی اور لیلۃ المیلاد نفس نفس حضور ﷺ کے ظہور مبارک سے شرف یا ب ہوئی۔ اور اس لیے بھی لیلۃ القدر میں (صرف) حضور ﷺ کی امت پر فضل و احسان ہوا اور لیلۃ المیلاد میں تمام موجودات عالم پر اللہ تعالیٰ نے فضل و احسان کیا، کیونکہ حضور رحمۃ للعالمین ہیں، جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں تمام خلائق ابی السموات والارضین پر عام ہو گئیں۔ (ما ثبت من السنة ص ۸۷، ونحوہ فی مدارج الدوۃ ج ۲ ص ۱۱)

..... امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لیلۃ المیلاد کے لیلۃ القدر سے افضل ہونے پر یہی دلائل مزید تفصیل کے ساتھ قائم فرمائے ہیں ملاحظہ ہو! مواہب لدنیہ ج ۱ ص ۲۶، ۲۷ یہی مضمون زرقانی شرح مواہب جلد اصفہن ۲۵۵، الانوار الحمد یہ صفحہ ۲۸۔ جواہر البحار جلد ۲ صفحہ ۳۲۶، جلد ۳ صفحہ ۳۲۲ پر بھی موجود ہے۔

نوٹ: مخالفین کے معتمد مولا نا عبدالحی لکھنؤی نے شیخ محقق کے حوالے سے لکھا ہے:

”ہم کہتے ہیں کہ حضور شب میلاد میں پیدا ہوئے تو یہ رات شب قدر سے بلاشبہ افضل ہے۔“ (مجموعۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۸۷)

.....حافظ ابن حجر عسقلانی سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اسی وجہ سے بعضوں نے کہا ہے کہ شب میلاد شب قدر سے افضل ہے۔ (ایضاً ج ۱ ص ۸۷)

نوت: عبدالمیاں دیوبندی نے اپنی کتاب رحمة للعالمین جلد اول میں بھی شب میلاد کے لیلة القدر سے افضل ہونے پر مذکورہ دلائل لکھے ہیں۔

ہر رات کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
ینزل ربنا تبارک و تعالیٰ کل لیلة الى السمااء الدنيا حين يبقى ثلث الليل الاخر يقول من يدعوني فاستجيب له من يسألني فاعطيه من يستغرنی فاغفرله۔ (بخاری ج ۲ ص ۹۳۶، مسلم ج ۱ ص ۲۵۸)

ہمارا مالک و مولیٰ ہر رات کو جس وقت آخری تھائی رات باقی رہ جاتی ہے آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا اور ارشاد فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اس کو بخش دوں۔

وما علينا الا البلاغ



نوافل اور ان کی فضیلت

سنن، نفل، تطوع، مندوب، مستحب، مرغب، حسن یہ تمام الفاظ ہم معنی ہیں جن کا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ نہیں۔ نفلی عبادت کو قرآن و حدیث میں ”تطوع“ کہا گیا ہے۔ اس سے مراد وہ عبادت ہے کہ جس کا شریعت میں بندے کو مکلف نہ کیا گیا ہو، بندہ اپنی خوشی سے کرے، یہ لفظ ہر نفلی عبادت پر بھی بولا جاتا ہے۔ اور سنتوں کو بھی نفل کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ بعض سنن میں موکدہ ہوتی ہیں جو حضور اکرم ﷺ نے ہمیشہ پڑھیں، اور بعض غیر موکدہ، جو آپ ﷺ نے کبھی کبھی پڑھیں۔

حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت میں فرائض کا نقصان نوافل سے پورا کیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ (r) فرماتے ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بندے کا وہ عمل جس کا قیامت کے دن پہلے حساب ہو گا وہ اس کی نماز ہے، اگر نماز ٹھیک ہو گئی تو بندہ کا میاب ہو گیا اور نجات پا گیا اور اگر نماز بگڑ گئی تو محروم رہ گیا اور نقصان پا گیا اگر بندے کے فرضوں میں کمی ہو گی تو رب تعالیٰ فرمائے گا کہ دیکھو کیا میرے بندے کے پاس کچھ نفل ہیں، ان سے فرض کی کمی پوری کر دی جائے گی۔ پھر بقیہ اعمال اسی طرح ہوں گے۔

(مکلوۃ ص ۱۱، ابو داؤد ج ۱ ص ۱۲۶، ابن ماجہ ص ۱۰۳، ترمذی ج ۱ ص ۵۵،

نائیج ج ۱ ص ۸۲، ۸۳، دارمیج ج ۱ ص ۳۶۱، مندادحمد مندا المکرین مسند ابی ہریرہ (r))

فائدہ: واضح رہے یہاں کمی سے ادا میں کمی مراد نہیں بلکہ طریقہ ادا میں کمی مراد ہے یعنی اگر کسی نے فرائض ناقص طریقہ سے ادا کیے ہوں گے تو وہ کمی نوافل سے پوری کردی جائے گی، یہ مطلب نہیں کہ وہ بندہ فرض نماز نہ پڑھنے لفظ پڑھتا رہے اور وہاں لفظ فرض بن جائیں۔ (ازلمعات)

(مرأۃ المناجح شرح مشکوۃ المصانع ج ۲ ص ۲۹۹ تسبیح کا بیان)

ہر روز بارہ رکعتاں:

حضرت ام جبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھا کرے اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ چار ظہر سے پہلے دو ظہر کے بعد دور کتیں مغرب کے بعد دور کتیں عشاء کے بعد دور کتیں فجر سے پہلے۔

(ترمذی ج ۱ ص ۵۵، نسائی ج ۱ ص ۲۵۶، ابن ماجہ ص ۸۱، مشکوۃ ص ۱۰۳)

مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۱۰۸)

*..... حضرت ام جبیہ رضی اللہ تعالیٰ علیہ ہی سے روایت ہے:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھا: جو مسلمان بندہ فرض نماز کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہر روز بارہ رکعت لفظ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔ (مسلم ج ۱ ص ۲۵۱، مشکوۃ ص ۱۰۳)

فرض کے بعد لفظ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ظہر سے پہلے دور کعت پڑھیں اور ظہر کے بعد دور کعت پڑھیں اور مغرب کے بعد دور کعت پڑھیں اور عشاء کے بعد دور کعت پڑھیں اور جمعہ کے بعد دور کعت پڑھیں، رہی مغرب اور عشاء (کے بعد) تو وہ آپ نے اپنے گھر میں پڑھیں۔ (صحیح بخاری ج ۱۵۶ ص ۱۵۶)

فجر کی سنتیں:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

نبی کریم ﷺ فجر کی سنتوں سے زیادہ کسی نفل پر حفاظت نہ فرماتے تھے۔
(بخاری ج ۱۵۶ ص ۲۵۱، مسلم ج ۱۵۶ ص ۲۵۱، مشکلۃ ص ۱۰۲)

..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مزید فرماتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر کی سنتیں دنیا اور دنیا کی چیزوں سے بہتر ہیں۔
(مسلم ج ۱۵۶ ص ۲۵۱، ترمذی ج ۱۵۶ ص ۵۶، مشکلۃ ص ۱۰۲)

ظہر سے پہلے چار سنتیں:

حضرت ام جبیہ، نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے چار رکعات اور ظہر کے بعد چار رکعات کی حفاظت کی، اس پر دوزخ حرام ہو جائے گی۔
(سنن ابو داؤد ج ۱۸۰ ص ۲۵۷، سنن ترمذی ص ۷۵، سنن نسائی ج ۲۵۷ ص ۲۵۷)

امن ماجہ ص ۸۲، منhad حمد ج ۶ ص ۳۲۵)

..... حضرت ابوالیوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ظہر سے پہلے چار رکعات جن کے درمیان سلام نہ ہو، ان کے پڑھنے والوں کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

(سنن ابو داؤد و حج اص ۱۸۰)

..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے تھے اور ظہر کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔ (سنن ترمذی حج اص ۷۵، منhadhah ماجہن حج اص ۸۵)

..... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں:

جب نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے چار سنتیں نہ پڑھتے تو ان کو ظہر کے بعد پڑھتے۔ (سنن ترمذی حج اص ۷۵، سنن ابن ماجہ حص ۸۲)

..... حضرت ابوالیوب النصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظہر کے پہلے چار رکعتیں جن کے نیچ سلام نہ ہو، ان کے لیے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔

(ابوداؤد حج اص ۱۸۰، ابن ماجہ حص ۸۲، مشکوٰۃ حص ۱۰۲)

..... حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

نبی کریم ﷺ سورج ڈھلنے کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور فرماتے تھے کہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ اس گھڑی میں میراثیک عمل چڑھے۔ (ترمذی حج اص ۶۳، مشکوٰۃ حص ۱۰۲)

..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے تاکہ ظہر کے پہلے زوال کے بعد

چار رکعتیں نماز تہجد کی اتنی رکعتوں کے برابر رکھی جاتی ہیں اور نہیں ہے کوئی چیز مگر وہ اس گھری اللہ کی تسبیح کرتی ہے پھر تلاوت فرمائی کہ ”مائل ہوتے ہیں، ان کے سامنے دائیں باسیں اللہ کو سجدہ کرتے عاجز ہو کر۔“

(ترمذی حاص ۱۳۱، شعب الایمان ح ۷ ص ۸۲ برقم: ۲۹۳۶، مشکلوۃ ص ۱۰۵)

ظہر سے پہلے دور کعت:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

میں نے نبی ﷺ کی دس رکعات محفوظ کر رکھی ہیں دور کعت ظہر سے پہلے اور دور کعت ظہر کے بعد اور دور کعت مغرب کے بعد اپنے گھر میں، اور دور کعت عشاء کے بعد اپنے گھر میں، اور دور کعت صبح سے پہلے اور اس وقت میں کوئی نبی کریم ﷺ کے پاس نہیں جاتا تھا۔ (حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی، انہوں نے کہا: جب موذن اذان دیتا اور فجر طلوع ہو جاتی تو آپ دور کعت نماز پڑھتے۔) (بخاری حاص ۱۵، مشکلوۃ ص ۱۰۲)

عصر سے پہلے چار رکعتیں:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ اس شخص پر حرم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعت پڑھیں (سنن ابو داؤد حاص ۱۸۰، سنن ترمذی حاص ۵۸، مسند احمد ح ۲ ص ۷۱)

..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے جن کے درمیان مقرب

فرشتوں اور ان کے مطیع مسلمانوں اور مومنوں پر سلام سے فاصلہ کرتے تھے۔

(ترمذی ج اص ۵۸، مشکوٰۃ ص ۱۰۲)

..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزید فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ عصر سے پہلے دور کعیس پڑھتے تھے۔

(ابوداؤد ج اص ۱۸۰، مشکوٰۃ ص ۱۰۲)

مغرب کے بعد نفل:

حضرت کعب ابن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

نبی کریم ﷺ بنی عبد الاشہل کی مسجد میں تشریف لے گئے تو وہاں مغرب پڑھی
جب لوگ اپنی نماز پڑھ چکے تو حضور نے انہیں اس کے بعد نفل پڑھتے دیکھا تو فرمایا کہ
یہ گھروں کی نماز ہے۔ (ابوداؤد ج اص ۱۸۲، مشکوٰۃ ص ۱۰۵)

..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ بعد مغرب دور کعتوں میں لمبی قرأت کرتے تھے حتیٰ کہ مسجد
والے متفرق ہو جاتے۔ (ابوداؤد ج اص ۱۸۳، مشکوٰۃ ص ۱۰۵)

..... حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

مغرب کے بعد دور کعین جلدی پڑھو کیونکہ وہ دونوں فرضوں کے ساتھ اٹھائی
جاتی ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۱۰۵، شعب الایمان للبیہقی ج ۷ ص ۹۷ برقم: ۲۹۳۲)

..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مغرب کے بعد چھ رکعیں پڑھے جن کے

درمیان کوئی بُری بات نہ کرے تو یہ بارہ برس کی عبادت کے برابر ہوں گی۔

(ترمذی ج ۱ ص ۵۸، مشکلوۃ ص ۱۰۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مغرب کے بعد میں رکعتیں پڑھے، اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔ (ترمذی ج ۱ ص ۵۸، مشکلوۃ ص ۱۰۲)

عشاء کے بعد چار رکعت:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی عشاء نہ پڑھی جس کے بعد میرے پاس تشریف لائے مگر چار یا چھر رکعتیں پڑھ لیں۔ (ابوداؤدن ج ۱ ص ۱۸۵، مشکلوۃ ص ۱۰۲)

نماز جمعہ کی سنتیں اور نوافل:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد نماز نہ پڑھتے حتیٰ کہ لوٹ آتے تھے پھر اپنے گھر میں دور رکعتیں پڑھتے۔

(بخاری ج ۱ ص ۱۲۸، ۱۵۶، مسلم ج ۱ ص ۲۸۸، موطا امام مالک ص ۱۵۱، ابوداؤدن ج ۱

ص ۸۷۱، نسائی ج ۱ ص ۲۱۰، مشکلوۃ ص ۱۰۲، مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۶۵)

فائدہ: جمعہ کے دن نماز کے بعد کے متعلق تین طرح کی روایتیں ہیں:

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ کے بعد دور رکعت ادا فرماتے تھے۔ ملاحظہ ہوا!

(ترمذی ج ۱ ص ۶۸، ۶۹، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۰، دارمی ج ۱ ص

(۱۶۰ ص ادوج داد ابو، ۳۲۵)

(۲) چار رکعت: جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو تم میں جمعہ کے بعد نماز پڑھتے تو چار رکعتیں پڑھ لے۔ (مسلم ج اص ۲۸۸، مشکوٰۃ ص ۱۰۲، ترمذی ج اص ۶۹، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲۱، مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۲۳۸، سنن الدارمی ص ۳۳۶)

..... ایک اور روایت میں ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی تم میں جمعہ پڑھتے تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھ لے۔ (مسلم ج اص ۲۸۸، مشکوٰۃ ص ۱۰۲)

(۳) چھر رکعت: جیسا کہ درج ذیل مقامات پر آپ ﷺ کا عمل بیان کیا گیا ہے۔
ملاحظہ ہو! ترمذی ج اص ۶۹، ابو داد دوج اص ۱۸۰۔

..... حضرت عطا فرماتے ہیں:

حضرت ابن عمر جب مکہ میں جمعہ پڑھتے تو آگے بڑھتے پھر دور رکعتیں پڑھتے پھر آگے بڑھتے تو چار پڑھتے، اور جب مدینہ میں ہوتے اور جمعہ پڑھتے تو اپنے گھر لوٹ جاتے، دور رکعتیں پڑھتے اور مسجد میں نہ پڑھتے، ان سے پوچھا گیا تو کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایسے ہی کرتے تھے۔ (ابو داد دوج اص ۱۶۰، مشکوٰۃ ص ۱۰۵)

دونمازوں کے درمیان میں فاصلہ کرنا:

حضرت عمر بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

نافع ابن جبیر نے انہیں حضرت سائب کے پاس اس چیز کے پوچھنے کے لئے

بھیجا جو امیر معاویہ نے ان سے نماز میں دیکھی ہو۔ انہوں نے فرمایا: ہاں میں نے امیر معاویہ کے ساتھ مقصور بے میں جمعہ پڑھا۔ جب امام نے سلام پھیرا تو میں اسی جگہ کھڑا ہو گیا، جب وہ چلا گیا تو مجھے بلا یا اور فرمایا کہ یہ کام آئندہ نہ کرنا جب تم جمعہ پڑھو تو اسے اور نماز سے نہ ملا۔ یہاں تک کہ کوئی بات کر لو یا ہٹ جاؤ، کیونکہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا کہ بغیر کلام یا بغیر ہٹنے نماز کو نماز سے نہ ملا۔ میں۔

(مسلم ج ۱ ص ۲۸۸، مشکوٰۃ ص ۱۰۵)

رات کے قیام کی فضیلت:

رات کو قیام کرنے کی فضیلت کے متعلق کثیر روایات مروی ہیں چند ایک درج ذیل ہیں ہے:

..... حضرت ابن عمر ابیان کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (ظاہری) حیات مبارکہ میں جب کوئی شخص خواب دیکھتا تو وہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کرتا، پس میں نے یہ تمنا کی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کروں اور میں نوجوان لڑکا تھا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسجد میں سو جاتا تھا، پس میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے مجھے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے گئے، پس دوزخ کنوں کی طرح بیج دار بنی ہوئی تھی اور اس کی دو چہرے خیال تھیں اور اس میں کچھ لوگ تھے جن کو میں پہچانتا تھا، پس میں دل میں کہہ رہا تھا کہ میں دوزخ کی آگ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، انہوں نے بیان کیا: پھر ہمیں ایک اور فرشتہ ملا، اس نے مجھ سے کہا: تم ڈرونہ میں، پس میں نے یہ

خواب (اپنی ہمشیرہ) حضرت خصہ ﷺ کو بیان کیا، حضرت خصہ نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا: عبد اللہ کیا، ہی اچھا آدمی ہے، کاش! وہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا، اس کے بعد وہ رات کو بہت کم سوتے تھے۔ (صحیح بخاری ج ۱۵ ص ۱۵)

..... حضرت سید نابلل جبشی 仁 و دیگر صحابہ کرام زیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم رات کو اٹھ کر قیام کرنے کو لازم رکھو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور رات کو قیام کرنا اللہ تعالیٰ کے قرب کا سبب ہے اور گناہوں سے روکنے کا اور بُرے کاموں کو مٹانے کا اور جسم کی بیماریوں کو دور کرنے کا ذریعہ ہے۔

(سنن ترمذی ج ۲ ص ۱۹۳، مخلوٰۃ ص ۱۰۹، الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۳۲۸)

سنن بیهقی ج ۲ ص ۵۰۲، المستدرک ج ۱ ص ۳۱۸)

..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! جب میں آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل خوش ہو جاتا ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں، مجھے ایسے کام کی خبر دیجئے کہ جب میں وہ کام کر لوں تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں، آپ نے فرمایا: کھانا کھلاؤ، پہ کثرت سلام کرو، رات کو اٹھ کر نماز پڑھو، جب لوگ سوئے ہوئے ہوں اور جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ۔

(مندادہ ج ۲ ص ۲۹۵، ۳۲۳، المستدرک ج ۱ ص ۵۵، ابن ابی الدنیا

ج ۱ ص ۳۲۶، الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۳۲۵، ۳۲۳)

..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

رات کی نماز کی فضیلت دن کی نماز پر اس طرح ہے جس طرح خفیہ صدقہ دینے والے کی فضیلت ظاہر اصدقہ دینے والے پر ہے۔

(المجمع الکبیر ج ۹ ص ۳۲، کتاب الزہد لابن المبارک برقم: ۲۲۳، ابن ابی الدنیا

ج اص ۲۲۷، الترغیب والترہیب ج اص ۲۲۹)

اس شخص کی فضیلت جو رات کو بیدار ہو، پھر نماز پڑھے:

حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے: اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور اللہ سبحان ہے (ہر عیب سے پاک ہے) اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کی مدد کے بغیر گناہ سے بچنا ممکن ہے نہ نیکی کی طاقت، پھر کہے: اے اللہ! میری مغفرت فرماء، یا کوئی اور دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی، پھر اگر وضوء کرے تو اس کی نماز قبول ہوگی (صحیح بخاری: ۱۱۵۳، سنن ترمذی: ۳۲۱۳، سنن ابو داؤد: ۵۰۶۰، سنن ابن ماجہ: ۳۸۷۸)

سنن داری: ۷۲۸، صحیح ابن حبان: ۲۵۹۶، عمل اليوم والليلة لابن القرنی: ۱۵۷، حلیۃ

الاولیاء ج ۱۵۹ ص ۵، سنن بیہقی ج ۳ ص ۵، شرح السنہ: ۹۵۳، منhadīn ج ۵ ص ۳۱۳)

جو شخص رات کو قیام کرتا ہو، اس کا رات کے قیام کو ترک کرنا مکروہ:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

مجھ سے رسول اللہ ﷺ فرمایا: اے عبداللہ! فلاں شخص کی مثل نہ ہو جانا، وہ

رات کو قیام کرتا تھا، پھر اس نے رات کا قیام ترک کر دیا۔ (صحیح بخاری: ۱۱۵۲)

مرض یا سفر میں عبادت کا ثواب:

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم ﷺ کے صدقے اس امت پر کمال مہربانی فرمائی ہے، کہ اگر کوئی مسلمان صحت و تندرستی کی حالت میں کوئی نیک عمل کرتا ہو، اور وہ بیماری یا سفر کی وجہ سے اس کام کو سرانجام نہ دے سکے تو اللہ تعالیٰ اُسے اس نیک عمل کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ

.....حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ بیمار ہو یا سفر کرے تو اس کے لئے اس عمل کی مثل لکھی جاتی ہے جو وہ اقامت اور صحت کی حالت میں کرتا تھا۔

(بخاری ج ۶، ابو داؤد ج ۶، مصنف عبد الرزاق، مسند احمد ج ۳ ص ۳۰)

.....سرورِ عالم، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص کا عبادت میں کوئی حصہ ہو اور اللہ اس کو اس مرض کی وجہ سے اس عبادت سے روک دے تو اللہ عز و جل اس کو اپنے فضل سے اس عبادت کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ (شرح ابن بطال ج ۳ ص ۱۲۰)

.....ایک اور روایت میں ہے:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ کوئی نماز پڑھتا ہو اور اس پر نیند غالب آجائے تو اس کو اس نماز کا اجر دیا جاتا ہے اور اس کی نیند اس پر صدقہ ہو جاتی ہے۔

(شرح ابن بطال ج ۳ ص ۱۲۰)

جو شخص سحر کے وقت سو جائے:

حضرت عبداللہ بن عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور سب سے زیادہ پسندیدہ روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں، حضرت داؤد آدھی رات تک سوتے تھے اور تہائی رات میں قیام کرتے تھے (پھر) رات کے چھٹے حصے میں سوتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

(بخاری ج ۱ ص ۲۳۲، ۲۶۵، ۱۵۲، ۳۸۶، مسلم ج ۱ ص ۳۶۷، سنن نسائی ج ۱ ص ۲۲۲،
مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۲۹۵، سنن کبریٰ ج ۳ ص ۳، حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۲۸۳،
مسند احمد ج ۲ ص ۱۸۸)

..... حضرت مسروق نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا:
نبی ﷺ کو کون سا عمل زیادہ محبوب تھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
فرمایا: جو دامگی ہو، میں نے پوچھا آپ (صحیح) کس وقت اٹھتے تھے؟ حضرت عائشہ نے
فرمایا: جب مرغ اذان دیتا تھا۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۵۲، ج ۲ ص ۹۵، مسلم ج ۱ ص ۲۵۵، ابو داؤد ج ۱ ص
۱۸۶، نسائی ج ۱ ص ۲۳۰، مہند ابو داؤد الطیالسی: ۱۳۰، سنن کبریٰ بیہقی ج ۳ ص
۲۳، صحیح ابن حبان: ۲۲۳۳، کامل ابن عدی ج ۱ ص ۳۱۵، مخلوۃ ص ۱۰۷)

تہجد کا بیان:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ومن اللیل فتهجد بہ نافلۃ لک۔ (الاسراء: ۹۷)

اور رات کے کچھ حصے میں تہجد کی نماز پڑھئے، جو خاص آپ کے لیے زیادہ ہے
تہجد کا معنی ہے: نیند کو ترک کر کے اٹھنا اور پھر نماز پڑھنا۔

..... امام ابو منصور محمد بن ماتریدی حنفی علیہ الرحمہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:
حسن بصری نے کہا کہ ”نافلۃ لک“ کا معنی ہے: خالص آپ کے لئے،
کیونکہ آپ کسی حکم کی تعمیل میں کسی حال میں غفلت نہیں کرتے اور لوگ بہت سے احکام
میں غفلت کرتے ہیں۔

تہجد کی فضیلت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں فضیلت والے لوگ حاملینِ قرآن
اور تہجدگزار ہیں۔

(معجم الکبیر ج ۱۲ ص ۱۲۵، تاریخ بغداد ج ۳ ص ۱۲۲، ج ۸ ص ۸۰، مسکوہ ص
۱۱۰، الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۳۳۱)

اشراق کی نماز کا وقت:

اشراق کا معنی ہے سورج کا طلوع ہونا اور اس کا چمکنا اور نماز اشراق کا اول
وقت وہ ہے جب سورج ایک نیزہ کی مقدار بلند ہو جاتا ہے اور طلوع آفتاب کے بعد

بیس منٹ گزر جاتے ہیں اور نماز اشراق کا آخر وقت وہ ہوتا ہے جب چاشت کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے، اس لیے چاشت کی نماز اس وقت پڑھنی چاہئے جب سورج خوب گرم اور سفید ہو جاتا ہے اور اس کا نور خوب روشن ہو جاتا ہے۔

..... حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ ان کے گھر آئے، آپ نے وضو کیا اور پھر صلوٰۃ الصبح چاشت کی نماز) پڑھی، پھر فرمایا: اے ام ہانی! یا اشراق کی نماز ہے۔

(معجم الکبیر ج ۲۳ ص ۳۰۵، معجم الاوسط رقم الحدیث: ۳۲۵۸)

اس حدیث میں آپ نے چاشت کی نماز پر اشراق کا اطلاق فرمایا ہے، اس کا معنی یہ ہے کہ یہ اشراق کا آخر وقت ہے اور اول وقت کے اعتبار سے یہ چاشت کی نماز ہے۔

چاشت کی نماز کا بیان:

چاشت کی نماز کے بارے میں چند روایات ملاحظہ فرمائیں!

..... حضرت ام ہانی بیان کرتی ہیں:

لتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے، آپ نے غسل کیا، پھر آپ نے چاشت کی آٹھ رکعات پڑھیں۔

(مسلم ج اص ۱۵۳، معجم الکبیر: ۲۰۳۵۳، سنن نسائی ج اص ۱۷، مشکلۃ ص ۱۱۵)

، مسند احمد ج ۶ ص ۳۲۲، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۰۰)

..... حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا حرہ بن معاویہ کی طرف گیا، پس آپ نے چاشت کی آٹھ رکعات نماز پڑھی اور ان میں طول دیا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۰، کنز العمال ج ۱۳ ص ۳۲، ۳۷۸۸۳)

..... حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے صرف ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۹۸، مسند احمد ج ۲ ص ۳۲۸، مجمع الزوائد ج ۲ ص ۲۳۲)

سفر میں چاشت کی نماز:

جب دن کے اول وقت میں سورج چوتھائی آسمان تک بلند ہو جائے تو اس وقت کو اور اس کے بعد کے وقت کو چاشت کا وقت کہتے ہیں۔

..... حضرت امہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آٹھ رکعات چاشت کی نماز کی روایت کی ہے۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۱۵)

..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے چاشت کی بارہ رکعات پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنادے گا۔

(سنن ترمذی ج ۱ ص ۶۲، سنن ابن ماجہ ص ۹۹)

..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی چھ رکعات پڑھتے تھے۔ (المجمع الاوسط: ۱۲۹۸)

.....حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے:

رسول ﷺ نے چاشت کی چار رکعت پڑھتے تھے۔ (صحیح مسلم: ۱۹۷)

.....حضرت عقبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا:

نبی کریم ﷺ نے ان کے گھر میں چاشت کی دور کعت نماز پڑھی۔

(بخاری ج ۱۵ ص ۷۵، مسند احمد ج ۵ ص ۳۵۰)

.....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے:

رسول ﷺ نے ان کو چاشت کی دور کعت کی وصیت کی اور فرمایا: جس نے ان کی حفاظت کی، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کے جھاگ کی مثل ہوں۔ (سنن ترمذی ج ۲ ص ۶۳، مسند احمد ج ۲ ص ۳۲۲، سنن ابن ماجہ ص ۹۹، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۰۱)

حضر میں چاشت کی نماز:

حضرت عقبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا:

نبی کریم ﷺ نے ان کے گھر میں چاشت کی دور کعت نماز پڑھی۔

(بخاری ج ۱۵ ص ۷۵ مسند احمد ج ۶ ص ۳۵۰)

اشراق اور چاشت پڑھنے کی فضیلت میں احادیث:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مجرکی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی، پھر وہ طلوع آفتاب تک بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا، پھر اس نے دور کعت نماز پڑھی تو

اس کو حج اور عمرہ کا پورا پورا اجر ہو گا۔ (سنن الترمذی: ۵۸۶، جامع المسانید والسنن ج ۲۳ ص ۳۸۲، لابن کثیر، المسند الجامع ج اص ۳۰۲)

..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے چاشت کی نماز کی بارہ رکعات پڑھیں، اللہ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنادے گا۔ (سنن الترمذی ج اص ۶۲، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۳۸۰، مجمع الاوسط رقم الحدیث: ۳۹۶، مجمع الصغر رقم الحدیث: ۵۰۶، شرح السنة رقم الحدیث: ۱۰۰۶، جامع المسانید والسنن لابن کثیر ج ۲۱ ص ۲۸۰، رقم الحدیث: ۶۰۹ دار الفکر بیروت، المسند الجامع ج اص ۳۸۸ رقم الحدیث: ۵۶۰)

..... حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ تبارک و تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا: اے ابن آدم! میرے لئے دن کے شروع میں چار رکعات نماز پڑھو، میں دن کے آخر میں تمہارے لیے کافی ہوں گا۔ (سنن الترمذی ج اص ۶۲، مسند احمد ج ۲۳۰ ص ۵۶۵، جامع المسانید والسنن ج ۱۳ ص ۵۹۳، المسند الجامع ج ۱۲ ص ۳۲۲ رقم الحدیث: ۱۰۹۹۵)

..... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے، حتیٰ کہ ہم کہتے تھے کہ آپ اس نماز کو ترک نہیں کریں گے اور آپ اس نماز کو ترک کر دیتے تھے، حتیٰ کہ ہم کہتے تھے کہ آپ اس نماز کو نہیں پڑھیں گے۔ (سنن الترمذی رقم الحدیث: ۷۷، مسند احمد ج ۳ ص ۲۱، شرح السنة رقم الحدیث: ۱۰۰۳، جامع المسانید والسنن ج ۳۳ ص ۳۲۳، رقم الحدیث: ۲۷، المسند الجامع ج ۲۶ ص ۲۲۷، رقم الحدیث: ۲۲۹۲)

..... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا: ان لوگوں کو خوب معلوم ہے کہ چاشت کی نماز کو اس وقت کے غیر میں پڑھنا افضل ہے، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اداہیں (رجوع کرنے والوں) کی نماز اس وقت ہوتی ہے جب اونٹ کے بچوں کے جسم کی کھال اور ان کے پیر گرم ریت کی شدت کی وجہ سے جلنے لگتے ہیں۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۳۸۷، مند احمد ج ۲ ص ۲۰۷، صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۲۵۳۹، سنن الکبریٰ للبیهقی ج ۳ ص ۳۹، صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: ۱۲۲۷، مند ابو عوانہ ج ۲ ص ۲۰۷، المجمع الاوسط رقم الحدیث: ۲۳۰۰، المجمع الصغر رقم الحدیث: ۱۵۵، معرفۃ السنن والآثار رقم الحدیث: ۵۵۸، مصنف عبدالرزاق رقم الحدیث: ۳۸۳۲)

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ صلوٰۃ الفتحی (چاشت کی نماز) اس وقت پڑھنی چاہئے جب ریت خوب گرم ہو کرتے گلتی ہے اور اونٹ کے پاؤں ریت کی گرمی کی شدت سے جلنے لگتے ہیں، اونٹ کے بچوں کا ذکر اس لیے فرمایا کہ ان کے جسم اور ان کے پاؤں کی کھال نازک ہوتی اور گرمی تھوڑی سی بھی زیادہ ہوتی ان کے پاؤں جلنے لگتے ہیں، ہمارے اعتبار سے یہ وقت دن کے دس اور گیارہ بجے کے درمیان ہوتا ہے، سواں وقت چاشت کی نماز پڑھنی چاہئے۔ اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ جس وقت گرمی کی شدت ہوتی ہے تو اس وقت لوگوں کا دل آرام اور استراحت کو چاہتا ہے اور جو لوگ اداہیں یعنی اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ہوتے ہیں وہ اس وقت آرام اور استراحت کے بجائے چاشت کی نماز پڑھتے ہیں اور ان کو صرف اس چیز میں اطمینان اور سکون ملتا ہے کہ وہ ہر مطلوب اور مرغوب چیز سے منقطع ہو کر اللہ تعالیٰ کے ذکر میں اور اس

کی عبادت میں مشغول ہو جائیں۔

نماز چاشت کی رکعات کی تعداد اور اس کا وقت:

چاشت کی نماز کی فضیلت میں بہت احادیث ہیں اور اس کی رکعات دو سے لے کر بارہ تک ہیں، ان کی تفصیل حسب ذیل احادیث میں ہے:

..... حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی صبح کو اٹھتا ہے تو اس کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے، پس ہر تسبیح کو پڑھنا صدقہ ہے اور ہر لالہ الا اللہ کو پڑھنا صدقہ ہے اور اللہ اکبر کو پڑھنا صدقہ ہے اور ہر نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور ہر برائی سے روکنا صدقہ ہے اور چاشت کی دور کعت نماز پڑھنے سے یہ صدقہ ادا ہو جاتا ہے۔

(صحیح مسلم رقم الحدیث: ۲۰، سنن ابو داؤد ج ۱۸۲، السنن الکبری للنسائی

رقم الحدیث: ۹۰۲۸، منhadhaj ج ۳۲ ص ۳۱۶)

..... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ چاشت کی چار رکعات پڑھتے تھے اور اللہ جتنی چاہتا آپ اتنی رکعات زیادہ کر دیتے تھے۔ (صحیح مسلم رقم الحدیث: ۱۹، منhadhaj ج ۱۳۵ ص ۳۶۹۲، المسانید والسنن مند عائشہ رقم: ۳۶۹۲)

چاشت کی آٹھ رکعات کے متعلق حضرت انس بن مالک کی حدیث گزر چکی ہے۔ سنن الترمذی رقم الحدیث: ۳۲۳، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث: ۱۳۸۰، المجموع الاوسط رقم الحدیث: ۳۷۳ وغیرہ۔

..... امام الحنفی بن راہویہ نے کتاب ”عدور رکعات السنۃ“ میں کہا ہے:

نبی ﷺ نے ایک دن چاشت کی نماز دور رکعت پڑھی اور ایک دن چار رکعت پڑھیں اور ایک دن چھر رکعت پڑھیں اور ایک دن آٹھ رکعات پڑھیں تاکہ امت پر وسعت اور آسانی ہو۔

..... حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وصیت کیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم دور رکعت چاشت کی نماز پڑھو گے تو تم غافلین میں نہیں لکھے جاؤ گے، اور جب تم چار رکعت پڑھو گے تو تم عابدین میں لکھے جاؤ گے، اور جب تم چھر رکعات پڑھو گے تو اس دن کوئی گناہ تمہارا پیچھا نہیں کرے گا، اور جب تم آٹھ رکعات پڑھو گے تو تمہیں خاشعین میں لکھا جائے گا اور جب تم دس رکعات پڑھو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارا جنت میں گھر بنادے گا۔ (سنن کبریٰ للہبیقی ج ۳ ص ۲۸، ۲۹)

..... امام ترمذی نے روایت کیا ہے:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے چاشت کی بارہ رکعات پڑھیں اللہ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنادے گا۔ (سنن ترمذی رقم الحدیث: ۲۷۳، جامع المسانید والسنن مندادنس رقم الحدیث: ۶۰۹)

صلوٰۃ الفتحی (چاشت کی نماز) کا وقت سورج کے بلند ہونے سے لے کر زوال سے پہلے تک ہے اور اس کا مستحب وقت وہ ہے جب دن کا چوتھائی حصہ گزر جائے، کیونکہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: او این کی نماز اس وقت ہوتی ہے جب گرم ریت کی

شدت سے اونٹ کے بچ کے پاؤں جلنے لگیں۔

(غدیۃ المستملی ص ۳۹۰، ۳۸۹، سہیل اکیڈمی لاہور)

وضو کرنے کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی ﷺ نے صبح کی نماز کے وقت حضرت بلاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے اسلام میں جو عمل کیے ہیں ان میں تم کو کس عمل پر اجر کی زیادہ توقع ہے؟ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جو تیوں سے چلنے کی آہٹ سنی ہے، حضرت بلاں نے کہا: میں نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس پر مجھے زیادہ اجر ملنے کی توقع ہو، بے شک میں جب بھی دن یا رات کے کسی وقت میں وضوء کرتا ہوں تو اس وضوء سے اتنی نماز پڑھتا ہوں جو میرے لیے مقدر کی گئی ہے۔ (بخاری ج ۱۵۰، ص ۵۳۰، صحیح مسلم ج ۲۹۲، مکلوۃ ص ۱۱۶، اسنن الکبری للنسائی: ۸۲۳۶، صحیح ابن خزیمہ: ۱۲۰۸، صحیح ابن حبان: ۱۰۱۱، شرح البنی: ۲۰۸۵، مندرجہ اسناد میں مذکور ہے: مسلم ج ۳۲، ص ۲۹۲)

عبادت میں شدت اختیار کرنا مکروہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی ﷺ (مسجد میں) داخل ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ دوستوں کے درمیان ایک رسی لٹکی ہوئی ہے، آپ نے پوچھا: یہ رسی کیسی ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت زینب کی رسی ہے، پس جب وہ تھک جاتی ہیں تو اس سے لٹک جاتی ہیں، تو

نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں! اس کو کھول دو، تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک عبادت کرے، جب تک اس میں فرحت ہو، پس جب وہ تحکم جائے تو بیٹھ جائے۔

(صحیح بخاری ج ۱ص، صحیح مسلم: ۸۲۷، سنن ابو داؤد: ۱۳۱۲، السنن الکبریٰ:

صحیح ابن خزیمہ: ۱۱۸۰، صحیح ابن حبان: ۹۳۲، شرح السنہ: ۲۳۹۲، مسند احمد ج ۳ ص ۱۳۰۶، مسند الطحاوی: ۱۹۸)

استخارہ کرنے کا شرعی طریقہ:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہمیں رسول اللہ ﷺ نے تمام کاموں میں استخارہ کی اس طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح ہمیں قرآن مجید کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے، آپ ﷺ نے فرماتے تھے: جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ فرض کے علاوہ دور کعت پڑھے، پھر یوں دعا کرے: اے اللہ! میں تیرے علم سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت سے طاقت طلب کرتا ہوں اور تیرے فضل عظیم سے سوال کرتا ہوں، کیونکہ تو قادر ہے اور میں قادر نہیں ہوں اور تو جانتا ہوں اور میں نہیں جانتا، اور تو ہی علام الغیوب ہے، اے اللہ! اگر تجھے یہ علم ہے کہ یہ کام میرے دین اور دنیا اور میرے کام کے آغاز اور انجام میں بہتر ہے تو تو اس کام کو میرے لیے مقدر فرمادے اور اس کام کو میرے لیے آسان فرمادے، پھر اس کام میں میرے لئے برکت رکھا اور اگر تجھے یہ علم ہے کہ یہ کام میرے دین اور دنیا میں اور میرے کام کے آغاز اور انجام میں نقصان دینے والا ہے تو تو اس کام کو مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس کام سے دور کر دے اور میرے لیے خیر کو

مقدر کر دے، وہ جہاں کہیں بھی ہو، پھر مجھے راضی کر دے، پھر اپنے اس کام کا نام لے۔ (صحیح البخاری ج ۱۵۵، سنن ابو داود ج ۲۱۵، سنن ترمذی: ج ۲۳، سنن نسائی ج ۲۵، سنن ابن ماجہ ص ۹۹، ۱۰۰، الادب المفرد: ۳۰۳، مشکلۃ ص ۱۱۶، منڈ ابو یعلیٰ ص ۲۰۸۶، صحیح ابن حبان: ۷، ۸۸۷، سنن کبریٰ بیہقیٰ ج ۳ ص ۵۲، کتاب الاسماء والصفات ص ۱۲۵، شرح السنہ: ۱۰۱۶، منڈ احمد ج ۳ ص ۳۲۲)

استخارہ کرنا، اس کے لئے بار بار نماز پڑھنا اور دعا کرنا مستحب ہے۔

..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انس! جب تم کسی کام کا رادہ کرو تو اپنے رب سے سات مرتبہ استخارہ کرو، پھر یہ دیکھو کہ تمہارے دل میں کیا بات آئی ہے، پس بے شک اسی بات میں خیر ہے۔ (عمل الیوم واللیلة للدینوری: ۵۹۸)

نوافل کی نماز جماعت سے پڑھنا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان کی دادی ملیکہ نے کھانا تیار کر کے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی، آپ نے اس سے کھایا، پھر فرمایا: کھڑے ہو، پس میں تم کو نماز پڑھاؤں، حضرت انس نے کہا: پھر میں ایک چٹائی کی طرف کھڑا ہوا جو زیادہ استعمال سے میلی ہو چکی تھی، پس میں نے اس کو پانی سے دھویا، پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور میں نے اور یتیم نے آپ کے پیچھے صف بنائی اور بوڑھی خاتون ہمارے پیچھے تھی، پس رسول اللہ ﷺ نے ہم کو نماز پڑھائی، پھر آپ لوٹ گئے۔ (صحیح البخاری ج ۱۵۸، ۹۵، ۶۰، صحیح مسلم ج ۲۳۳، سنن

نائبِ جاص ۱۹۵، ۱۲۷ (۱۹۵۰)

نفل بیٹھ کر پڑھنا:

اگر امتی بیٹھ کر نفل پڑھیں تو ان کو آدھا ثواب ہوتا ہے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نفل پڑھیں تو آپ کو پورا ثواب ہوتا ہے، حدیث میں ہے:

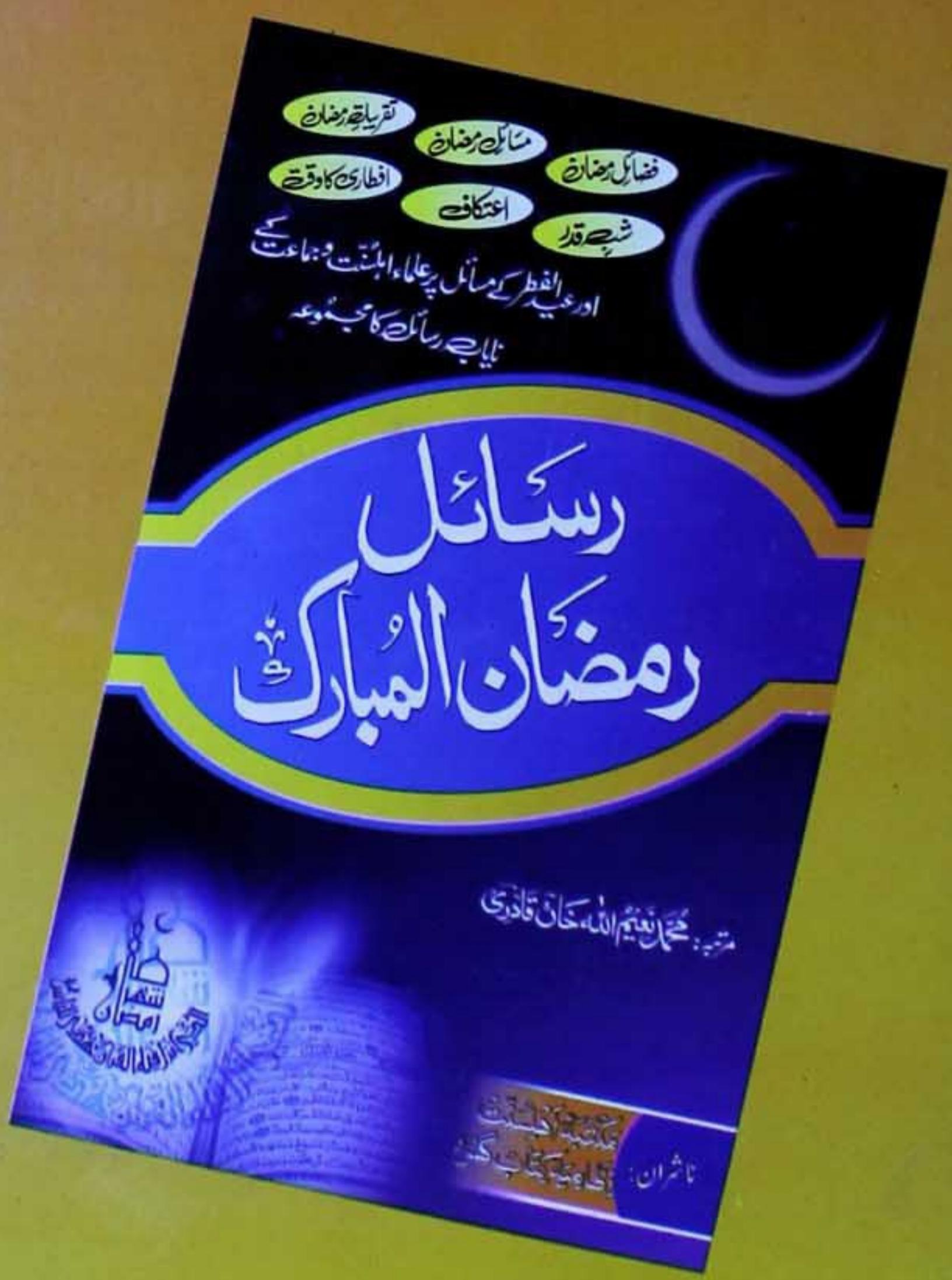
..... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

مجھے یہ حدیث بیان کی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ کر نماز پڑھنے سے انسان کو نصف نماز کا اجر ملتا ہے، انہوں نے کہا: پھر میں آپ کے پاس آیا تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے، میں نے اپنا ہاتھ آپ کے سر پر رکھا، آپ نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! کیا بات ہے؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے یہ حدیث بیان کی گئی تھی کہ آپ نے فرمایا ہے: بیٹھ کر نماز پڑھنے سے انسان کو نصف اجر ملتا ہے، اور آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں، آپ نے فرمایا: ہاں! لیکن میں تم میں سے کسی ایک کی بھی مثل نہیں ہوں۔

(مسلم جاص ۲۵۳، نائبِ جاص ۲۲۵، مشکوٰۃ ص ۱۱۱، مندادحمد ج ۲ ص ۲۲۳، سنن

دارمی جاص ۳۲۳، سنن کبریٰ یہودی ج ۷ ص ۶۳، مصنف عبدالرزاق ج ۲ ص ۳۲۳)





ملنے کا پتہ

صہراطِ مستقیم، پبلیکیشنز، کیسٹ انڈھر
تی ڈی شر

5-6 مرکزاں اویس دریار مارکیٹ لاہور

042-37115771 0321-9407699